یہ عجوبہ رسالہ مجموعہ کمالات و فضائل و اخلاق [illegible]

[illegible]

سلطان الاذکار [illegible]

مجمع الاشعار فارسی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

غزل حافظ علیہ الرحمۃ

الا یا ایہا الساقی ادر کاسا و ناولہا
کہ عشق آسان نمود اول ولی افتاد مشکلہا

بہ بوی نافہ کآخر صبا زان طرہ بگشاید
ز تاب جعد مشکینش چہ خون افتاد در دلہا

بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان گوید
کہ سالک بیخبر نبود ز راہ و رسم منزلہا

مجمع الاشعار

مرا در منزل جانان چہ امن عیش چون ہر دم
جرس فریاد میدارد کہ بربندید محملہا

شب تاریک و بیم موج و گردابی چنین حائل
کجا دانند حال ما سبکباران ساحلہا

ہمہ کارم ز خودکامی ببدنامی کشید آخر
نہان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلہا

حضوری گر ہمی خواہی ازو غایب مشو حافظ
متی ما تلق من تہوی دع الدنیا و اہملہا

غزل حافظ علیہ الرحمۃ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کون کر سکتا ہے اوس خلاق اکبر کی ثنا | ذرہ سا ہے شان مین جسکی یہ مہر کی ثنا
پس ادا اس سے ہو سکتی ہو کب اپنے رسول | ابوبکر و عمر عثمان و حیدر کی ثنا
ہے زبان قابل ہی کب اصحاب کی جو کیجیے | حضرت زہرا کی اور شبیر و شبر کی ثنا
نام حمد اور مدح کا لینا مجھے زیبا نہین | کی ہے ساری عمر ترکان ستمگر کی ثنا
جو نمازی ہے پہ شام صبح لازم کر یقین | حضرت استاد یعنی شاہ مظہر کی ثنا

غزل سودا

ہر سنگ مین شرار ہے تیرے ظہور کا | موسیٰ نہین جو شیفتہ ہون کوہ طور کا
پڑھتے ہے درود حسن صبیح و ملیح دیکھ | جلوہ ہر ایک پر ہے محمد کے نور کا
ہم تو قفس مین آن کے خاموش ہو گئے | ای ہم صفیر فائدہ ناحق کے شور کا
ظاہر مین عندلیب کی صورت بنی ہی رو | تہا یاد عندلیب کو اسکے ظہور کا
رہ دیا مین کسقدر ہون صنم ہوش آیا جب | بیہوشی مین خیال جو گذرا قصور کا
تو دور ہے آئینہ کو ہم آغوش عکس ہے | ہوی مجکو پاس جو تیرے حضور کا
سودا کبھی نہ مانیو واعظ کی گفتگو | آوازہ دہل ہے یہ خوش آیندہ دور کا

غزل رافت

نام ہر ایک کہ یہ ہی تعویذ ہے میرے جی کا | صدیق کا عمر کا عثمان کا علی کا

کہیں نقش ہو مربع جسکے نگین دل پہ | چاروں طرف نہ سکے کبہو نگر ہو پہر اوسی کا
سایہ ہو جن پر الہکا اونکو نہین خطر ہے | کچہہ انس کا نہ جن کا نہ دیو نہ پہری کا
رافت بچار باب لبند رکہو ان آپ | گر بخیہ کہل گیا ہی عقدہ دروازہ دہی کا

غزل

جب حسن ازل پردہ امکان مین آیا | ہر رنگ بہر رنگ ہر اک شان مین آیا
حرمت سے ملایک نے جسے سجدہ کیا ہے | جسوقت کہ وہ صورت انسان مین آیا
گل ہے وہی سنبل ہے وہی نرگس حیران | اپنا ہی تماشہ کو گلستان مین آیا
اول وہی آخر وہی ظاہر وہی باطن | مذکور یہی آیت قرآن مین آیا
قانون وہی ساز وہی طبلہ وہی ہے | ہر تار مین لو لادہ ہر اک شان مین آیا

غزل

یار کو ہمنے جابجا دیکھا | کہین ظاہر کہین چہپا دیکھا
کہین وہ بادشاہ تخت نشین | کہین کاسہ لئے گدا دیکھا
کہین بولا بہلا وہ کہکے الست | کہین وہ بندہ خدا دیکھا
کہین واجب بنا کہین ممکن | کہین فانی کہین بقا دیکھا
کہین زاہد بنا کہین عابد | کہین رندونکا پیشوا دیکھا

غزل نظیر

ملا آج مجہکو وہ چنچل چہبیلا | ہوا رنگ سنکر رقیبون کا نیلا
کیا جسنے مجہسے عداوت کا پیچہ | سنلقی علیہم عذابا ثقیلا
نکل اسکی زلفوکی کوچہ سی اہدل | تو پڑھنا قم اللیل الا قلیلا
گہستان مین مارون اگر آہ کا دم | حکایت جبا لا گئیں ما مہیلا
نظیر اوسکے فضل و کرم پر نظر کہہ | فقل حسبی اللہ نعم الوکیلا

غزل حیدری

برابری کا تری گل نے جب خیال کیا | صبا نے مار طمانچہ منہ اوسکا لال کیا

[illegible] کہیین و فنا [illegible] الا الله [illegible]
[illegible]

غزل حافظ علیہ الرحمہ

صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را
کہ سر بکوہ و بیابان تو دادۂ ما را
شکرفروش کہ عمرش دراز باد چرا
تفقدی نکند طوطی شکرخا را
غرور حسن اجازت مگر نداد ای گل
کہ پرسشی نکنی عندلیب شیدا را

پنہان ز ذوق بوسہ زدم آن کف پا را
گر حجت چو مجمر نقم گرم عجب نیست
رو حیکت قد او و ذقنی قبلہ ما را
جائی نکنا جز ہوس بزم تو لکن
در حضرت سلطان کہ دہد بار گدا را

دل میرود ز دستم صاحبدلان خدا را
دردا کہ راز پنہان خواہد شد آشکارا

وہین ہو چین بجین عشقہ کہاںت ملک ۔ کبھی چھو سیکا ادس سے مین ٹلک سوال کیا
نہ آئی کچھ بہی مسیحائی تیری کام مرے ۔ بدن سے روح نے آخر کو انتقال کیا
گرا تھا کٹ کے زمین پر کبھی ترا ناخن ۔ فلک نے اوسکو اوٹھا کر وہین ہلال کیا
ادا کا اسکے نہ دیکھا من حیدری محبوبیا ۔ خدا نے اسکو زمانے مین بے مثال کیا

غزل رمضان علی

پھر دوبارہ عشق کا دل مین اثر پیدا ہوا ۔ باغ مین تیرے محبت کا شجر پیدا ہوا
اشک سے جاری ہا تدرکی چشم گریان مری ۔ اسقدر رو یا کہ اشکون سے گہر پیدا ہوا
دیکھکر گلشن مین کہتین بلبلین اوس ماہ سے ۔ کیا چمن مین دوسرا رشک قمر پیدا ہوا
اب مجھے تیرے بجز آتا نہین آرام و چین ۔ پھر مجھے کیونکر جدائی سے صبر پیدا ہوا
زخم آلودہ ہو گئے چھل کے سارے جسم کے ۔ درد دل رمضان علی شام و سحر پیدا ہوا

غزل فقیہ

ہمنے افلاک کو سو رنگ بدلتے دیکھا ۔ پر یہ قسمت کے نوشتہ کو نہ ٹلتے دیکھا
مرض مرگ سے عاجز ہے خدائی ساری ۔ صد فلاطون کو یہان ہاتھ ہی ملتے دیکھا
بزم دنیا مین عجب دیکھا اثر حسنون کا ۔ یان فرشتونکی تین پانون پھسلتے دیکھا
پیش تجھے پر تو دیدار کے انسان کیا ہے ۔ ہمنے تو طور کو اس جا نہ سنبھلتے دیکھا
سب تڑپتے ہین جدائی صنم مین بسمل ۔ لخت دل ہمنے فقیہ کا بہی نکلتے دیکھا

غزل الٰہیا

فرط شوق اوس بت کے کوچے مین لگا لیجائیگا ۔ کعبہ مقصود تک مجکو خدا لیجا
بازو میرا اتو کر صبا دے قابو نہ چھوڑ ۔ ناتوان ہون باد کا جھوکا اوڑا لیجا
بعد مرنے کے مری کچھ خاک ہی بچتی نہین ۔ کیا جیانے کو مری ہڈی ہما لیجا
رو رو کے جان جاوےگی فراق یار مین ۔ اشک کا دریا مرا مردہ بہا لیجا
اس تسلی سے نہین عاشق کو تسکین ہوئیگی ۔ جسنے رنجیدہ کیا وہ ہی منا لیجا
ای مری مشکل کشا مشکل کشائی کیجیے ۔ تم بغیر از کون میری التجا لیجا

ده روزه مہر گردون افسانہ و افسون است
نیکی بجای یاران فرصت شمار یارا
در حلقہ گل و مل خوش خواند دوش بلبل
هات الصبوح هبوا یا ایها السکارا
ای صاحب کرامت شکرانہ سلامت
روزی تفقدی کن درویش بی نوا را
آسایش دو گیتی تفسیر این دو حرف است

ای جان ما بلطف ما با بیستان مدارا
کہتے ہین سب

غزل معروف

آج مین اپنے جی سے در گذرا — دل نہ پر عاشقی سے در گذرا
کہکے دس بوسے دونگے دینے — جاؤ بس مین سب ہی سے در گذرا
زخم پر زخم مت لگا اے چرخ — مین تری اس ہنسی سے در گذرا
ہوگئے تم تو میرے دشمن جان — ایسی مین دوستی سے در گذرا
اوسکا خط مجھہ مریض عشق کو دو — نسخۂ بوعلے سے در گذرا
دے مجھے یارب اوس جہان کا غم — اس جہان کی خوشی سے در گذرا
آنکھہ ٹک ہونے نہ دے حیرت عشق — ایسی مین ٹکٹکی سے در گذرا
کہہ دیا یار کو وعدہ خلاف — مین تری راستی سے در گذرا
اوسنے کین نیکیان پر اے معروف — تو نہ اپنی بدی سے در گذرا

غزل

عشق نے تیری مجکو دل کیا ستم دکھا دیا — عیش و خوشی و زندگی سارا جہان بھلا دیا
سوت سے اگر مر چکا نیکی بدی سے کیا غرض — ہستی سے لیکر تا عدم جام بقا پلا دیا
ڈھونڈتے پھرتے ہو کہان یار کو فکر مرا نہیں جو ظفر — آپ ہی مین آپ لکھا پردہ جو بیچ اوٹھا دیا
پیر سخن کو سمجھو تم اسمین نہین ہے کچھ غلط — آپ ہی خدا ہوا یہ دم جبکہ خودی مٹا دیا
ہمدم مین اپنے آپ ہی مین سمجھکے چپ ہو رہا — جبکہ بلا وہ مجھہ سبھی ہنسکے مجھے رولا دیا

غزل ملنگ شاہ

مرا درد غم مجھ پہ اظہار ہوگا — ادھر منزل عشق لمبا ہوگا
ادھر تو جگر میرا ہے پارہ پارہ — ادھر مرہم وصل طیار ہوگا
وہ پل تو ہے چھوٹا جو رستہ ہے باریک — یہ بندہ گنہگار کیا پار ہوگا
ملنگ شاہ بسا مین تو روشن اسم ہے — ادھر لعل و گوہر کا بازار ہوگا

غزل ظہیر

ہمدمی تبسم جب گھر سے وہ یار نکلا — کہا خلق نے رشک گلزار نکلا
کئی آ گئے پیچ مین زلف کے دامن — مری چشمون سے جو گہربار نکلا

ہمہ صوفی از ... ماند
آن بلخوش ... العلا ...
... شاد ... من ...
... ہستی ... گذرا
... عمر ...
... یارا
... زرا ...
... دوا ...
خاقانی ... سخن
... غزل ...

غزل مصحفی

گر بپیچد بخود ز جور فلک ہجران را — تا لب آرد گہ شکایت شکند مہر زبان را
شد اسیر زنخت قامت چو کمانی من — گوی بازی گہ ہی زقی زلف چوگان را
گر بہ محبوب رسد نکہت پیراہن تو — بپہلو بار زد باد وسے سر کنعان را
دل اگر سر کشد از خط لب یار ... — چاہ و زنجیر بود زنی نافرمان را

قضا تیری کا فر ادھر آگئی جو — پہلی لٹ پیچی باندھ دستار نکلا
عجب پھیر قسمت کا ہے میری یارو — جسے یار سمجہا سو اغیار نکلا
خفا ہمسے شب کو صنم ہو نشے مین — سرے مجہکو لیکر وہ بازار نکلا
بہت چاہا دل بیچ لیجے صنم کو — مرے دل کا وہ نا خریدار نکلا
صراحی سے ساقی نے مے جو پلائی — **نظیر** اس قدر ہو کے سرشار نکلا

غزل بلہار

چشم جانان کو دل زار نے سولی دیا — رات بیمار کو بیمار نے سونی نہ دیا
یاد دلوا کے صنم یار تری انکھون نے — باغ مین نرگس بیمار نے سونے نہ دیا
قبر مین جنکو سلا تہا سلا یا اون کو — پر مجھے حسرت شمشیر گار نے سونی نہ دیا
ہے یہ مشہور کہ سولی پہ بھی آتی ہے نیند — وان مجھے انسوؤن کی تار نے سونی نہ دیا
ارزو دل مین ہے اب لاش مری دفن کرو — گھر مین تو چین سے **بلہار** نے سونی نہ دیا

غزل سوز

قضا را وہ قاتل ادھر آن نکلا — کہ لینے کو اوسکی مرا جان نکلا
کہا نعش پہ ہو کے بولا کہ ہے ہے — یہ کشتہ تو کچھہ جان پہچان نکلا
چہری لیکے مین لہو سینے کو چیرا — تو دل کی جگہہ خشک پیکان نکلا
بہک سر کہا ہا ہے مین نے کیا کیا — مین سمجہا کچھہ اور کچھہ مرا جان نکلا
کھڑے ہو گئی دالو مگر **سوز** ہے یہ — بہلا اسکے دل کا تو ارمان نکلا
بہلا **سوز** ایسا تہا جسکے خاطر — یہ خورشید پہاڑ سے گریبان نکلا

غزل سودا

جب وہ گلشن کیطرف یار طرحدار جہکا — محو سیر ہو گئی چمن غنچہ گلزار جہکا
نرگس مست تری آئین تو ہل در گلشن — گل مخمور جہکا سنبل بیمار جہکا
کان کے بیچ جو نکلی ہے تری سنبل زلف — جب وہ بانکی سے نکل یار طرحدار جہکا
شب مہتاب مین بیٹھا تہا ہو وہ — غرض الماس یہ وہ چہرہ گلزار جہکا

[illegible]

ولہ ایضاً

[illegible]

عرق آلودہ وہ بلور جبین اسکی دیکھہ
بس شرابی کو تیرے دیکھے میخانہ ہمین

شوخ اس مے مین تیری کیا ہی بلا کی آتش
تیر ناوک ہے مژگان کی ہی ابرو ہی کمان

حسن کی تیغ سے جو دو کان مین عجب ہے شیدا

لے ستارونکو زمین پر مہ انوار جھکا
شیشہ پیالے پہ جھکا پیالہ پہ وہ یار جھکا

پیتے ہی مے کے ہوا مست وہ سرشار جھکا
ہارف دلبہ مرے جبکہ وہ سو خار جھکا

جو اسی جنس گران پیر سو خریدار جھکا

غزل نسیم

کرچکے دل صنم کو دیا پھر کسیکو کیا
اسلام چھوڑ کفر لیا پھر کسیکو کیا

ہمنے تو اپنا آپ گریبان کیا ہی چاک
آہی سیا سیا نہ سیا پھر کسیکو کیا

آنکھین تمہاری لال صنم کچھہ نشہ پیا
آبھی پیا پیا نہ پیا پھر کسیکو کیا

اپنی تو زندگی ہیان مثل حباب ہے
گو خضر لاکھہ برس جیا پھر کسیکو کیا

دنیا مین ہمنے آگے برا یا بھلا نسیم
جو کچھہ کیا سو ہمنے کیا پھر کسیکو کیا

غزل خورشید

مطرب سے کہہ شروع کرے گانا بسنت کا
فرخندہ سا قیامت ہے یہ آنا بسنت کا

آپنچ بہار چل گئے ملک خزان پہ جب
جیتا ہی سنا خسارہ پہ تہسانا بسنت کا

گل کہولی کان سنتا ہی دیتا ہی غنچہ تال
گاتا ہی عندلیب ترا آنا بسنت کا

خورشید پہنے لباس کیا تجھہ بغیر زرد
کرتا ہے جس سبب سے ترا آنا بسنت کا

غزل محکم

ہاتھہ سے وحشت کی ٹکڑے پیرہن ہو جائیگا
پیرہن کیا چیز ہے ٹکڑے بدن ہو جائیگا

تو بہکنے کا مری اشکون کی ہمدم غم نکر
رفتہ رفتہ ایکدن در عدن ہو جائیگا

مست ہو نازان ہو لینے لگی سر و مرغ عنا لب
آخرش ویران خزانسی پھر چمن ہو جائیگا

ابر تو نسرے پہ میری قبر کی برس آن کر
کاہ تو یہہ ہوگی خرم گلبدن ہو جائیگا

سبزہ آہو نکی کثرت سکہہ لیفین محکم مدام
ٹکڑے ٹکڑے ایکدن جیب کفن ہو جائیگا

غزل شیدا

دیوان [illegible]

واسوخت [illegible]

[illegible] جاناں [illegible] تعشوق [illegible]

نشان ناوکش عزت دشمنان [illegible]
کی قوت فرو تر بود کاش ان سر بار [illegible]
معلم سرکند ز خط فلک آن طفل بدخو را
محجوب غلط کرده مشق تیر بیدن [illegible]
فریب صنعت مشاطان رخسار نیکو را
بیچ بوستان پیر لحد جا جیب [illegible] را
نگو کافر مجلدواده در جنت بیا [illegible]
برآئی چهره [illegible] لعنت کا فر [illegible]

اجل کے کوچے مین تیرا گذار ہووے گا — ترا اقرار بدار القرار ہووے گا
دہر ہنگی تجکو جنازہ مین تخت شاہی سے — اگر خزانہ و لشکر ہزار ہووے گا
لحد کے گوشہ مین تجکو زمین پہ سونا ہے — بدن ترا خورش مور و مار ہووے گا
نہ کر تو فخر یہان اپنی شہ سواری کا — عمل پیادہ وہان شہ سوار ہووے گا
اگرچہ باغ جہان مین تو مثل گل ہیگا ہو — پہ تیری خاک پہ آخر کو خار ہووے گا
نڈر خدا سے تو ہو کر گناہ کرتا ہے — سمجھ تو کیا ترا انجام کار ہووے گا
طمع کسی سے نہ رکھ اس جہان فانی مین — سوا عمل کے ترا کون یار ہووے گا
نہ کر کسی پہ ستم سوچ یہ کہ آخر کو — خدا ہی سے ترا دادیہ مار ہووے گا
اگرچہ چھپا کے کسی طرح تو اپنا کیا — ہر ایک دن کو وہ سب آشکار ہووے گا
ہر ایک حلال سے تیرے حساب لیوین گے — ہر اک حرام کا تیرے شمار ہووے گا
تو اپنے کوچ کی کچھ فکر کر یہان سیدا — کلام سعدی ترا یادگار ہووے گا

غزل سودا

اجتلک اشک کا طوفان نہوا تہا سو ہوا — تجھ سے اے دیدۂ گریان نہوا تہا سو ہوا
خون دل چشم سے بہتا تہا مری دامن تک — موجزن تا بہ گریبان نہوا تہا سو ہوا
جسنے دیکھی تری صورت کہا سبحان اللہ — قدرت حق سے نمایان نہوا تہا سو ہوا
قابل شانہ تری زلف ہوئی حسب دن سے — کبھی جو دل کہ پریشان نہوا تہا سو ہوا
خط کی خوبی تری عارض پہ یہ کہتی ہی کہ ہو — رونق ملک سلیمان نہوا تہا وہ ہوا
داغ تجھ عشق کا چمکے ہے مری دل کے بیچ — مہر ذرہ مین درخشان نہوا تہا سو ہوا
ابر مژگان کے تصدق سے تری آ سودا — سبز خرم جو بیابان نہوا تہا سو ہوا

غزل سکندر

کیا کمان ابرو نے اک تیر نظارا مارا — جیسکے لگتے ہی جگر ہو گیا پارا پارا
کیا تجھے اور نہ تہا ہستی کے جنگل مین شکار — مرغ دل تو نے جو صیاد ہمارا مارا
رات تنہائی میں آتا تہا تصور تیرا — ذکر تیرا ہے کیا آہ کا نعرا مارا

پڑا بیٹھا ہے در و رقیبون جو تو دروازہ
اگر کوئی ہم خدا اعجاز ہو سکے داد و جان
کہ دل حسن ساز دو دو
عجیب ... ہم دست ... اگر ...
... و دوم ... ہو ... ہو
دل ... یار ... تو ... ہو
... شاہین ... ہو

غزل ...

ولہ الصبا

جہان انسانی و بیدی ... پیمانہ ما
باش ... تحویت ... خاک
... خون ... دیوانہ ما
... سینہ ... ما
عطر عشق ... پروانہ ما
... سلطان ... الف ... عشق
... خرابہ ... ما
... خاک ... پروانہ ما

ہنستے پہنکی ہی کلی دہن کی طرف لالہ کی
اوسنے شوخی سے ہمین پہول ہزارا مارا

عشق بازی کے لیے ہمنے بچہالی جو سپر
پالسنا گرتے ہی گویا رنگ ہمارا مارا

غیر کیا چیز ہی محفل سے اوٹہا دون میں
کیا کہون کہہ نہین سکتا مین تمہارا مارا

ہیچ دنیا کے لیے کچہہ نہ سکندر نے کیا
آپ کے رو رو کیا کس لیے دارا مارا

غزل طور

کبہو وہ سرو قد آیا تو ہوتا
کوئی دم گور پر سایا تو ہوتا

یہ سینا کو ہوتا داغ حسرت
حنا کا چور دکہلایا تو ہوتا

رخ مصحف پہ مین قربان ہوا ہون
کوئی قرآن پڑہوایا تو ہوتا

لیا تنہا ترے کشتہ کا لاشا
لحد تک اوس کو پہونچایا تو ہوتا

کہڑا ہون کب سے تیرے زیر دیوار
تو اپنے بام پر آیا تو ہوتا

غرور عاشقی ہے شور بلبل
ہماری طرح گل کہایا تو ہوتا

غش آتا طور کو موسیٰ کے مانند
رخ پر نور دکہلایا تو ہوتا

غزل تبسم

جہلک بتا کے مجہے دلربا نے لوٹ لیا
نگاہ سے تو شرم و حیا نے لوٹ لیا

ہزارون ہین صف مژگان تیر کے گہایل
مجہے تو ابرو کمان کی ادا نے لوٹ لیا

خدا کیواسطے کر رحم اے بت سیمین
ترے تو روز کے جور و جفا نے لوٹ لیا

نگاہ شوخ نے کی خانمان کیے برباد
مجہے تو کافر زلف دوتا نے لوٹ لیا

جہان مین جیتے ہین معشوق بیوفائی سے
پہ عاشقون کو تو یار وفا نے لوٹ لیا

نہین ہے شکوہ رقیبون سے کچہہ مجہے ہمدم
کہ دل لگاتے ہی مرا آشنا نے لوٹ لیا

یہ روان تہا قافلہ اشکون کا جو مری بار و
تو اس تبسم غارت ربا نے لوٹ لیا

غزل اشتاق

فلک مرا نور تجلی سیتی معمور ہوا
شعلہ جو آہ کا نکلا شرر طور ہوا

کیسا عشق رہتا تہا گلزار عدم مین آدم
آکے ہستی مین غم و درد سے رنجور ہوا

حب ... مکر ... روز ... سی

... خانہ ... ونشانہ ما

... خلعت ... اسوی عشق

... افسانہ ما

... ونسانہ ما

... بنیان ... نشانہ ما

لاف ... جانانہ ما

غزل نوبدی

... ما

کاسہ ... ما

بگذران دردل ... ایام را

تا ... فانی ... بکدم ... را

اے رفیق ازبادہ پر کن جام را

صحبت شام فراق آخر شد

صبح ظاہر این شام را

جان بناکامی رسید آخر ... لب

از لبت حاصل نکردم کام را

... صحبت رندان درد آشام را

کبریا حق کی ہین از بسکہ جہان میں مشہور
جو کہ پیدا ہوا عالم میں سو مشہور ہوا

سخن اقرب جو کہا حق نی بیان کیا سمجھے
یکو پھول کی ہیں اوس سے بہت دور ہوا

دم دیا حق نی نفخت کا تن آدم کو
جس سے یہ پارہ گل جو ہر پر نور ہوا

چونکے جبوقت کہ ہم خواب عدم سے اٹھے
وہی موسیٰ تہا وہی نور وہی طور ہوا

غزل درد

قتل عاشق کسی معشوق سی کچھ دور نہ تہا
پر ترے عہد کے آگے تو یہ دستور نہ تھا

رات مجلس میں ترے حسن کی شعلہ کی حضور
شمع کے منہ کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا

ذکر میرا ہی وہ کرتا تھا صریحاً لیکن
مین نے پوچھا تو کہا خیر یہ مذکور نہ تہا

باوجودے کہ پر و بال نہ تھے آدم کے
وہان پہونچا کہ فرشتے کا بھی مقدور نہ تہا

پرورش غم کی تری یان تلک صنم کر دیکھا
کوئی بھی داغ تھا سینہ پہ کہ ناسور نہ تھا

محتسب آج تو میخانہ مین تیری صاتہون
دل نہ تہا کوئی کہ شیشے کیطرح چور نہ تھا

درد کے ملنے سے ای یار برا کیون مانا
اسکو کچھ اور سوا دید کے منظور نہ تھا

غزل افصح

پہلو سے میرے جبکہ جدا یار ہوگیا
بیت الحزن مجھے در و دیوار ہوگیا

صبح و مسا خیال قد یار ہو گیا
پر زلف و رخ سے مجکو سر و کار ہوگیا

زلف معنبر اوسکی ترے دیکھکر خجل
سنبل چمن مین مشک بہ تاتار ہوگیا

عشق بتان مین آبلہ پا کے فیض سے
ہر خار دشت چشم گہربار ہوگیا

از بسکہ ہوا تہا حسرت دیدار یار مین
پیدا الجد سے نرگس بیمار ہوگیا

پیاسا تہا مدتون سے لہو کا میرے ہو آج
سیراب خون سی خنجر خونخوار ہوگیا

سودا ہے زلف یار مین وحشت ہوئی نصیب
یارب مین کس بلا مین گرفتار ہوگیا

آنکھون نے غرق کیا مجھے غیرت کیا سے مجھے
از دیدہ جرم کا مین گنہگار ہو گیا

ہوئی گذر جو کوچہ جانان سے ای صبا
لہیو کو ایسا کیون تو دل آزار ہوگیا

کل جسکو جا کے دیکھا تہا ظالم بحال نزع
تجہیر نثار آج وہ بیمار ہوگیا

غزل [illegible]

[illegible] دو حیرت دل [illegible]
کہ [illegible] صافی [illegible]
نظر [illegible] عالم [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible] شمشیر اور نگ [illegible]

غزل [illegible]

[illegible]

بوسہ لیا تہا اوس لب میگون کا رات کو
مین مست بادۂ لب میخوار ہو گیا

سینہ تو میرا ناوک مژگان سی چہن گیا
سر بہی تیغ ابروے خمدار ہو گیا

بالا سے بام آکے جو جلوہ دکہا دیا
موسی کے کو کوہ طور پہ دیدار ہو گیا

بی پردگی فزون ہوئی دل پر زور عشق
بے نقاب جبکہ رخ یار ہو گیا

خاموش فن شعر مین تہا مدتون سی تو
اے صبح سمجہے تو پہر لب اظہار ہو گیا

غزل مسطور

جب سے اس بزم مین آیا ہی قدم حقے کا
حقہ کش جلتے ہین پہر لیا دم حقے کا

دم بدم بوسے یہ لیتا ہی لب جانان سے
مجہسے دیکہا نہین جاتا یہ ستم حقے کا

اوسکی فرقت کا دہوان دل سی نکلتا ہی مرے
دیکہئے دالو نکو ہوتا ہے بہرم حقے کا

اپنی ہاتہون سے دیا غیر کو حقہ بہر بہر
چہپے ہرگز نکیا کس نے کرم حقے کا

کہا مسطور نے اوس شوخ سے لو تم بہی پیو
لگے فرمانے مجہے شوق ہی کم حقے کا

غزل میر

اولٹی ہو گئین سب تدبیرین کچہہ نہ دوا نے کام کیا
دیکہا اس بیماری دل نے آخر کام تمام کیا

عہد جوانی رو رو کاٹا پیری مین لین آنکہین موند
یعنی رات بہت جاگے صبح ہوئی آرام کیا

سارے رند و اوباش جہان کے تجہسے سجدے مین رہتے ہین
بانکے ٹیڑہے ترچہے تیکہے سب کا تجہکو امام کیا

شیخ جو تہا مسجد مین نگارات کو میخانے مین
جبہ خرقہ کرتا ٹوپی مستی مین انعام کیا

یان کے سفید و سیہ مین ہمکو دخل جو ہی سو اتنا ہی
رات کو رو رو صبح کیا اور دن کو جون تون شام کیا

میر کے دین و مذہب کو کیا پوچہتے ہو تم ان نے تو
قشقہ کہینچا دیر مین بیٹہا کب کا ترک اسلام کیا

غزل واحد علی

کرکے تنہا مجہے اے دوست کدہر کو گیا
غم و الم ہوش گیا طاقت و آرام گیا

کیا اوسے خط مین لکہون کیا مین زبانی بولون
قاصد اب تک نہ پہرا لیکے وہ پیغام گیا

وعدہ آنے کا کیا شب کو نہ آیا ہرگز
انتظاری مین ترے مجہکو صبح و شام گیا

کب خوش آتا ہی مجہے باغ و بہار و گلشن
گل تو سب خار ہوے جبکا گل اندام گیا

ردیف الباء غزل خواجہ حافظ

شکر اللہ کہ جو دولت وصل حبیب
[illegible]

ردیف الباء

گرد نقش انا الحق بر زبین جون
چو منصور از سرکشی بر دارم امشب
برات لیلۃ القدر سے بیدارم امشب
ز سیہ از طالع بیدارم امشب
تو صاحب دولتی مین مستم
ز کوۃ حسن ده حق دارم امشب
بکنج تبسم کہ حافظ چو گرد
از این سودا که در سر دارم امشب

جسم لاغر کو عدم دیکھ کے کہتے ہین طبیب
زندگی اوسکی کہان جسکا دل آرام گیا

مین نے دیکھا جو ہین وہ رشک قمر کو ٹھہرے
مین دوبارا دہن تنگ لب بام گیا

نعرہ کھینچون ہون تصور مین شب و روز مدام
رونا ان ہنسونکا ہرگز نہ صبح و شام گیا

یاد کر واحد علی رب کو ملا دیگا وہی
دام مین لیکے مجھے وہ بت خود کام گیا

غزل چھجو

دھویا گیا جو طرہ پرشکن سے کسو کا
سر [illegible] شب [illegible] لب چو

سر مقصد کونین کے آگے نہ کرون خم
[illegible] یہ تیری زنجیر سے سو

شیشے کے حجون جون گرد مین [illegible]
یون سر ہی پوشاک مین [illegible] وہ

ہر شعلہ دود جگر اس لب کی ہنسی دیکھ
طوطی کیطرح طوق ہوا میرے گلو

بس نقش حصیر اس تن لاغر پہ ہے چھجو
درویش کا جامہ نہین محتاج رفو

غزل حاجی

اپنے گھر مین نے تو غیرون کا بلانا چھوڑا
تو نے ہر اک سے نہ پر آنکھین ملانا چھوڑا

جو کہا تو نے کیا مین نے دل و جان سے قبول
جان پر کس نے بھلا اس کا آنا چھوڑا

ہم تو لو ہو چکے ہین سبکے لیے دشمن
ہائے اب او نے بھی آنکھون کا ملانا چھوڑا

جھوٹی تقریرین تری لاکھون ہین ثابت کردون
تو نے لیکن بھی نہ باتون کا بنانا چھوڑا

شکوہ کرتے تھے تم ہم جو کبھی روٹھتے تھے
ایسی تقصیر ہوئی کیا جو منانا چھوڑا

[illegible] مین بیٹھکے [illegible] جانے [illegible]
آج سے ہنسے وہ [illegible] چھوڑا

سیکڑون رنج ہین عشق سے انھے حاجی
تو نے محبوبون سے دل کا لگانا چھوڑا

غزل لطیف

[illegible] کردون اگر تھا [illegible] جو خاک میکدہ گرا
تو مین صنم کی [illegible] عجب [illegible] حرام

ملیا لذت [illegible] مستان محبت تیری [illegible]
تو صومعہ سے نکلکے اب وہ میکدہ مین مقام

[illegible] کی وہ سیر [illegible]
جو شیخ جی والنشی [illegible] آئے تو مین یہ کہکر سلام

جو [illegible] یہ کہو دیتا صنم [illegible]
نہ دن دکھاتا نہ شب بتاتا نہ صبح لاتا نہ شام

غزل حاجی علیہ الرحمہ

روحی فداک [illegible]
آشوب ترک [illegible] لقب
کس [illegible] فتنہ ہے ب
[illegible] کمال حسن عجب
ہر کس [illegible] عجب
زین [illegible] جام و مل
[illegible] شکر لب
و اللیل [illegible] آفتاب حسن
[illegible]

[illegible]

[illegible] عجب
[illegible]
[illegible] حاجی [illegible]
[illegible] جان [illegible]

نظیر آخر کو مار کر میں گیا تھا اوسکی گلیمیں بکنے
تماشا ہوتا جو مجھکو لیکر وہ شوخ اپنا غلام کرتا

غزل نظیر

نظر پڑا اک بت پری وش نرالی جسکی پھبن نئی ادا کا
جو عمر دیکھو تو دس برس کی پہ قہر آفت غضب خدا کا

جو شکل دیکھو تو بھولی بھولی جو باتیں سنیئے تو میٹھی میٹھی
یہ دل وہ پتھر کہ سر اڑا دے جو نام لیجے کبھی وفا کا

جو گھر سے نکلا تو یہ قیامت کہ چلتے چلتے قدم قدم پر
کسیکو ٹھوکر کسیکو جھڑکی کسیکو گالی ہنسی لڑا کا

یہ راہ چلتے میں چلبلاہٹ کہ دل کہیں ہے نظر کہیں ہے
کہاں کا اونچا کہاں کا نیچا خیال کسکو قدم کے جا کا

لڑا دی آنکھیں وہ بیحجابی کہ پھر پلک سے پلک نہ مارے
نظر جو نیچی کرے تو گویا کھلا سراپا چمن حیا کا

یہ چنچلاہٹ یہ چلبلاہٹ خبر نہ سر کی نہ تن کی بلکہ
جو چیرا اٹکا بلا سے پھر اندھ بند باندھا کبھو قبا کا

گلا کہیں ہے یوں شتابی کہ شعلہ بجلی ہے کہ اضطرابی
کبھی جو چمکا چمک چمک کر کبھی جو لپکا تو پھر چھپا کا

نہ وہ سنبھالا کسی سے سنبھلے نہ وہ منایا منے کسیکے
جو قتل عاشق پہ آکے مچلا تو غیر کا پھر نہ آشنا کا

نظیر ہٹ جا پری سی سرکی جا بدل دے صورت چھپا منہ کو
جو دیکھ لیویگا وہ ستمگر تو یار ہوگا ابھی جھگڑا کا

غزل منصور

یہ منا گلہ خون سے دل مرا مشہور کیون ہوتا
نہ دیکھا نرگس بیمار وہ نہ بیخود کیوں ہوتا

خدا پیدا نکرتا جگ میں گر ذات محمد کو
تو ہوتے کیسے تمہیں معراج کوہ طور کیونکر ہوتا

لکھا تھا طوق لعنت کا او پر دیکھا فرشتوں نے
اگر یہ جانتا شیطان تو وہ مغرور کیون ہوتا

کیا دعوے انا الحق کا ہوا سر دار عالم کا
اگر سولی پہ نہ چڑھتا تو وہ منصور کیون ہوتا

غزل انشا

دیکھا جب مجھکو کیا جان یہ گالی دینا
کس سے تم سیکھے ہو ہر آن یہ گالی دینا

اختلاط آپ سے اور مجھسے کہاں کا ایسا
واہ جی جان نہ پہچان یہ گالی دینا

اب تو سنتا ہے ہمیں جاہو سو پیاری کہلو
پر نہیں ہو ویگا نقصان یہ گالی دینا

آخرش ہوگا جوان پھر تو کسے بہا ویگا
چند روز اور ہے مہمان یہ گالی دینا

دیکھے دیکھے ہی ہیں سعادت میری
عاشقوں پر تو ہے احسان یہ گالی دینا

تیرے غصے سے جو انشا ہو خفا ناحق ہے
پر سمجھتا ہے نادان یہ گالی دینا

غزل حافظ رح

میدمد صبح و کلہ بست سحاب
الصبوح الصبوح یا اصحاب
میچکد ژالہ بر رخ لالہ
المدام المدام یا احباب
میوزد از چمن نسیم بہشت
ہان بنوشید دمبدم می ناب

در میخانہ بستہ اند دگر
افتتح یا مفتح الابواب
تخت زمرد زدست گل بچمن
راح چون لعل آتشین دریاب
این چنین موسمی عجب باشد
کہ ببندند میکدہ بشتاب
حافظا ... پوش رندانہ
فاتقوا الله یا اولی الالباب

غزل سعدی شیرازی

جانان زاشتیاق تو جان آمدم بلب [illegible]

[illegible]

مجمع الاشعار

[illegible]

غزل بسنت

آج دلبر کو خواب مین دیکھا — نور حق کا حجاب مین دیکھا
خود فنا ہو کے ذات مین ملنا — یہہ تماشا حباب مین دیکھا
آپ کو سوختہ غیر کو لذت — یہ مزا ہم کباب مین دیکھا
بیٹھہ کر سیر ملک کی کرنا — یہ تماشا کتاب مین دیکھا
ایک پیالہ مین بسنت ہو جانا — یہ تماشا شراب مین دیکھا

غزل مصحفی

انگڑائی لیکر اپنا مجھہ پر خمار ڈالا — کافر کے اس ادا نے بس مجھکو مار ڈالا
شب آسمان تاری آنکھین لگے لڑانے — نرگس کا جب گلی مین اس گل نے ہار ڈالا
قاتل کی تیغ ابرو دیتی ہے سوا دے — بجلی گرے طمانچے مین او سپہ ڈار ڈالا
جب چل سکا نہ ہے بار گران ہستی — پوچھو جیئے سر سے آخر گو تا سو ڈالا
اے مصحفی نہ آیا مین ان لگاوٹون مین — اسکی نگہ نے مجھہ پر جادو ہزار ڈالا

غزل حسن

کرون شکوہ تو ہو وسواس دلکی بیتابی کا — نہو دہر کا مری دلمین گزر اسکی رو جھانکا
پہچانا ہے رضا دیکہہ زیاں کو اب یہ — اگر تہا اک وقت مین تکیہ کیے بستر آہنکا
حسن تو نہ کسی سے حال دل کہتا پھر کیون — تھی بدنام ہوگا اور نہین کچھہ اسمین ہنکا
ملامت ہی کرینگے اور لوگ تجکو سن سنکر — کوئی احوال پھر تیرے نہین افسوس کہانیکا

غزل میر تقی

غم رہا جب تک کہ دم مین دم رہا — دم کے جانیکا نہایت غم رہا
دیکھہ میر ارونا او سنہس دیا — برق جیسکی ابر باران ہنستم رہا
کون کہتا ہے لیلی سیاہ ہ — اسمین مجنون کا مگر ماتم رہا
صبح گذری شام ہونے آئی میر — تو نہ چیتا دن نہایت کم رہا

غزل احمد

آج اوس دلربا کا مجکو غم ہا | ہجر مین اوس یار کے ماتم رہا
دیکہہ اس بیمار کا حال اسے طبیب | دم میرا اوسکے لیے بیدم رہا
یاد مین اوس شوخ کے ہو خون دل | اشک آنکہون مین مری آ جم رہا
ہوگیا تنہا عشق مین واللہ اب | روسکے آنی سے مرا کچہہ دم رہا
احمد اب دنیا مین تو کب تلک رہا | جو کوئی آیا وہ آخر کم رہا

غزل احمد

دل مرا مہر الہی سے جو پر نور ہوا | عشق احمد سے مرا سینہ بہی معمور ہوا
پنجتن پاک کا ہے مجکو وسیلہ بیشک | انکی الفت مین مرا درد و الم دور ہوا
چار یاروں سے میرا کام ہر آوے ہر دم | انکی یاد مین رہا جو وہی منظور رہا
پیر میرے ہین صحیح قطب دو عالم واللہ | انکے حلقے مین جو آیا وہی مسرور ہوا
روز محشر کا تجھے خوف نہین ای احمد | حامی تیری ہون وہان جنکا ہی مذکور ہوا

غزل رضا

ادا سے دیکہکر آنکھین چہپانا | قیامت پر قیامت مسکرانا
ہمیشہ غیر کے گہر آپ جانا | بلا سے یہان کا ہے نہ آنا
یہی حسرت رہی دل مین مری جان | کبہی تو نے کہا میرا نہ مانا
ڈرا کر آہ سے ہم دل جلون کی | کہیگا خوب نہ ہرگز ستانا
مدا ایک ہے بہلا اگر شمع محفل | تجہے پروانہ سان ہر شب جلانا
نصیحت مان لے کہیگا تکلیف | رضا بہتر نہین دل کا لگانا

غزل مہر

جو اس شور سے میر روتا رہیگا | تو ہمسایہ کاہیکو سوتا رہیگا
نہین وہ در دنیا الا جہان سے چلا ہون | سبہی ابر ہر سال روتا رہیگا
مجھے کام اگر سے روئے سے ناصح | تو کب تک مرے منہ کو دہوتا رہیگا
بس اے گریہ آنکہین تری کیا نہین ہین | جہان تک جہان کو ڈبوتا رہیگا

غزل سعدی
[illegible]

غزل جامی
[illegible]

آنچہ ... عشق کیستم از دوست
گرمی ہنگام دل و جان کم ...
جنت کابل وطن کم از دوست
شیشہ بر دست بشب ماہتاب
در غم کم کم از دوست
توبہ زسے کردم ... باز گر
ساقی ... کیستم از دوست
جامی از ان ... کاین سخن زان دہنم ...

مرے دل نے وہ نالہ پیدا کیا ہے | جرس کے بھی وہ ہوش کھوتا رہیگا
تو یوں گالیاں غیر کو شوق سے دے | ہمیں کچھ کہیگا تو ہوتا رہیگا
بس اے میر مژگاں سے پونچھ آنسوؤں کو | تو کب تک یہ موتی پروتا رہیگا

غزل منتظر

عمر بھر اوس سے میں مرا ہی کیا | وہ مسیحا بھی درد دیا ہی کیا
عاشقی کے سوا بھی سہنے اور | جو کیا کام وہ برا ہی کیا
تھا وہ نا آشنا مزاج وہ لے | آخر شب ہمنے آشنا ہی کیا
گو برا یا بھلا ہو شعر اپنا | سنکے یاروں نے واہ واہ ہی کیا
سر گئے قیس و کوہکن جو جو | ہمنے بھی اوس سے کچھ سوا ہی کیا
اک ہی اک اوس کی زلف دوری سے | پیچ دل پر مرے بڑا ہی کیا
شب فرقت میں منتظر ہر روز | شمع ساں آہ دل جلا ہی کیا

غزل لالہ

آتا ہے خوابگاہ سے پیارا اوٹھا ہوا | جھکتا ہوا خمار سے اور رسمسا ہوا
زلفوں کے بال نیند سے بل کھا گئے ہیں سب | صندل زمیں یہ رات کا کچھ کچھ مٹا ہوا
متوالی آنکھیں نیند سے کچھ کچھ کھلی ہوئیں | چیرا بسنتی سر کے اوپر لٹ پٹا ہوا
اک رات کو میں آخر شب ہو کے بیقرار | چوروں کی طرح سے جو گیا کانپتا ہوا
دیکھوں تو سب رقیب پڑے ہیں ادہر اودہر | جانے کہ سنہ پہ شال کا پردہ پڑا ہوا
لب سے ہی لب ملا تو اوٹھا نہ لگا وہ لے | تیں میں آنکھیں کھل گئیں اور ہی مزا ہوا
بیت نے کہا کہ جانی یہ لالہ غلام ہے | اک بوسہ گر چھپا کے لیا تو یہ کیا ہوا

غزل صف

آج تلک مرے پہلو میں وہ دلدار نہ تھا | آہ پہنا یہ مرا حسن انی اظہار نہ تھا
رات کیا بات تھی تیلا تو مجہا ہے ظالم | ایسا اقرار ہی کرنا مجھے دشوار نہ تھا
کرکے وہ تیغ زنی مجھ پہ تھا چین بجبیں | یعنے وہ قتل مجھے کرنے کا سزاوار نہ تھا

غزل یکتا

دل کو اونکی وہ ان زلف پریشان کی فکر
[illegible]

غزل [illegible]

[illegible]

داد [illegible]

گل جو دیکھا ترے بستر پہ وہ بیمار پڑا — آج بستر ہے فقط اور وہ بیمار نہ تھا
اوسکی جانے سے تجھے موت نہ آئی صفدر — ایسی رسوائی کا جینا تجھے درکار نہ تھا

غزل سہامت

عزم ہے بیت الحرم کو زاہد نادان کا — خانہ اللہ ہے دل حضرت انسان کا
حق سے جب خالی ہو دل تب غالب آئے نفس — بوم ہوجاتا ہے وارث خانۂ ویران کا
حب دنیا جسطرح کا دام ہے چارہ نہیں — صاف اوڑ جاتا ہے یہی کام ہے ایمان کا
غالب خاکی کا خواہان کوئی ہوتا نہیں — فرق ہے اس گھر کی اندر اور ہی مہمان کا
تجھکو تو سچ ہے سہامت ایک مصرع بہا بہار — احمد مختار خود ناظم ہے اس دیوان کا

غزل تسلیق

اشک جو چشم خون فشان سے گرا — ستارہ اک آسمان سے گرا
اسے جل بل کے گل کباب ہوا — رات بلبل جو آشیان سے گرا
شیشۂ دل تو چور ہو جاتا — کوئی پتھر نہ آسمان سے گرا
میں نے آنکھوں سے لے لیا اوسکو — پھول جو دست باغبان سے گرا
ہنس دیا یار نے میں رات تسلیق — کھا کے ٹھوکر جو آستان سے گرا

غزل امید

ہزار شکر کہ خط صبح یار کا پہونچا — اسیکے ہاتھ سے دار و مدار کا پہونچا
دل شگفتہ کو پیغام یار کا پہونچا — گل فسردہ کو مژدہ بہار کا پہونچا
ہوگی یقین ہے وہان سے ہزار لالہ و گل — قدم جہان پہ مرے گلعذار کا پہونچا
قلم اسکو نگ حنا خاص عشق شمار کرو — ہو قتل عام سے رنگین نگار کا پہونچو
ہمارے سے دیکھکے اس سرخ دل کو ای صبا — خیال کیا ترے حسین شکار کا پہونچا
جہان کو مست کیا اک نگاہ نے تیری — دہری دیکھ کہ عالم خمار کا پہونچا
امید اپنی طبیعت تو باغ باغ ہوئی — پیام جبکہ بت گلعذار کا پہونچا

غزل شاہ ظفر

١٧

غزل سعدی علیہ الرحمۃ

این باد روح پرور از آن کوی دلکش است
وین ابر سایہ گاہی از آن روی مہوش است
ای باد بوستان مگرت نافہ در میان
وی مرغ آشنا مگرت نامہ در برست
وی بہشت سکہ در پایم دوست
یا کاروان صبح کہ گیتی منورست
این قاصد از کدام زمین مشکبو برست

غزل خوش [illegible]

[illegible]

کشتہ ہون کسکی طرہ عنبر شمیم کا
گلشن ہو خلد کا کہ چمن کا نعیم کا
خوشبو ہے میری خاک سے دامن نسیم کا
کیا دل لگی ہے تیری گلی سے مقیم کا
دولت سے عشق کی ہر اک قطرہ سرشک
تکمہ ہے جیب میں در یتیم کا
دکھلائین سوزش دل بیتاب ہم اگر
کانپے وہین شعلہ شوق سے نار جحیم کا
آتی ہین یاد ہمکو اودہ نین
واعظ سے ذکر سنکے عذاب الیم کا
آنکھو مین اپنے نور اسی سے ہے ای ظفر
ہر مردمک ہے سایہ محمد کے میم کا

غزل قاسم

[illegible]

سمجھے وہی انداز مرے طرز سخن کا
نالہ ہو سنا جسنے کبھی مرغ چمن کا
اس غیرت خورشید نے مارا مجھے از بس
جون خط شعاعی ہے ہر اک تار کفن کا
ملبوس کا پابند نہین ہے کبھی عاشق
مجنون کو کیا فکر ہے عریانی تن کا
کمتر ان کو بھی دیکھا تو وہان لگ نہین سکتا
لنگر ہے سطوح ترا اندنگ بدن کا
ہے سادگی کے پھول سی پہ سادگی تیرے
کیا قہر ہے عالم ترے بے ساختہ پن کا
بکھری ہوئین زلفین ہیں اس چاند سے منہ پر
قاسم کو دکھاتی ہین سمان چاند گہن کا

غزل شہر

میٹھی نگہ کی چاٹ پہ دل ہے لگا ہوا
ہیں ان رسیلی آنکھو نہین شربت گھلا ہوا
آنکھو نکی طرح داغ کھلے ہین جہان سہی اد
بیجا ہو تو دکھاؤن میں سینہ جلا ہوا
قاتل کو میرے قتل سے آیا نہ انفعال
کچھ خون کر کے اور بھی وہ پھپھنا ہوا
یاد آگیا جو شام کو اوس مہ کا خط سبز
سینے کا داغ از سر نو پھر ہرا ہوا
وا شد ہوئی نہ اسکو نسیم بہار سے
جون غنچہ ساری عمر رہا دل رکا ہوا
شعر سخن سے کیا کھلین عقدے نفاق کے
مضمون ہر رقیب سے اسکا گھٹا ہوا
ٹھہرا نہ آکے قلزم فانی مین ایک آن
مثل حباب مر مین مرا جی فنا ہوا
دے ڈالا نقد جان شہر نے بقول میر
شکر خدا کہ حق محبت ادا ہوا

غزل سودا

دل تے یک نظر سحر کے پا یا نجا ئیگا
رخصت ہے باغبان کہ ذرا دیکھ لیں چمن
تلخ جفا سے یار سے دل سر کے پہچیو
زاہد گلہ سے سنون کی باز آئیگا نہیں
آوےگا اس چمن میں نہ وہ یار جب تلک
آئینے فوج خط کے ہوو دلکی مخلصے
پہونچینگے اس چمن نہ ہم داد کو سے کبھے
کعبہ کو ڈہا تو غم نکرای شیخ بت شکن
عمامہ کو اوتار کے پڑہیو نماز شیخ
دامان داغ تیغ جو دہویا تو کیا ہوا
ظالم نہیں کہا تھا کہ اس خون سے درگذر

جون اشک پھر زمین سے اوٹھا یا نجا ئیگا
جاتی ہی یہ نہ جہان سے پھر آیا نجا ئیگا
پھر منہ وفا کا سے دکھا یا نجا ئیگا
آسکے ہے نے مین لاکے جھکا یا نجا ئیگا
پی گلون کے منہ سے چوا یا نجا ئیگا
پابند ہے زلف کا یہ چھڑا یا نجا ئیگا
جون گل یہ چاک جیب سلا یا نجا ئیگا
دل ہے ہمین کا ہجر کہ بنا یا نجا ئیگا
سجدے سے درد سر کو اوٹھا یا نجا ئیگا
عالم کے دل سے داغ دھلا یا نجا ئیگا
دلوں کا قتل ہے یہ چھپا یا نجا ئیگا

غزل

سجن کا آنا	سجن کا جانا	سجن کا مڑنا	سجن کا ہنسنا
بہار گلشن	بیت افیا مست	غضب جفا کا	کلی کا کھلنا
سجن کی انکھین	سجن کی پلکین	سجن کی زلفین	سجن کی باتین
سدا ہین کیفی	سدا ہین پیچی	سدا ہین خونی	سدا ہین چھچھا
تیری نگہ کو	تیرے دہن کو	تیری لبون کو	ترے سخن کو
وہم سا سمجہا	عدم ہو دیکھا	عقیق پایا	میں خوب سمجہا
مخمورون مین	قلندرون مین	مدبرون مین	جنون تنون مین
میں ہون مخمور	میں ہون قلندر	میں ہون سیانا	میں ہون دوانا
مری رباعی	مرا مخمس	مرا تخلص	خیال سدا
سحر ہے مسکین	ہے غم کا نچہ	ہے ذرہ عاجز	ہے نقش دریا

غزل لطیف

جس دن سے چمن سے لے گیا پیام تہا | غنچہ پہ ہنسنا گل پہ مہکنا حرام تہا

غزل حافظ رح

[illegible]

مرشد کیس من کو ز طوفان نوح دست برد
لوح سینہ ما ست نقش روی دو شست
لیکن ... [illegible] ... شکر بحجر
کو یا شکر ارزو ... [illegible]
... [illegible] ...

قمری درخت سرو پہ گاتی تہی سرود | آزاد سرو کر تو جس کا غلام تھا
نرگس بہی آنکہ کہولے کہڑی تہی بانتظار | لالہ بہی ہاتہہ پر دہری اک مے کا جام تھا
سوسن بہی یاسمن بہی کہڑی ہلکے اسطرح | سو اشک جنکے دیکہنے سے صبح و شام تھا
گلشن مین باغبان کا تہی جا بجا نشست | ہمت نہ ہو اور سرو پہ گل اہتمام تھا

غزل نثار

اسکی قدموسی لگی رہتی ہے دن رات حنا | خوب ہاتہ پایون لپر کرلی ہے دن رات حنا
دشمن سمجہو نہین جنکے قدم تک پہونچین | تو پری ہے تہو نہین کہیلے تری کیا بات حنا
عرض کچہ تو ہماری بہی قدم بوسی تک | اسکے قدموسی لگی رہتی تہی کیسی رات حنا
تو بہی اسطرح گلے گا مری پائی سے کبہی | شوخ جسطرح سے لگتی ہے تری بات حنا
ہم تو پایوس ہین اسکی قدمبوسی سے | جاکے قدموسی لگی یار کے کہیات حنا
کف رنگین یار کر مشاطہ لگاتی ہین نثار | گل مہندی پہ نہ لادی کبہی آفات حنا

غزل نظیر

کیا جو یار نے ہمسے پیام رخصت کا | تو دم نکل گیا سنتی ہے نام رخصت کا
مثال شمع کے جبتک ٹپک پڑے آنسو | سنا جو شوخ کے منہ سے کلام رخصت کا
چلا ہون یار کی مجلس سے اوشکی ای ساقی | مجہے پلا دی تو اب ایک جام رخصت کا
میان جو شکل صنم کی تہی سو تو سب دیکہی | اسیر یار ہے اب یہ غلام رخصت کا
ہم اپنی ظلم سے سرکہ باز آوینگے | چلا نظیر سے لیجے سلام رخصت کا

غزل علی

کہو بلبل سے لیجا دی چمن سے آشیان اپنا | ہنسیگا سرد افسون ہوگا باغبان اپنا
اوٹہا کر لیچلی بلبل چمن سے آشیان اپنا | کہا گل نے کرکہ یہ ہوا تہی مکان اپنا
ہوئی جب باغ سے رخصت بہار و رنگ و بو | کہا یون کہ فصل گل عین نہ ہوگا آشیان اپنا
اری صیاد یون جاتو جی ادہر جا اڑ جا | دل لیکن طوق قمری کیطرح کرکے نشان اپنا
عرا جلتا ہے جی اس بلبل بیکس غربت | کہ گل کیا آسرے پر یون لٹا یا خانمان اپنا

۲۰

غزل نعیمی

چلی جب باغ سے بلبل لٹا کر خانمان اپنا
نہ چھوڑا آہ بلبل نے چمن مین کچھ نشان اپنا

نہ تو ہی گل کیا اپنا نہ بلبل باغبان اپنا
چمن مین کسطرح سینتی بنایا خانمان اپنا

یہ حسرت رہ گئی کس مزے سے زندگی کٹتی
اگر ہوتا چمن اپنا گل اپنا باغبان اپنا

الٰہی اسقدر رو لی کہ رسوا ہو گئی بلبل
دکھایا آپ آنکھون سے تماشا خانمان اپنا

مگر دل سے اتار کہتا علی گوہر پیارے کو
وہ حکم شاہی رکھتا تھا لیے تھا مہربان اپنا

غزل سودا

باطل ہے ہمسے دعویٰ شاعر کو ہمسری کا
دیوان سے ہمارا کیا تو ابتری کا

آئینہ خانہ مین وہ جسوقت آن بیٹھے
پھر جس طرف کو دیکھا جلوہ ہے دلبری کا

جز عشق دل نہ پہچون ہرگز کبھی بیابان
اے خضر کب ہون تیری محتاج رہبری کا

طالب ہین سیم و زر کے خوبان شہر جانان
احوال کون سمجھے عاشق کی بے زری کا

غزل قیس

جا کے گلزار سے صیاد پھر آیا اولٹا
کیا غضب ہے ترا بلبل شیدا اولٹا

تن کی عریانی سے بہتر نہین دنیا مین لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جسکا نہین سیدھا اولٹا

گالیان دیتے ہین اور سیر پا رکھتے ہین
میرے یارون سے کیا کرتے ہین شکوا اولٹا

نام جو اوسنے سنا عشق کی بیماری کا
میرے دیکھ کے پھرا لیکے مسیحا اولٹا

یاد جو آیا مجھے کوی صنم حشر کے دن
در فردوس تلک جا کی پھر آیا اولٹا

ذکر کرنے سے مرا یار خفا ہوتا ہے
رحم کی جا اوسی آجاتا ہے غصہ اولٹا

قیس کیطرح سے ہو جاتے ہزارون مجنون
پردہ محمل کا جو رکھتی کبھو لیلی اولٹا

غزل سودا

دل گئے نگر مین عشق کا اب تھانہ لیا
آباد اسکی آنچ سے ویرانہ ہو گیا

شاید تمھاری زلف کی بو تھی پاس اوسکو
جو زلفون مین دل مرا دیوانہ ہو گیا

آنکھون نے میری سیکھ لیے بینائی کی حالت
دریا مین اشک جو گرا دردانہ ہو گیا

بہتر کہ اسکی ہاتھ سے قاتل ہوا ہون مین
ایسا ہون جاک کہ اب شانہ ہو گیا

ردیف ثای

درد ما را نیست درمان الغیاث
هجر ما را نیست پایان الغیاث

دین و دل بردند و قصد جان کنند
الغیاث از جور خوبان الغیاث

۱۳

داد مسکینان بده ای روز وصل
از شب یلدای هجران الغیاث

خون ما خوردند این کافر دلان
ای مسلمانان چه درمان الغیاث

هر زمانم درد دیگر میرسد
زین حریفان بر دل جان الغیاث

همچو حافظ روز و شب بی خویشتن
گشته‌ام سوزان و گریان الغیاث

سودا نہال رکہہ نکر اب خوف خضر کا	ابد تیری عمر کا پیمانہ ہو گیا

غزل خلیق

کوچۂ جانان ہمارا اب تو مسکن ہو گیا	خار دشت اس رہ گذر کا فرش گلشن ہو گیا
دست لیلی غم کی ہاتہوں سے ہوا نشتر زدہ	قیس کا وادی میں خون سے دامن ہو گیا
کل تو تہی ہم میں محبت اور ملنساری کی خو	کسنے بہکایا جو ایسا آج دشمن ہو گیا
وصل کی شب ہوئی معشوق کی تاب الغضب	کاوش غم سے بہا جو مجکو شیون ہو گیا
کسکی گلگشت چمن ہے اندنوں یا رب خلیق	رشک سے جیکے گلو نکا چاک دامن ہو گیا

غزل سراج

قد ترا سرو روان تہا مجہی معلوم نہ تہا	گلشن وصل میں عیان تہا مجہے معلوم نتہا
دہوپ میں غم کی ہنپٹ جسکو جلایا افسوس	بہو سکے سایے میں امان تہا مجہے معلوم نتہا
خاک تیری قدم پاک کی لے نور میں	سرمۂ دیدۂ جان تہا مجہے معلوم نتہا
شب ہجران کے اندہیرے پتنگ آیا تہا	رخ ترا نور فشان تہا مجہے معلوم نتہا
یار نے ابرو و مژگان سے مجہے صید کیا	اوسکنے تیر و کمان تہا مجہے معلوم نتہا
سب جگت ڈہونڈہ پہرا پیوکو نہ پایا ہرگز	دل کے گوشے میں مکان تہا مجہے معلوم نتہا
روزہ داران جدائی کو خم ابروے یار	ماہ عید رمضان تہا مجہے معلوم نتہا
میں سمجہا تہا کہ اس یار کا ہے نام و نشان	یار بے نام و نشان تہا مجہے معلوم نتہا
دل بیدل کو کہا تہا ستم آج سراج	کیا بلا سیف زبان تہا مجہے معلوم نتہا

غزل جہانگیر شاہزادہ

گر یار نہ پوسا کی پیمانہ ہوا تو کیا	ناموس بیرابون سے میخانہ ہوا تو کیا
ہم عشق کے بندی ہیں مذہب سے نہیں واقف	گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا
جب دہو دل اپنا کیا عشق فرہاد ہو سے	ہیکے ڈہلا کوئی دیوانہ ہوا تو کیا
اس عشق کی آتش میں جلتو ہیں سبہی عاشق	گر شمع ہوئی تو کیا پروانہ ہوا تو کیا
جہانگیر بیا ...	... ہوا تو کیا

ردیف جیم غزل محمود

جہالت رانزاران صاحب تاج
بیکدیں بجان کشتہ محتاج
جہان بہجر تو ارا ساحت عاجز
کو در ماندہ پیش باز در ... ج
چو جا برم وصلیافت عاشق
بندہ اوبر امکان برخ سراج
جہان شد تیرہ برمن تا نہفتی

غزل ...

آتش ...

غزل تراب شیدا

ڈوب کر دل مین کسے تیر کا پیکان رہا
او کمانداز ترا مجھپہ یہ احسان رہا

نہ کسی دوست نے پوچھا نہ کسی دشمن نے
مدتون شہر مین اپنا ہی یہ سامان رہا

ای جنون ہاتھ سے تیرے ہی مجھے حاصل ہے
کوئی باقی نہ مرا تار گریبان رہا

بستر خاک ہے اور پیرہن ہے عریانی
بے رفو بس یہ میرا چاک گریبان رہا

آفرین ہے تری ہمت کو تراب شیدا
عشق کافر کا کیا آپ مسلمان رہا

غزل سلیمی

ہے کون جو ہمسر ہو تری جلوہ گری کا
مکھڑا تو ہے غلمان کا چہرہ ہے پری کا

ای حضرت عشق ہم نے بھی دل اپنا لٹا کی
دیکھا نہ اثر کچھ بھی اس آہ سحری کا

دعوی نکرو لعل لبون پر اجی اپنے
یہ فیض ہے سب میری ہی خون جگری کا

پھر ذرہ خاک اوسکی گلی کا ہے ہر اک دم
حسرت سے مزاحم ہے میری رہ گذری کا

ہون شیفتہ والہ مین اک عمر سے اپنی
اُس شوخ پری وش کی کلاہ تتری کا

اوس کا گل منکلین کیسے لپٹ جون شب تار
تارا سا چمکتا ہے وہ ہو باف زری کا

غزل سوز

عشق مین ہا کیا ہے کہ جس سے دل لٹکتا ہی رہا
خار سا سینہ مین میری کچھ کھٹکتا ہی رہا

رات جب غصے سے میرے پاس سے اوٹھ کر چلا
مین پکڑ تا اوسکا دامن وہ جھٹکتا ہی رہا

بوسہ رخسار کا وعدہ کیا اس سے جو تھا
کان کی موتی تلک تیری لٹکتا ہی رہا

کون سی تھی وہ جدائی کی گھڑی جو عمر بھر
آرزوی وصل مین دل بھٹکتا ہی رہا

جسکو محفل سے نکالا وہ با امید طلب
ہر قدم ہر راہ چلنے مین بھٹکتا ہی رہا

کیا بقول سوز الفت کی خلش تھی کہون
خار سا سینے مین میری کچھ کھٹکتا ہی رہا

غزل حیدری

وہ چاند سا مکھڑا نام خدا وہ رنگ سنہرا اصل سے
وہ گول بدن سانچے مین ڈہلا وہ ہیکا سر اپا اصل سے

وہ گھونگھر والی بال سیہ وہ زلفین اوسکی گرہ گرہ
وہ ترچھی چشم وہ نگہ دیدہ جوڑا اصل سے

غم فردای قیامت نخورد کامر نجی
کر دی بیرون از زمین صاحب فی بادہ فروش

ردیف حا غزل محمود

حرام باد بجز یار گلعذار قدح
فدای بادہ لبش کنم ہزار قدح

ہتی ہنو کھو لیون سی کی دہڑی دیچیان سیاہ
ہتی وانت کہ چون تی کی لڑی ہر اسا جبکا

دہ ابہری ابہری سپن چہوڑ کے بیتو نا پلے
دیکھی سورین رنگ کرین ناف کا نقشا

کوہر تن سوہنا دہ ریان بی مجھے سکہا یا
ای حسینا دہ محبوب جہان وہ دلبر عشا

غزل قطب

اشکو مجلس مین سے پاس جو آیا ہیرا
مین نے پوچہا کہ صنم کس لیے لگا یا ہیرا

لگے کہنے کہ اسم اسپہ پڑہا ہے پین لیتے
ہینے شتاب سے لیے اسوقت نہ کہا یا ہیرا

رو سے ہنس ہنس کے کیے اکی سقابل سبز
ہاتھ سے اپنے مری منہ مین چہایا ہیرا

مین تو شیدا ہوا ہون تر ا اسلیے کہا تو کبر
قتل ہر کس کو بہلا جان او ٹہا یا ہیرا

یہ غزل پڑہی قطب جسنے سنی او سنی کہا
خوب کیا خوبی کیا خوب بنا یا ہیرا

ردیف با غزل سودا

کہولی گرہ جو غنچہ کی تو نے تو کیا عجب
یہ دل کہلے جو تجہسے تو ہی ای صبا عجب

گل داد عندلیب کو پہونچا تو کیا ہوا
فریاد کو مرے ہی تو پہنچا ترا عجب

اسلام چہوڑ سے کیا کفر اختیار
تم ہی تو کوئی ہو مرے نا آشنا عجب

بیگانہ وار کے نہ پوچھا کبہی ہمین
تو ہی تو کیسا ہے مری جان آشنا عجب

کی سیر ملک ملک کی سودا نے پر نے
اے شیخ مسجد ہی کے ہے آپ ہو عجب

غزل فغان

پر دہ غفلت کو جب مجہہ پاس لے آتا ہی خواب
دیکھہ ہی تری چشم تر کو رد کی پہر جاتا ہی خواب

خار مژگان سے مرے جب ہو رہین پا سبان
گر دا انکہون مری کی نہین پاتے خواب

رات سن کر آہ کا نالہ مرے دلدار نے
یون کہا کیون او سکی آنکہون مین نہین آتا ہی خواب

کوئی جا کر کہے میری طرف سے اوسکو نہین
کیا ہوا اب کہ مجکو جو نہین آتا ہی خواب

ہجر کی یہ صبح فغان کا او نہی قاصد سے کہا
یہ وہ آنکہین ہین کہ جنکو دیکھہ اُڑ جاتا ہی خواب

غزل سودا

نالہ سینہ سے کسے ہم سفر ہے شب
راہ در چلنے پا ہی ہے کہ اخر سفر

غزل حافظ

۲۴

یہ دران ... خوش ... سودرا ... اہل ... خوش
... دہ ... عشق ... جام ...
... عاشق ... صلاح ...

ستائش تمہاری کسی بالوس کرو شبیہ | گر سکی ہے نہ ست کو جی سے گذر آخر شب
مژدہ وصل ترا یار مجھے یوں پہنچا | جوں مہ عید کے صائم کو خبر آخر شب
رد کون نالے کو نہ لب پہ تو کروں اے دل | شام تا ہیر ہے اسمیں ہی اثر آخر شب
انتہا عیش جہاں کی جو تو دیکھا چاہے | بزم مستان پہ نظر غور سے کر آخر شب
صورت ماہ شب بیست و پنجم سودا | کچھ ڈھلا جلوے سے آیا وہ نظر آخر شب

غزل سوز

ہماری پاس بھی گاہی نہ گاہی آئیے صاحب | نہیں کچھ راہ ملنے کی مجھے بتلائیے صاحب
کسیکی لینے دینے میں نہیں کو نہیں ہیں ہم جیسے | تمہارا غم سنا ہو اسے سمجھائیے صاحب
پڑے تھے دل کے پیچھے سو لو اسکو لیچلی لیکہا | اگر یہ جان بھی درکار ہے سنائیے صاحب
چلی اب جان بھی اللہ اکبر ہم ہوئے رخصت | تمہارا کام پورا ہو چکا اب جائیے صاحب
قیامت تک رہیگی کہنے سے کو وفا تیر | پھر ہیرہ کہ پہلا اس سوز کو گروائیے صاحب

غزل تابان

مت کر فغان تو باغ میں از بہر عندلیب | صیاد ہو مبادا خبردار عندلیب
سیر چمن کو چھوڑ مرے گلبدن کو دیکھ | تو کس بلا میں ہوگی گرفتار عندلیب
آتا ہے رحم مجھکو کہ گلچین کے ہاتھ سے | تو کھینچتے ہے سخت یہ آزار عندلیب
تنہا تو ہی خراب نہیں گلرخوں کے ہاتھ | تاباں بھی ہے اسیطرح سن خوار عندلیب

غزل نور

کہی ہے تو تو کسیکو صنم عجیب و غریب | دلی ہے تو بھی خدا کی قسم عجیب و غریب
ہلال عید میں ہے خم یہ غیرت خورشید | یہ تیغ ہے ترے ابرو کا خم عجیب و غریب
جفا نے چشم میں ہو جسکو مہربانی عین | ہوئے کیونکہ بہر اسکا اسم عجیب و غریب
بیان کیوں نہ چلی میرے سر زبانی سے | میں نور سوز کروں ہوں رقم عجیب و غریب

غزل عزم

دریا نبے وان تو نہ رکھی پیشت تمام شب | کہان سر تھا او نہ تھا تری چھو کہست تمام شب

[illegible]

۲۵

ز رند و عاشق و مجنون کسی نیافت مراد
پیالہ چیست کہ باید گرفت بدست مدام
دکھن نشرب شراب کرنک لاتقربوا
دعای جان تو ورد زبان ما بادا
مدام تا کہ بود گردش صباح و مسا

ردیف خا غزل محمود

خبر از حال ما بگرفت آن شوخ
جو او دیدہ ندیدم در جہان شوخ

خرابی کرد دیر گرفتہ چمن س
بیابیا کس پیہ دل ترازان شوخ
جدا از جدا ہوا ہی کرد شوخ
بیابیا بود زیبان جاودان شوخ
خروش از دست او دار پیران
سی او بدل آ بجوان شوخ
خرد چیران آن شوخ ست کا بلا
بجاشق آشکار او دہان شوخ
خراب از عشق او شد دل محمود

الحق

زمانہ دوست لیس با ہمراہان شوخ

ردیف الالف از حافظ

نجہ سبحہ دست از جدا ز انکہ
خلاست بکل تد بہ بدا ز انکہ
خراب بادہ مراآب و بچہ شد خمار
شد ہمصا و مہتوق از دادان کہ
دگر نہ عاشق گرنہ شی جان تک
بنیت زلف دو تاچون پیچ انکہ
کہ از سین دلیا شتہ

خانہ خراب چلیے ہی زلفون مین تیری ال
چہالی ہی مثل یار سیہ لونٹی رہے
محفل مین کر کے صبط سی ساقی کی زور
قطرے تھے پانی زہرہ الماس جس سے آہ
ٹک سے لگنے ہی دیا نہ مجہے عزم وصل مین

غزل

تجہہ مکہہ کو دیکہہ جب ستی رسوا ہوا گلاب
سر باغبان چمن ستے گلدستہ باندھ کر
بلبل ہی بسکہ شیفتۂ حسن گلرخان
کیون پایمال آفت باد خزان نہو
سردی سی آب اشک کے اور بادہ آہ کی
بیوصل گلعذار مجہے آرزو نہین
سن رنگ شہد ہو شعر مرا رشک سے سراج

غزل

یا الہی مضطرہوں کہان ہے مہر آفتاب
ہی سجا گر درس پاؤن عشق کی استاد سے
عشق کی بیدا ہین جب سے ہوا ثابت قدم
بیوفائی چہوڑ دی اور سن تو میری بات کو
زلف تیری ای کالی ہی بہرجیکا کال
خوشنما ہی ناک مین اوسکی عجایب بلاق
ای سجن جیتا ہون تجہہ غم کی اگن سے سراج

غزل

یا الہی گر نظر آوے مرا محبوب خوب

بلبل گلشن ہو گلزار ہی فراق گل سی — گر ملین آپس مین دونون طالب و مطلوب خوب

از غم گر چلی سر پریشان دکھیا — یار سکے جور و جفا پر صبر جون ایوب خوب

آزمایا ہون کہ درد ہجر ہی بیکار و غیوری — سب سے بے پروا ہی عالم مجذوب خوب

دل کسی کے یار کو مشکل کر رکھے ہین ہین ہم — جو دل زخم جفا سے ہی اسے اسلوب خوب

سبزہ خط خوش نما گرد دہن ہی یون آس پاس — جسطرح جو کے کنارے پر لگی ہی دوب خوب

یوسف مصری کب آویگا مرے پاس اے سراج — ارسر نو ہوتے نور دیدہ یعقوب خوب

غزل فاضل

اوس خوبرو کے آگے گر آسے آفتاب — خجلت سے پھر زمین مین سما جاے آفتاب

گر وقت شام اوس مہ تابان کو دیکھلے — تا صبح پیچ و تاب پڑا کہاے آفتاب

اوس شمع رو کی روبرو کب تاب لا سکے — سو سو طرح سے بنکے اگر آے آفتاب

کب سرخ روبرو اوس شوخ رنگ کے — رنگ شفق ہزار بنا لاسے آفتاب

اوس مہ جبین کے جلوہ پر نور کو اگر — ذرہ بھی دیکھ لیوے تو گھبراے آفتاب

فاضل تو اوسکی آتش ہجر اپنی جان پچھا — ڈرتا ہون اسطرح سے نجل جاے آفتاب

غزل سوز

یا رو مت رو رو کی چہرہ کو میرے سرخ گلاب — آگ سے ہی آگ دل مین ہو رہا ہی جی کباب

دم کو بہن ساقی سے ہوا نہ تک ن او پھر کری — گر بلاتا ہی اسیکو تو بلا او شتاب

یہہ کہو میری طرف سے جا کے اوس بے رحم کو — اب تو کچھ باقی نہین ہی جان مین کب تک عتاب

جان بلب ہون تیری ہی انکا اب ہی انتظار — تجکو آنا ہی تو جلدی آ کہ جیت جاون شتاب

انکھین تو پتھر گئین تجھ سنگدل کے ہجر مین — سب خرابی انکی ان انکھونکا ہو خانہ خراب

اس سے کہہ دے **سوز** مرتا ہے تو جاتا ہی کہان — اور سہتا ہون اوسکا گار ناہیگا ثواب

غزل سراج

جیسے سجن تجھ سے پرے مین ہون بیتاب — آتش غم سے دل ہوا ہی کباب

دل کو تجھ غم مین بیقراری ہی — جیسے مضطر ہو آگ پر سیماب

اگر رکھین جو تصاب جفا ... بیب
... زلف ...
از شکار دل ...
رقیب و بیگلند ...
ہر کس کہ ...
شیب ...

غزل حافظ

بیاد دہر پر وم و ہمرہان سوار شدند
مرو تصوم ... کا ... کن
خلاص **حافظ** از ان زلف تابدار مباد
کہ بستگان کمند تو رستگار انند

غزل مشرقی

از پنجہ من جاک گریبان ...
و زگریہ من گوشہ دامان ...

تاب دیدار نہ رہا مجھہ کو | تاب وکھلا کیا ہے مجھے تاب
گرمی غم سے ہوش جاتا ہے | اپنے مکہہ کے عرق سے ڈال گلاب
ماہ نو گرچہ ہے ہلال وقت ہے | بیت ابرو کا بھی دیا ہے جواب
غم کی فہرست سے لکھا ہے سراج | فرد دامن پہ سب جنون کا حساب

غزل سودا

گرچہ ہون زیر فلک نالہ شبگیر نصیب | پر اسے کیا کرون یارو نہین تاثیر نصیب
جب تلک اسکو ہو تری زلف گرہ گیر سے کام | کس قدر یہ دل دیوانہ ہے زنجیر نصیب
ٹوٹے دل کو نہ بناتے ہین کبھو کیا | ظاہرا دہر مین پھر نہین تعمیر نصیب
جرم گو غیر کرے تو بہی سزاوار ہون مین | بیگنہ مجھہ سا کوئی دیکھا ہو تقصیر نصیب
کوئی تو کشتہ ابرو ہے کوئی مژگان کا | تیغ قسمت مین کسی کی ہے کوئی تیر نصیب
کیمیا خاک در شاہ نجف ہے سودا | حق تعالی کرے اس طرح سے اکسیر نصیب

ردیف باء فارسی غزل انشا

پہرا جو آنکھہ مین اس زلف عنبرین کا سانپ | ار سوچ اشک ہوا اپنی آستین کا سانپ
کہجوری چوٹی پہ لٹکی تہی جسکی دیکھے مین | جگر کو کاٹ گیا شوخ یاسمین کا سانپ
لٹ اسکے بالونکی غصہ مین تک جبین پہ پڑے | یہ ایسا ہوئیگا صحرا ہی ملک چین کا سانپ
نگر وہ زلف بد دگا چشم پہنچی کہ مرا | رہے ہے دل نگہ سحر آفرین کا سانپ
حمامہ والون اہو دل تو بیچ کے نکلا کر | کہ ہے یہ شملہ زنار دراہ دین کا سانپ
شب فراق تو ایک ہی جا تھی اژدہا تمثال | کہ تہا خیال مین اس جعد عنبرین کا سانپ
صباح کنج زرین آفتاب کو دیکھہ | کہا یہ سینے پہ کافر نہین زمین کا سانپ
نکل ہی سینے کو نکلا ہے غار سینہ مین سے | کہ پچپین نکالی ہے جیسے جہار مین کا سانپ
شعر صاف سے حضرت مصحفی ہوا ہے آہ | کبھی کہین جو کرے قصد میری کین کا سانپ

ردیف تا غزل سودا

ہندو ہین بت پرست مسلمان خدا پرست | پوجون ہون مین اسکو جو ہو آشنا پرست

۲۸

گر چشم تو کشادہ نگاہ ز پر بستی
ز مہر ابرو زن باد خود بیت باغ شوخ
از ترس حسن تو گرچہ دلبران گلزار
در گلشن گرد سر دو یکتا یزدان آید
دامان یاس تنگ دامان گل دارد
گل چین بہار تو ز دامان گلدار
در بزم وصال تو بہنگام تماشا
نظارہ ز جنبیدن مژگان گلدار
گر گریہ و گلہ خندہ کہ آہ جگر سوز

اس دور میں گئی ہے مروت کے اٹھ ہو ۔ معدوم ہے جہان میں چشم حیا صفت
دیکھا ہے جب سے رنگ کلفت سرا و نہیں ۔ الفت کو چھوڑ کر ہوئی اپنا حنا صفت
جانے ہے کو عکس دوست ہی تجہ میں غلط اگر ۔ آئینہ دار دل کو رکہا ہے صفا صفت
آوارگی ہے خوش ہوں میں اپنا کہ پہر ۔ ہر ذرہ ہے زخاک کا ہوئی ہوا صفت
سودا سے شخص سکے تئیں آرزو کبھی ۔ ای خود پرست حیف نہیں تو وفا صفت

غزل رضا

ہے مثپٹ وہ بیوفا کس کا ہے دوست ۔ ہاے وہ نا آشنا کس کا ہے دوست
کس سے تو نے کی وفا ہم در کنار ۔ ہان بہلا تو ہی بتا کس کا ہے دوست
دوست دل سا اپنا دشمن ہو گیا ۔ کوئی دنیا میں بہلا کسکا ہے دوست
دوستی اوس سے تو قع مت رکہو ۔ تجہسے یوں وہ پہر گیا کسکا ہے دوست
دوست اپنا تو اوسے مت جانیو ۔ وہ ستمگر ای رضا کس کا ہے دوست

غزل سراج

ادائے دل فریب سرو قامت ۔ قیامت ہے قیامت ہے قیامت
شہید خنجر الفت ہوا ہوں ۔ سلامت ہے سلامت ہے سلامت
نکرتا جی کو قربان تجہسے قدم پر ۔ ندامت ہے ندامت ہے ندامت
جماعت میں پری رویوں کی تجھکو ۔ امامت ہے امامت ہے امامت
سراج اب عشق کی دین کا صیقل ۔ ملامت ہے ملامت ہے ملامت

غزل میر

وصل دل پر نہ ٹک ہوا قسمت ۔ مر چلے ہجر میں بھی یا قسمت
ایک بوسے پہ بھی نہ صلح ہوئی ۔ ہمنے دیکھی بہت لڑا قسمت
شیخ جنت تجھے ہمیں دیدار ۔ وان بھی ہر اک کی ہے جدا قسمت
پہول چن ہاتہو لگی سبہو نکو دی ۔ زخم تیغ ان سے اپنی تہا قسمت
کیا ازل میں ملانہ لوگون کو ۔ نہی ہماری یہی میر کیا قسمت

[illegible]

۲۹

دگر کوچہ ای دل سوختہ ما نامی جند
... نظر تا بسی بہر فردی و ...
کلکار انظر سکن ہو تا کامی چند

غزل محمود

امروز دیدیم لب ... شام شد
در آرزوی وصل تو عمرم تمام شد
آمد نگار شام و نیامد نگار من
ای دیدہ پاس دار که صبح خرام شد

غزل مسافر

ہاے کس سے کہوں میں دلکی بات
پہر نہ آیا تجھے رحم ہر چند
تجھے گالی وجہہ کہاں کب میں
کیا بہلا ہو گیا ترے دل کا
نہ کبھی ضبط نہ نگاہ بیضا سے
انہو آ مجہہ طرف اری قاتل
ہر دو عالم سے کچہہ نہین مطلب

روتے روتی کٹے ہیں ساری رات
سب کے احوال کو مرے ہیہات
الغرض لیگیا لسر اڑا [illegible]
چہوڑ دے مجھے تو نے رفرو نکات
کب تلک اس طرح ہمارے سات
جان جاتی ہے وقت ہے سکرات
بس مسافر کو ایک تیری ذات

غزل سودا

نگاہ سطر ابرو یار بسم اللہ کی صورت
زلف واللیل رخ والفجر نرگس چشمہ کوثر
زلیخا کی نمط کر درد دل میں سورۂ یوسف
شکر الحمد للہ بعد مدت میں منزل سے
الم نشرح ہوا عالم میں تیرا اے عشق افسوس

قدر عناصر آیا ہے الف اللہ کی صورت
نمایاں ہے سواد خط کلام اللہ کی صورت
جو مجھکو چاہ سے آکر لے دلخواہ کی صورت
دکہائی عشق کے صحرا میں ہمکو راہ کی صورت
تشنہ ہو سکے دریا جنون میں کی صورت

غزل سوز

یہ لوگ عجب لیتے ہیں جو نام محبت
ہے نزع کیے تا نہ خمار اسکا گست ندہ
ہیہات عجب عیش کی ساعت تہی کہ جسوقت
رسوائی عالم مرے طالع میں لکہی تہے
ہو تلخ دیا تمنے جو بوسہ تو مزا کیا
یا تو نہ سنا خوبون کی اے سوز کر انکا

یہ وہ نہین جس سے کہ ہو سر انجام محبت
ہین دل سہی یہ کہتا ہون پی جام محبت
لائی ہے صبا یار سے پیغام محبت
ہو وے نہ الہی کوئی بدنام محبت
شیرین ہین ہر شنیدنی ہی دشنام محبت
عرصہ نہین رکہتا ہے کچہہ ایام محبت

ردیف ثای مثلثہ غزل رضا

مجھے جو نہین ملتا ہے یار سو کیا باعث
اڑتا ہے جو آپ مجھے بیزار سو کیا باعث

نتم برکے جمال کہ ہم جمال دوست
آن ہم نظر سیہ و سودای خام است
خال تو دانہ دام و زلف تو دام
مرغ دل گرفتار دام شد
محمود غزنوی کہ ہزاران غلام داشت
عشقش چنان گرفت غلام غلام شد

غزل لطیف

گفتم آن چشم [illegible]

مخمس اللہ شوخ

[illegible]

ہے قتل کو عاشق کے بس تیغ نگہ کافی
کھینچے ہے جو تو مجھ پر تلوار سو کیا باعث

شانہ پھر سینے میں دل خون کیوں ہووے
رہتی ہیں سدا آنکھیں خونبار سو کیا باعث

لہو گے کہا تیرا اقرار یہ نہا آگے
کرتے ہو جواب مجھ کو انکار سو کیا باعث

حیران ہو بیٹھیں ہیں اب در رضا ایسا
کرتے ہیں جو اس سے اظہار سو کیا باعث

غزل تمنا

زلفوں کا دام پھیلا کا ہم پر عبث عبث
بل کھاتے اپنے گیسو خم پر عبث عبث

ہر طرح جھوٹی کھا مری سانچی بات کو
سوگند کھانا ہیری قسم پر عبث عبث

اصلاح پر علاج نہیں ہے خفا وہ شوخ
خط پر عبث عتاب ہے قلم پر عبث عبث

پلکوں کی آستین ہی کافی ہے شیخ کو
رکھتا ہے ہاتھ دیدۂ نم پر عبث عبث

ای اشک چشم یار کا نہرہ نہ کر زرکھ
بدنامی میری شور و ستم پر عبث عبث

نقش نگی کا اوسکے تمنا سے دل نقش
ہمت ہے صرف باغ ارم پر عبث عبث

غزل سودا

جسکے خط اترے تو اوس سے دل لگانا ہے عبث
سیر کو وقت خزان گلشن میں جانا ہے عبث

ابر میں اے یار رہ سکتا ہے کتنا آفتاب
چہرے کو تیرے نقاب اندر چھپانا ہے عبث

پوچھتے کیا ہو کہ شب کس طرح گذری تجھ بغیر
گذری سو گذری جو کچھ اوسکا فسانہ ہے عبث

تا صبح داغ جگر جوں شمع پہونچا نا قدم
جل چکا جب سب شبستان آتش کو بجھانا ہے عبث

غیرت اے سودا نہیں ہے تجھ ایسا کو
جسکے در پر ہیں پھر اسکو منہ دکھانا ہے عبث

غزل سوز

ہاں صحبت نے اپنی شوخ کو تاثیر کیا باعث
بھلا اس مس کو کر سکتی نہیں اکسیر کیا باعث

خبر لے لیجئے دیوانی کی جلدی یا نرمی سے
نہیں آتی صدا اسے نالۂ زنجیر کیا باعث

شکست ریخت ہر گھر کی جہان ہوتی رہتی ہے
ہمارے خانۂ دل کی نکلی تعمیر کیا باعث

بہار آئی ہے پر دم ہے دل سے ہو تم غافل
نہیں کرتی ہو دیوانی کچھ تدبیر کیا باعث

ردیف جیم غزل شجاعت علی

۳۱

[illegible] تفقدی نکند طوطی شکرخا را [illegible]

غزل حافظ

نہ ہر کہ چہرہ برافروخت دلبری داند
نہ ہر کہ آئینہ سازد سکندری داند
نہ ہر کسی کہ کلہ کج نہاد و تند نشست
کلاہ داری و آئین سروری داند
وفا و مہر نکو باشد ار بیاموزی
وگرنہ ہر کہ تو بینی ستمگری داند
ہزار نکتہ بنیش تخال لب تامرا
کہ قدر گوہر یکدانہ جوہری داند

نہیں تجھسا کوئی بھی گلستان میں آج
ظاہر ہوا ترے سے پیر و جوان آج

قد سرو سہی ہے چشم نرگس
شبنم بس کر گیا ہے باغبان آج

بہار بوستان گلرو ہے بر میں
نکل چل جا یہان سے امتحان آج

مصور کھینچ لے تصویر اوس کی
کہ یکتا حسن میں ہے جو میان آج

مری طوطی طبع پابستہ لبشان
ذرا جا تو لب شکر فشان آج

وہی بولا اثر شہ ہو جیسا جیسے ہیں ہو
ہوئی دشوار تجھ پر کیا زبان آج

شجاعت کیا چلے اس جا دلیری
دلاور ہو وہی شوکت زبان آج

غزل سوز

آیا نہیں جو سیر چمن کو وہ یار آج
نظروں نہیں لگتی ہے رگ گل نوک خار آج

صبر و شکیب و دین و دل اپنے جو چھین لیا
جز غم نہیں ہے مجھکو ترا غمگسار آج

ممکن نہیں کہ شام میں ہو جیون تابہ
گلشن میں جو نہ دیکھوں وہ صبح بہار آج

ساقی نے اپنے ہاتھ دیا جام بھر کے سوز
اس زندگی کی کیف کا ٹوٹا خمار آج

غزل انشا

ہاتھ آو ہی کیسلئے آپ سے عیار کا مزاج
ہر اندنوں کچھ اور ہی سرکار کا مزاج

فضل خدا سے خیر بہر حال شکر ہے
کیا پوچھتے ہو مجھسے دل افگار کا مزاج

حضرت سلامت آپ سے میں پوچھتا ہون
کیا پوچھتے ہو مجھسے گنہگار کا مزاج

کس طرح دخل پانے کیا کیجے کیا نہیں
ملتا نہیں ہے ترک ستمگار کا مزاج

چپ چپ کے کر نظارہ خبردار اس طرح
بگڑا ہی تھا کہ قاتل خونخوار کا مزاج

آنکھیں ملا کے انشا تو اسکو نہ دیکھئے
نازک ہے اوسکی نرگس بیمار کا مزاج

غزل [illegible]

اپنا جمال مجکو دکھا نا رسول آج
عاجز کی التماس کو کرنا قبول آج

اے مہربان طبیب شفائی علاج کر
تیرے برہ کی درد سے ہے دل ملول آج

مرہم نہیں وصال کا لازم ہے الصنم
[illegible] لگی ہے جگر کیا برچھی کی ہول آج

[illegible]

کیون آج وہ ہم بلبل نالان خراب ہے	ہر جا رہا ہے صحن گلستان مین پہول آج
بیٹھا ہون منتظر قیامت ہی سراج	دین محمدی کو کیا ہون قبول آج

غزل سراج

جب سے پایا ہون ہیر سخن کا گنج	طبع میری ہوئی ہے گوہر سنج
شش بازی مین نہین ہے اور بساط	دل کو کرنا ہے ہمسرہ شطرنج
زلف تیری نے اے پری پیکر	دل عاشق کو کیا ہے شکنج
ماہ رو کو کیا ہون مین تسخیر	شب ہجران کا بسکہ کہنچا رنج
اے سراج آنسوون کے پانی سے	سب ہوئے زیر چشم کے کانج

ردیف جیم فارسی غزل ترقی

ہے عجب لذت شکار افگن تیری شمشیر کے بیچ	جسکا بسمل ہو رہا ہو سارے نخچیرون کے بیچ
گل جو دیکھی شکل مجنون ہے تصویر کے بیچ	ایک مشت استخوان ہی سارے زنجیرون کے بیچ
خونی قطرون کا عالم تو مری آنکھون مین دیکھ	لعل کے ٹکڑے چمکتے ہین پڑے ہیرون کے بیچ
بلبلو تمکو مبارک ہو یہ گلگشت چمن	لالہ و گل کا نہ کچھ ذکر دلگیرون کے بیچ
آگے دل ہوتا تھا بسمل اوسکا تیر آہ سے	آ گیا کیا فرق آہون کی تاثیرون کے بیچ
گر مرقع مین کہنچے وہ مسیحا کی شبیہ	جان پڑ جاوے مصور سارے تصویرون کے بیچ
وہ تمہاری انکھڑیان بکھری ہوئی زلفون کو	جسطرح دوست جکڑ ہو کر زنجیرون کے بیچ
قاصدا کیا خط لکھون اوسکو طرفہ شوق	فوت ہو جاتا ہے مطلب مجھسے تحریرون کے بیچ
گفتگو اوس یار کی کیا بات ہے کیا بات ہے	ساری محفل کو لگا لیتا ہے تقریرون کے بیچ
اور تو صورت ترقی کوئی بخشش کی نہین	ہان مگر باعث ہو یہ تقصیر تقصیرون کے بیچ

غزل سودا

سودا اگر شب وہ کو نہ لا سکی سخن کے بیچ	جون غنچہ سو زبان ہے اوسکو دہن کے بیچ
باقی ہو کچھ ہوا صفا ہین کی راہ	باقی ہے جون حباب نفس پیرہن کے بیچ
جینے نہ دیکھا ہو شوق صبح کی بہار	اگر ترے شہید کو دیکھے کفن کے بیچ

[illegible]

خواجہ [illegible]

ایضاً

در نکوہ [illegible] از شغل [illegible]

ولہ ایضاً

سودا از دوست نیاید گہی یاد کرد
در دل دوست [illegible] باید کرد
منظر دیدہ قدمگاہ گدایان شدہ
کاغذ دل در [illegible] باید کرد
شمع [illegible] نقش [illegible]
[illegible]

وہ خار سرخ رو ہیں اہل جنون کی پا سے — اب بس کہ جو میری نہ ہو سکا بہتا گیا

گل رخصت بہار ہی شبنم صفت ہیں زرد — رو رہا ہے ابر ایک گل کے لئے ساتھ چمن کو

اشک و دامن دیکھئے شعلے سے پھر — ار جاتے جل بلبلوں کو چمن میں سکنے

لیدا ز شباب چون تری انکھیاں بادہ است — جو ہاتھ کو زور کینہ شراب کیوں سکے

مسعود میں اپنے یار بھی جانا کہ کچھ کیوں — الیسی کی اک نگاہ رہی مست

غزل میر

عشق میں لے نصیب ہیں ایک سوچ — پیے جان دو جہان تیرے یہاں ایک سوچ

پیے قاتل ادا سے کیوں منت کر — قتل میں میرے مہربان ایک سوچ

سر سری مت جہان سے جا غافل — کون تیرا ہے جہان ایک سوچ

پھیل اتنا پڑا ہے کیوں پاؤں تو — یار آگے گئے کہاں ایک سوچ

ہے سمجھ اپنا جانا سمجھے ہیں — یعنی جب کہو لے تو زبان ایک سوچ

گل و رنگ و بہار پردے میں — ہر بیان ہیں ہر دو نہان ایک سوچ

خانہ و سر جھکے کا نصیب میں میر — پیری سے آگیا جوان ایک سوچ

ردیف حا حطی غزل تابان

اے رو تیری لئے مجھ کیا دار بے طرح — دل میں مرا لگی ہے یہ تلوار بے طرح

ممکن نہیں کہ عشق کی تہو نے جی بچے — پیدا ہوا ہے مجھ کو یہ آزار بے طرح

عالم تمہارے بیچ میں آویگا آج جہان — سمجھے سجا ہے آج یہ بازار بے طرح

بگڑی کو اوسکی بیچ پیے کا شراب آج — زاہد کی فکر میں ہے وہ میخوار بے طرح

کیا جانئے کہ آج کس عاشق کی آئی اجل — یعنی ہوا ہے اب تو ترا یار بے طرح

ممکن نہیں قفس سے کہ گل تک پہونچ سکے — بلبل ہوئی ہے اکی گرفتار بے طرح

قدرت خدا کی ہے یہ تیرے ملک حسن کو — ہے ہیچ خط گرد نمودار بے طرح

تابان سنا کہ یار لو کیونکر منا سے — اکی ہوا ہے مجھ سے وہ بیزار بے طرح

غزل ناسخ

کیون نہ کہانی اوج طالع کا یہ سبب صبح
ہو شفق سے مجھے انتشار صبح

یان کسی خورشید رو کی یاد مین نہ
نہ ہوئی ہر مہر زات شو بار صبح

زلف کو رخسار سے ہوا ہے ربط
کیون نہ شب سے ہو شرمسار صبح

ہر صبح گرفرقت مین تیغ آفتاب
ہے ہمارے جان کا خونخوار صبح

وصل کا سامان ہے آج اے فلک
شام کو کر شب طلسمات صبح

حسن کا عالم ہی کیا عالم ہے واہ
زلف خوبان شام ہو رخسار صبح

سینہ پر داغ ہا کیا بہر حسن
ہے وصال یار مین گلزار صبح

وصل مین تھا صبح سے بیزار مین
ہجر کی شب مجھ سے بیزار صبح

غنچہ ہو گر شگفتہ پر زرد
دیکھ اپنے لب پہ کی رخسار صبح

چاک کرتی ہے گریبان دیکھکر
کار چوبی سمت کے دستار صبح

شام کیا ہو تیرے گھر مین بار یاب
نور سے ہین سایہ دیوار صبح

وصل مین غائب ہے تو غائب ہجر مین
دیتی ہے ہر شب نیا آزار صبح

یہ بیان کس کو شب فرقت مین ہوش
ہو چکی ہے کی ہزارون بار صبح

وصل کی شب کب ہوئی ہو نصیب
شام کو کرتا ہے انوار صبح

ہے دعا اے خالق لیل و نہار
ہو وہ شام کا کل دلدار صبح

غزل سراج

رخ سے تیرے ہوئی ہویدا صبح
کیون نہ شبنم سے ہو پشیمان صبح

تیرے رخ کی سے پانشان سے
اشک شبنم سے ہے خندان صبح

ہو تیرے حسن کی تجلی دیکھ
پیرہن چاک تا گریبان صبح

لیکن مقبول ہے دعائے سحر
ہر مجھے آنکھون مین نور ایمان صبح

اے سراج آفتاب پیدا
ہے تیرے گھر مین آج مہمان صبح

ردیف خا معجمہ غزل لونہ

[illegible] ہے سنتو رخ
عشق [illegible] ہی سنتو رخ

ردیف الف غزل محمود

رو صفان آن لب شیرین [illegible] زبان [illegible]
ذکر لب تو ہست لبی بر زبان [illegible]
آری کر ہست طلب [illegible] دوستان [illegible]
ذکر چون کجاست [illegible] در جہان [illegible]
زان سو کہ ہست ذکر او دل [illegible]
و المتی و [illegible] جہان
مشتاق راست [illegible] شیرین [illegible]

وصال شیرین [illegible]

[illegible]

ذکر بطرز نقش لب بیت و حرف قند
نام کرد طوطی لب گرفتان عزیز
دل ایام آزرده محمود دست شود
چون آمده گرفتار دل بتان لذیذ

ردیف را غزل حافظ

یوسف گم گشته باز آید بکنعان غم مخور
کلبهٔ احزان شود روزی گلستان غم مخور
ای دل غمدیده حالت به شود دل بد مکن

سیکھے ہے تجھسے شوخیاں کوئی
تجھسا عالم میں کب کوئی ہے شوخ

بیوفا تجھسے ہے یہ لوا تجھکو
بیوفائی کا کیا عجب ہے شوخ

نام ہو کیوں نہ دلربا تیرا
دل بری کی تو تجھے طلب ہے شوخ

پاس ہے اپنی بات کا تو آ
کل کے وعدے کی آج شب ہے شوخ

صبر کر گیا کل سے ماہ کے مانند
اتنی بے مہری کا کس سبب ہے شوخ

غزل سوز

کا لب شیریں ہم ہوئے نہیں آتا تلخ
کیوں تجھے لگتی ہے بد انصاف میری آہ تلخ

ادس لب شیریں کی حسرت میں ہر پیالہ تلخ
زندگانی کیوں ہوئی مجھپر ہے اللہ تلخ

شکر ہوا اوسکا زبان کی ہے لذت چھٹ گئی
ہو ملا سو کہا لیا تھا خواہ شیریں خواہ تلخ

زہر ہی پیتا ہوا پنے ہاتھ ہی جو مجکو دے
تو مجھے کہتا ہے کیوں اے ناصح بد راہ تلخ

سوز دل دینے کا تو مجھسے اگر پوچھے علاج
ہے محبت کا مزا ملیٹھا ولے ہمراہ تلخ

غزل یقین

مری یہ چاک گریبان سینہ ہے رفو گستاخ
نہ میرے زخم سے مرہم کی ارزو گستاخ

کرے ہے آئینہ بطرح نکتہ چینی حسن
نہ کر تو اسکو اب اتنا بھی روبرو گستاخ

ترے ادب سے گیا ہوں حضور کا الباس
کہ ہا شہد جیسے کو یاتھا کبھو گستاخ

میں اس دلبری سے پیتا ہو خون دل اپنا
کہ جون شراب کے پینے میں ہوں سبو گستاخ

ہزار شکر یقین میرا اگرچہ ہوں بیقدر
نہیں ہے مجھ سیتی ہرگز وہ تند خو گستاخ

ردیف دال غزل مرزا

سجدہ ہوں دل سے تیرا ہر آن یا محمد
تجھ نام پر فدا ہوں قربان یا محمد

آلودگی سے نکلی ہے مجھے سخت مشکل ہو
تیرے کرم سے کرنا آسان یا محمد

سیپارۂ جگر میں آیت ہے یاد تیری
نازل ہے تجھ صفت میں قرآن یا محمد

اسیری تجھی سے حشر کے دن شفاعت
محشر میں اپنی کرنا مہمان یا محمد

تجھ ذات کی ثنا میں لولاک حق ہے لولا
ہے اسم وہ جہان کا تو جان یا محمد

[illegible]

مجکو کہتے ہیں احمد محبوب بھی کہتے ہیں — ہے اسم ذات تیرا رحمان یا محمد
رکہتا ہوں آس ہر دم تجھسے سراج یا شاہ — رکھیو آخرت کو ثابت ایمان یا محمد

غزل

یا الٰہی کب ملیگا وہ جوان سرو قد — روز و شب پڑھتا ہوں اوسپر قل ہو اللہ احد
وردِ جان اپنا سمجھتا ہوں آدای گلبدن — رات دن مجکو وظیفہ ہے کہ اللہ الصمد
لم یلد کوئی نہیں دنیا میں لیکن اے خدا — وردِ جان تیرا و لم یولد جو پڑھتا ہے سند
ذات ہے اوسکی بقا ہے فنا فی اللہ ہی — اول و لم دوم یکن سوم لہ کفواً احد

غزل سودا

اشک کو کب ہی شناسائی ہے گہر سے پیوند — صاحب درد کی ہے اسکو نظر سے پیوند
دلکو ہیرے جدا دل سے کرایچ بلا تم — میں تو کیا ہوں یہ بہت خون جگر سے پیوند
دامن ابر پھٹا ہے جو اتنا شاید — کسی عاشق کے ہوا دیدۂ تر سے پیوند
ہوں ایسا ہی جیسے ہو دل سا زبر — شیشہ لٹتے ہو گرہیں ہم ہی ہے سے پیوند
ہے تجا کیوں ہی عبث ناز طبیب اے سودا — درد کو دلکے نہیں درد جگر سے پیوند

غزل آشنا

نہ لگی مجکو جب اوس یار طرحدار کی گیند — اوسنے محرم کو بنہال اوبہی تیار کیے گیند
دسترس ہو تو تری سیب ذقن پیارون — قرص خورشید کی اور لعچہ انوار کے گیند
جھٹ پلٹ آکے گو چین چہاتی کو مرے — تہی یہ رو کے ہو کہ سر محرم اسرار کے گیند
رکھو ہے ماہ شب چار جو ہم دل میں جو مر — کہ وہ قالب ہے اور یہ تری دستار کے گیند
گرد تشیر طلائی کی کرن ہو اگر — میں یہ لالہ ہوں بنا گلزار کے گیند
شال و رومال کی تو چھوڑ کچھ نہ لگے — اب بنا پیچکے ہے کمخواب کے شلوار کے گیند
لکھو فرمائیو وہ بچرہ یہ غزل آشنا کو — واہ کیا خوب ہی کا غذ اشعار کے گیند

غزل نظر

چھوٹا ہوا سر کم تر بھی لا ازار بند — ہے اوسکی پیسکار سے اوسکے ازار بند

غزل [illegible]

نالہ و ... لب بجا ... ورد ... بحر تنم ... دارم ... خیال زلف ... دور ... یار ... [illegible]

الف قدم پہ شیخ کی زلفوں کے درمیان
کہتا ہے کس جھلک سے جھلکو لالہ زار سب

لناری یاد لہ مقیش کے سوا
تجھے چار تو لے ہو لی جو لو لالہ زار سب

سلسلے میں تا تہہ میں اکیلا ہی گیا تو وہ
لونڈی سے بولی جا میرا دہو لالہ زار سب

در پر ہو نہیں تو پہنکہ تجھے تا پا کے سوگیا
دو دوسرا جو ہے سو سپرد لالہ زار سب

دل لے کہا یہ میں سلسلہ کر ای جان ایک
بیٹے کہو مزے میں نہ کہو لالہ زار سب

سنکر لگی یہ سے کہنے کر ای یا خاطر سے جو حق
ایسا ہی کہا یہ کہتی ہو ان پہ لالہ زار سب

آ جاؤ سے اصطلاح سے جو اس پر کسی کی تہہ
ویسا تو کچھ نہیں مزا ہو لالہ زار سب

اک رات میری سا تہہ دو ہتھیار لنگر باز
لیٹے چھپا کے اپنا ہو لالہ زار سب

جب سو گئی تو بیٹھے ہی دہشت سے اسکی آ
پہلے تو جلی چپکے سے لالہ زار سب

اخر میری تلاش ہے اوس شوخ کا لطیف
جب آدھی رات گذری تو کہو لالہ زار سب

غزل خاشاک

کا کل یار کی دیکھی جو میں تنویر سفید
ہو گیا سکتا تجھے تکلی تصویر سفید

دو دن مقدار ون یہ عکس میں ہو گا
گرد خورشید کے یہ کچھ ہے تحریر سفید

کالا اسپ کرے میں مجرم کا ہے یہ رسم کا
سنکہا رکے میرا دم تقریر سفید

سادہ کاغذ جو میں اس دیا قاصد نے
ہو لی شاید مری تقدیر سے تحریر سفید

اکیلا میری کچھ یہ نہیں چلتا میرا
کر دن کسلی سے یار خط تقدیر سفید

تو ہی جانان [illegible] ہر کیا سے یہ ان کا
ابر وای سے ہوئی یا دل کی زنجیر سفید

تکیہ اور اظہری اتنا ہے یہ ججو د السا
سیدان ہوتا ہے کا فردم تکبیر سفید

آنو سے بنہ کرنا ہی ہو ان میں اور ادا
مہ لیا ہے مرا باعث تقصیر سفید

دل لوگ ہی [illegible] چلا کسی ہم وقت میں
رنگ ہوتا نہیں ہرگز کسی تدبیر سفید

ستا کہے کا ہے دیکھ کے فی خواہش
ہیدا کی آہ سے تشا ہے جو اثیر سفید

اسکے ان پہ تابان تہہ میں ہوا صاف ہے
کیوں تھا کہ آنکھ میں نالہ شبگیر سفید

غزل دلان

آگے سجادہ نشین قیس ہوا میرے بعد
نہ رہی دشت میں خالی مری جا میرے بعد

کیا عجب ہے جو اُٹھے سر پہ لیلیٰ سے صدا
مرے مجنون ترا کیا حال ہوا میرے بعد

تیز رکھیو سر ہر خار کو اے دشت جنون
شاید آجائے کوئی آبلہ پا میرے بعد

وہ ہوا خواہ چمن ہون کہ چمن میں ہر صبح
پہلے میں جاتا ہون اور باد صبا میرے بعد

منہ پہ رکھ دامن گل روئینگے مرغان چمن
ہر روش خاک اڑائیگی صبا میرے بعد

سینے کرتا ہون میں چاک کفن کو اپنے
کون کھولیگا ترے بند قبا میرے بعد

بیقراری کی قدر نبض کی نہین ہوئی بیمار
یاد آویگی تجھے میری وفا میرے بعد

دل پہ اک سانپ سا لہراتا ہے عدم
کون کھولیگا ترے زلف دوتا میرے بعد

ساکی کہدیجیو کرتی کی زبانی تو ذرا
ایسا ہی آتی ہو پہر آ کے کیا میرے بعد

غزل [illegible]

چہرا اسکا ہی ہولی میں تو نے اے جان زرد
کیا خوب ہوئی سر پہ ترے زعفران زرد

آنے سے کسکے دھوم ہے گھر گھر سحر کی آج
فیض قدم سے کسکے ہے سارا مکان زرد

اس انجمن کی شب ہے میں تعریف کیا کرون
پہنے لباس ہیں جو تہے سب مہربان زرد

کہپ کہپ ہیں ہاتھوں چوڑیان سیلی پہ ہیں تلک
شالیں بسنتی اوڑہی ہوئی دلستان زرد

روشن کیے تھے جہاڑ نشیمن کے گرد گل
چھتیں تہیں زعفران کی اور سائبان زرد

[illegible] تہیں اور رنڈیان بیٹھی تہیں صف بصف
سونیکے گہنے پہنے ہوئی نوجوان زرد

پشواز چست انکی مرے دل میں کھپ گئی
گرد حاشیہ کناری کا تہا درمیان زرد

ڈالے ہوئی تہے ہار گلون کے گلے کے بیچ
سبز پوش تہا ہے جسم میں [illegible] زرد

پچکاریون کی مار تہی ہر اک طرف سحر تک
کیسر کے رنگ سے تہا زمین آسمان زرد

رنگون سے قمقمون کے تہے آئینے دیا
روشن کیے عقیق کے تہے شمعدان زرد

ان سبکے درمیان میں مسند پہ دلربا
سونیکا آگے سب کے تہے ہوئی پاندان زرد

القصہ اپنے حسن میں [illegible] شاہ وقت
پر دیکھ اسکے ہو گئے سب بدگمان زرد

اس شب سے میری آنکھوں میں [illegible]
پاؤن تک سر سے ہو گئے سب استخوان زرد

[illegible]

ردیف میم

شب فراق بجو روم ہزار بار افسوس
مرا بعشق ملامت کنند و مید انند
[illegible]

ردیف نون غزل [illegible]

[illegible]

اندازے سے زیادہ ہے اسکا بیان زرد — لکھوں ہی اسکو ہوگی سبہ بستان زرد
شب کو گیا ہوں تجلی سے ہوئی میری آنکھیں — دیکھے کیسا ہی خوب تہا ہر اک مکان زرد

ردیف ذال غزل صبیح

قند و نبات شہد و شکر ہیں کہاں لذیذ — شیرین لبوں کی جیسے کہ ہیں گالیاں لذیذ
ہیں سود و نعم سے لیک یہ چلتے ہیں رنگ شیخ — کام و زبان ہوا ہے میری اگرچہ زیان لذیذ
ساقی ہو سیر باغ ہو اور گلعذار بہی — شربت میں اپنے تب ہو مجھے ارغوان لذیذ
ہو کیوں نہ سوچ شربت عیسی مری زبان — نام اوسکا لیتی ہی ہوا میرا دہان لذیذ
ہر بوسہ و شہائی کی لذت سے دل ہے سیر — ہر ہو مدام بوسہ شیرین لبان لذیذ
جوں پائے قیس تیر شتر کی زبان کو — لگتے ہیں خار تشنہ کے اوس ساربان لذیذ
حبیب کا [illegible] سبب شعر صبیح — سب شکر لگتے ہیں شعر بوستان لذیذ

غزل انشا

لکھدو اخون جی صاحب کوئی ایسا تعویذ — کہ مرے منہ سے لگے اوسکو قلعے کا تعویذ
کچھ تو دے اپنی نشانی مجھے بندا بالا — توڑا زنجیر کڑا قول کا چھلا تعویذ
دل دہڑکتا ترے عاشق کا نجائے ہرگز — گرچہ سو لاکہہ طرح لکھدے مسیحا تعویذ
سخت ہوئے ہم تو جی قہر تہا اوس کا ذکر کا — لال نار میں بندہا ہے وہ نیلا تعویذ
گھر پا تو لشنگ جوکی سے اونچا تو کیا — اب لگا مجھکو ستانے یہ نگوڑا تعویذ
گرچہ سیانوں نے پڑہ افسوں بہت اور کردن — خون ہے پڑہ سے مری واسطے لکھا تعویذ
تیس پر پیچکا مجھ سا یہ تہا نہ اور بڑا لیکن — کام آیا نہ کسو شخص کا گنڈا تعویذ
عافیت اب نکر وہیں تیر مجھے ہو سودہ تین — دوستی چیپ رہو جانے دو یہ کسکا
تیر انشا کی جو چاہو تو بلا دو ہو کر — اونکی بازو کا وہ تہا سارا تعویذ

غزل یقین

کیا خزان کردیا ویران گلستان انصاف — کسطرح سے بلبلیں ہوتی ہیں نالان انصاف
لوگ اس وادی میں اب کرتے ہیں آہو کا شکار — بعد مجنوں کے یوں ہوئے بیکس غزالان انصاف

۴۰

تا ز رولب [illegible] ساز
[illegible] آمدہ در دل زدہ آتش
سوز دل [illegible] ناله [illegible]
[illegible] زدہ آتش
[illegible] زدہ آتش
[illegible] زدہ آتش

ردیف صاد غزل حافظ

[illegible] خلاص
[illegible] اخلاص
[illegible] قصاص
[illegible] خواص

جب ہم گرتے ہیں آنسو بہ سو جیا ہائی
اینٹ دالتے ہیں پہوڑ یہ شیشۂ سیاہ دل
چاک کر ڈالا ہی اپنا ہو لی جی لقیمن

ہائی یہ عقد گہر لون ہو پریشان العیاذ
کس قدر یہ سنگدل ہوتی ہیں خوبان العیاذ
پہاڑ تا ہی اسطرح کوئی گریبان العیاذ

ردیف ہا امہملہ غزل بادشاہ

بلبل شیدا آپ ہی گل سے لپٹ رہا ہے
کیا بڑا لگتے گران سر ہے چشم یار کا
مطرب بینا و ساقی نغمۂ چنگ و رباب
جو گل رخسار جانان کی نہ آئی دلکو تاب
گل نے کر چاک گریبان یون رہ رہ کے زار
تیری سعدم کی لئے ای سیمبر گلزار میں
تیغ ابرو دیکھ کر آئی ندا ای بادشاہ

ای گل رعنا تجھے دامن کیون ہی بہار
یار کا گل ہے کہ کیونکر نہ نکلے بار بار
سب تماشے ہیں ولے تیرا فقط ہے انتظار
چہپ گیا غنچۂ گل غیرت سے ہو کر شرمسار
شبنم گل کو نوک مژگان کی چبہے ہے خار خار
گل گریبان چاک کر آیا نکل بے اختیار
لا فتیٰ الا علی لا سیف الا ذو الفقار

غزل تحسین

کس مزے کے رنگ سے چھٹکی آئی ہی بہار
چاندنی ہی سیر ہے اور بادۂ گلرنگ ہے
ماہتابی کے مزے بیت پاہی مہتاب میں
جہوٹی دیکھی جھلکی جھلملاتی چاند سے
واہ وا تحسین نہایت یہ مصرع موزون ہوا

حسن کو ایسی عجب سج سی کی کہاں ہی بہار
گر نہیں ساقی تو کس کا فر کو بھاتی ہے بہار
چہپ اسکے ہمہ میں کیا صفت چھاتی ہے بہار
جو وہ گلرو پاس نہ اسکو خوش آتی ہے بہار
چاندنی کی رنگ میں کیا لبھاتی ہے بہار

غزل ظفر

نہیں لخت جگر رستے تہی اشک گلگون پر
ستی پریان کا لاکھا چاہی جواب لیتے نے
ہوا جی سے گرفتار خم زلف سیہ تیرا
بیابان کے ہمیشہ صحرا نوردی بعد مجنون کے
مارے ستہ بن سلیمے کے دیکھے آیا تو لیتے

اوتارا ہی قیس باشون کا یہ دریا ہی جیحون پر
ارادہ آج ہی کین تیرہ مضمون لکھنے مجنون پر
ملا ہے تا گہانی ہے سر اسر تیری مضمون پر
نراہی دیکھنے والی کرین جب طعن مجنون پر
کہان اسطرح کی یلی نظر تا شیدہ گردون پر

ردیف صاد

[illegible]
اخلاص
خاص
[illegible]

ردیف ضاد

۴۱

غزل خواجہ حافظ

بیا کہ بشنوم بوی جان از آن عارض
کہ یافتم دل خود را نشان از آن عارض
معانی کہ ز حوران بہشت بیان از آن عارض
ز حسن لطف تو دیدم بیان از آن عارض
بماندہ ہای گل تر در آن از آن عارض
خجل شدہ است گل گلستان از آن عارض
زہی ز روی تو خورشید کشتہ عرق
ہزار بار شدہ ماہ آسمان از آن عارض

موی جو داغ بر دل ہو گی تیرے جانبی خوالے ۔ چہلے تو مور چہل جاوس اوسکی لو فلاسیر
ططا لگے مری سرسبز ہوے کسطرح کوئی ۔ گرے ہے طرز ہر مصرع مرا اب سرو موزون

غزل عجیب

تقسین بھی ہنسی شیرین نے کچہ نیشکر کی پر ۔ پتھر پڑے ہین فرہاد کی اس کوہ کنی پر
اس لب نے آل لعل کا بازار کیا سرد ۔ کچہ آ گئے سی ہے ایک عقیق یمنی پر
ان زلفون کا عنبر کے نین دیکہہ ہو اخواہ ۔ سرپوش دہرا نافہ مشک ختنی پر
اب نام جی تکے نام کی جپتا ہون مین ۔ دل جلپے گرفتار ہے اک امر ہی سینہ
کیون باسنہ و سلر ہتا مین تجہ سے پہوڑ ۔ وہ وعدہ شکن ہے مری اب دلشکنی پر
کیون غنچہ کی مانند گریبان نہ کرون چاک ۔ تکلی کہا ہر یتہ تو پہ وہ اس گلبدن پر
شاباش عجیب آفرین صد مرحبا تم کو ۔ کیا خوب غزل کہنی ہو اس کم سخنی پر

غزل نظیر

ہم گر نہ بلاتی ہی مجہے تو اکہہ بدل کر ۔ ساقی ترے کوچے سے بچاونگا سنبہل کر
مین کشتہ ابرو ہون ترا ای مرے قاتل ۔ آتے ہو لیے ہاتہہ مین کیون تیغ عجل کر
تو آج دل سے کیا قتل ہے مجہکو ۔ بیٹھے ہو لہین باندہ کی باہر جو نکل کر
جب ہمسے خفا ہو گی وہ جاتا ہے شمع رو ۔ خاموش ہو رہ جاتا ہون پروانہ مثال کر
مین عاشق بیدل ہون ترا ای مرے جانی ۔ ستا اکہہ جبرا ہے تو الیانہ خلل کر
کہتا ہی نظیر اسکو دنیا پیاری تو سوچا ۔ تب اوسکی کہرا ہوتا ہی وہ شیخ رحیل کر

غزل سودا

اٹھ جانے مین ہے رہ نہ زا یار سے لڑ کر ۔ چلتے ہین تو یہ چہپاتی کہ جہاتی پہ گرگر
یوجون ہوکین جس بت کو خدا کا ہی تراشا ۔ اندر نہین لایا وہ سپیر جیسے وا سطی گہہ کر
خد کردہ کا درمان کہو مین کیا کرون یارو ۔ دل اوس نے لیا مجہسے اوکر جہگڑ کر
مانا ہو سو تجہے کہ محبت نہین وہ ستے ۔ وہ پیر کنیکے بیٹھے جسکے سے لیے اٹھ کر
کہتا تہا یہ سودا وہ جانیگا نہ تہا ۔ جا بیٹھونگا دروازی پہ اب اوسکی مین گر کر

گر رفت ناقہ چین کو جہان از ان گیسو
کلاب ہا فتہ بوی جہان از ان عارض
بر فرم زفت زیا سمین از ان اندام
بچون لشست گل از غوان از ان عارض
ز نظم دلکش حافظ چکیدہ آب حیات
جہان گرفتی شد جان بجان از ان سان باز
بر دل لب ہا غزل حافظ
گر چہ عذر اپہا و من نا بجو نشستہ است حفظ

غزل دیگر

از وہ جا ای اور است شادوہ زیبا
زیبش بہ آن ما بہا جا بنہ
تشنہ عقل زید پہ ماہر مسر مست
سنبل لای خم مست بنیشنہ
سبس ابرو ستاں جان ود دل
سرو قامت شب اے عشق
دہ ہا بگشتی چون بجہ
دکر ما دہ ابجہ لحو تن
خریدن خون عفران ستک سفید

غزل انشا

جا سکے نہ ہو جیسے چہپر کہٹ کی برابر
تب ایسے سلایا ہمین کروٹ کی برابر

اس لکھی پوشاک پہ سکی ہولی جو چلی
ہے نگہ ہی ادا لاکہہ بناوٹ کی برابر

اس موسم برسات مین کیونکہ نہ رہیں
آنکھین ہی برستی ہین بہاوٹ کی برابر

دہ پردہ اوٹھا کہر سے جو در تک چلا آیا
غش کہا کی گرا ب سے ہین چوکہٹ کے برابر

تب اوسکو اثر کرتی ہین انشا کی دوائیں
تعویذ پلنگ کا ہی پڑا لٹ کے برابر

غزل خلیق

ہی حسن تیرا مہر درخشان کے برابر
دندان در و لب لعل درخشان کی برابر

ٹیکے کی بہین یون ہی جبین پر ترے گرد
پروین ہی جیسا مہ تابان کے برابر

کیا چاہیے عاشق کے تجہے قتل کو خنجر
ابرو ہین ترے خنجر بران کے برابر

پان تک سے نقاہت تیری جیسی مجہی
رنگ زرد میرا ہوی ہی یرقان کے برابر

اب حسن حنائی کے تصور مین خلیق آہ
ہی دوب چلا تجہ مرجان کے برابر

غزل غلام احمد

نازک ہے بدن غنچہ دہن اور گلعذار
سیمین بدن اور رشک قمر اور طرحدار

کیا کر سکون بین قامت موزون کا اوسکی وصف
سو جان سے اوسپہ سرو گلستان ہے نثار

کیا خوب اوسکا حسن ہے ہیں اسکی حسن سے
خورشید و ماہ جسکے ہین بیتاب و بیقرار

سبزہ چمن کو گر وہ شوخ چال سے چلے
ہر ہر قدم سے اوسکے نہ کیون تازہ ہو بہار

احمد تو اپنے یار کے مشتاق ہین
اور اوسکی نام کا ہی تو کہہ ورد بار بار

غزل شاہ ظفر طاب ثراہ

تری جو پازیب سر کا جہومر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر
ہوئی ہین جلوہ نما چمک کر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر
و خور اسکو ہم ہمارے نکلے یاقوتین لبین شرارے
نہ کیونکہ ہو عرش تک پہنچا زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

ردیف الطاء غزل حافظ

[illegible]

ردیف الظاء غزل حافظ

[illegible]

ردیف العین

[illegible]

کھجوے بادشہین ہین نمایان تو سر پہ داغ جنون ہے ادہر
نہ دیکہین بیلوانی کی شہر گہو نکر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

ذرا جبین عرق فشان پر تو اپنی افشان دکہا دے چنچل
کہ تا نظر آوین یاد ہیکر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

نہ سبزہ و گل نہ جوش شبنم نہ چمکے جگنو ہوا پہ یہ ہم
نظر ہے آتے ہین تجکو بکہر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

ادہر تو فوارے سے چہوٹتے ہین دہان میں انجم ادہر ہین حیران
بنی ہے سیر اک چمن کے اندر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

زمین نہایت ہی تنگ ظفر ہے اوستاد ہے رود کا ل
غرض دکہادی ہے ہنا کر زمین پہ گوہر فلک پہ اختر

ردیف زا ی غزل سودا

بال و پر ہوئی بنا لئے تہے سودا ہنوز
ہونگے پامال نگر ہمکو رہا لے صیاد
زخم شمشیر ستمگر نے کیا اپنا کام
حضعالی اوسے جب نہ کیسی بنیا
نقش فرہاد کے ناخن سے تو جلتی ہے ابتک
تیری دوری کی بجبال ہے اب سودا کا

تب سے ہم کنج قفس مین ہین گرفتار ہنوز
عشق سے واز نہین نا سمر دلیور ہنوز
یار وہم ڈہونڈتی ہو مرہم افگار ہنوز
اس قیامت سے ہے ہین ناقوت سے خونبار ہنوز
دشت مین خاک تپید رہ ہی ہی ہے کوہسار ہنوز
مین تو دیکھا نہین لیکن کوئی ہمار ہنوز

غزل غالب

کب رہا ہے اب ہمین جور و ستمگر کا انتہا
اسکا کوچہ چہوڑ کر جا دی ہے گلشن کیطرف
نازکی جستجو رگ گل کی بد کہی ہے سمجھی
ہے یہ سودا محبت ہے کہ یان انسان کو
اہل ہمت جلتے ہین خاک جب اکسیر کو

دیکھا جب یار صبا تجہ کو نظر کا انتہا
ہو گیا مطلع ہستی نیبا و سحر کا انتہا
ہو مبیان کیونکر جسے تیری کمر کا انتہا
کچھ نہین رہتا جہان نفع و ضرر کا انتہا
انکو کب ہوتا ہے صرف سیم و زر کا انتہا

اگر اپنے یار کے لب ہین مطلوب ... ورنہ ہے اوسکو اسی تیغ سے سر کا اندیشا

غزل یقین

خوش نہین آتا ہی مجنون مین مجھ ... ان غزالون سے ہمارے جی نہین لگتا ہنوز

اتنا کب کرتا ہی شیشہ کا مین پتھر کی طرح دل ... ماننا ہی کون کیسے نقش کو خارا ہنوز

خط کیے آئی پر بھی اسی حسن کی باقی ہے ... پھر رہا ہی دیکھ ستو نونکی بے ملتا ہنوز

باوجود اسکے کہ ہر نشتر کی مارتی ... اب خنجر کو تیرے ستاتا ہی جگر سے ہنوز

یقین کا عشق مین ہر سوزیان اضطراب ... اسپہ کم ہوئی نہین آنکی وہ استغنا ہنوز

ردیف سین غزل معروف

لیچلو مجکو اسی آئینہ رخسار کے پاس ... خاک ہے زندگی جو یار نہین یار کے پاس

نرگسی چشم کا ست رکھ دل ہی خیال ... یعنی بیمار کے رکھتے نہین بیمار کی پاس

فبح کرتا ہے تو کر بیدرد اتنا سمجھو ... رکھیو قاتل تو مجھے اپنی ہی دیوار کی پاس

جبین آتا ہے کہ اب بھیس بدل جوگی کا ... دھونی دے بیٹھے جا زلف دھوان دھار کی پاس

اب خیال اوسکا سر افراز کری ہے معروف ... ستہ قدم رنجہ کری جا کسی نادار کی پاس

غزل انشا

پھنس گئی عندلیب ہو بیکس ... وائے تنہائی اور کنج قفس

قیس لیلی سے مل گیا شاید ... نہین آتی ہے آج بانگ جرس

شب جو بیٹھا اون سے راہ مین لپٹا ... خوف جا کم رہا نہ بیم عسس

ہاتھا پائی ہوئی کچھ ایسی کہ بس ... اونکی اونگلی کی چڑھ گئی ہے نس

لگے کہنے کہ میرے دامن کو ... نہین اتنا کیا کسو نے مس

مفت جل جائے گا پرے ہی کسر ... ارے مین آگ ہون اور تو ہے خس

جب یہ سمجھی کہ چھوڑتا ہی نہین ... تب تو ٹھہری کہ دینگے بوسے دس

کسکے دن لیلے گیا ہون نہیں ہی ... ہمکو بیٹے کری جو زیادہ ہوس

ایک دو تین چار پانچ چھ سات ... آٹھ نو دس ہوئے بس انشا بس

دلان کشاده ونقابی جو دم ابابیع
نشاط عیش وجوانی چو گل بغنیمت دانم
که حافظا نبود بر رسول غیر بلاغ

ردیف فا غزل محمود

فرح آن لحظه که ساقی بدهد باده لباب
که من دل شده دارم طمع مجلس صاف

غزل

ترسے پرسے ہے جہڑنے کے سٹر رنہ تڑپ تو بلبل زار بس
چلے گا قفس چلے گا قفس چلے گا قفس چلے گا قفس
نہیں گو کہ یہ جوان سال ہے میرے ساتھ پر یہ خیال ہے
ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس ابھی تو ترس
کوئی کارواں جو نکل گیا سو سنجھ قفس یہ بول اوٹھا
وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس وہ بجا جرس
ترے غمزہ کا ہوں سپاہ سے بت جنگجو میری قتل پہ تو
نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس نہ کمر کو کس
یہ چلی کسو کی فسوں گری کہ وہ زلف سانپ سی جھک گئی
گئی دل کو ڈس گئی دل کو ڈس گئی دل کو ڈس گئی دل کو ڈس
تجھے دیکھنا جو ہے اے پری تب اسکے نظارہ کے
نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس نہ رہی ہوس
تو شہیدی ابر ہے کہ وہ شراب پیتے ہوں جس جگہ
وہیں جا برس وہیں جا برس وہیں جا برس وہیں جا برس

غزل مخمس

تجھے حیف ہجر ترا ای صنم کہوں آہ جا کسے یہ کس سے بس
نہ ملا درس نہ ملا درس نہ ملا درس نہ ملا درس
یوں پکارا دہا ترسے در پہ شب مجھے چور کہکے وہ بد لقب
ترا آج عس ترا آج عس ترا آج عس ترا آج عس
ترے ہجر میں مجھے اے صنم یہاں پوری روتی دو ماہ تم
ہوئی دو برس ہوئی دو برس ہوئی دو برس ہوئی دو برس
شب غم کی آئے اوٹھا ترک تجھ اے صنم یہ جگر میرا

ہست پیش نگہ ہمہ جا در کوہ
و بادہ گلگون ہمہ خود کہ کاف
نا ایمن المومن چو خورشید رخ تو باشد
ہمہ ی حسن اگر ماہ و ز ہر باشد
فال از مصحف روی تو زدم
ہست ہر وجہ حسن تو ز ہر آنکہ
فرق در صورت و سیرت تو نباشد
گرچہ محمود ہست ز سوز ہر خود دارد

ردیف القاف غزل حافظ

بسم اللہ ...

ساقیا سایہ ابر است و بہار و لب جوی
من نگویم چہ کن ار اہل دلی خود تو بگوی
عرب عاشق و بیمار ...
ہست بخت جوان ...
سر جام جم آن گہ نظر توانی کرد
سرو در باغ ...
الا یا ایہا الساقی ...

نہ پیا چرس نہ پیا چرس نہ پیا چرس میں نے چھپا
مرے پر میں محکم کہا وہیں جان کر جو اپٹ گیا
ہر خار و خس ہر خار و خس ہر خار و خس ہر خار و خس

غزل شہیا

ہوچکا مجھ سا دنیا میں کوئی بدنام سو سو کوس
ہماری شکل سے بیزار ہیں اپنا کرا ہی ہم
مبارک ہو تمہیں اے ہم صفیر و سیر گلشن
نکالا آسمان نے جنگہری کو جیسی جان لے
مریض عشق کی اپنے خبر لے جلد اے ظالم
نہ اکدن خضر بھی آکے میری نبھانی لگے
غضب ہے حال سے اپنی نہیں واقف ابتک وہ

کہ مطلع پہ لگتا ہے سنکے میرا نام سو سو کوس
بلاتے تھے ہمیں جو بھیجکر پیغام سو سو کوس
ہماری راہ میں پہلی ہوئی ہیں دام سو سو کوس
ہوا تنہا ناتوان غم کو ہر گام سو سو کوس
ہوئی ہے دور اس سے طاقت و آرام سو سو کوس
بھٹکتا ہی رہا میں صبح سے تا شام سو سو کوس
شہید اب جس کی خاطر سے ہوئی بدنام سو سو کوس

غزل رضا

تمنے کچھ قدر نہ کی آہ نجانی افسوس
داستان درد کی اپنی میں کہوں کس آگے
دل اگر سینے میں ہوتا تو یہ دکھ کیوں ہوتا
چشم تر ضعف بدن خشکی لب زردی رنگ
رحم آتا ہے رضا دیکھ ترا حال مجھے

قدر دانی سے کوئی بات نہ مانی افسوس
کوئی سنتا ہی نہیں میری کہانی افسوس
ہے بغل میں ہی میرے دشمن جانی افسوس
یہ ملی درد محبت کی نشانی افسوس
سخت برباد گئی تیری جوانی افسوس

ردیف شین غزل سراج

پیا شراب محبت دل کی ہم ہوا جو بستر
... کی غور نے حجالت سے
... علاج بجز مرہم نوازش لطف
... دے صور قیامت کے سو ہیں آ
... دو ابرو ہمسر گو دیکھ ...

عجب نہیں جو قیامت ... ہوں بد
ہوا ہے چاند نقاب سحاب ... روپوش
جفا کی تجھ سے کرتا ہے دل خان و خروش
جو کوئی ...
... دو ہلال ... دوش

... جل کبھی ... دل ... گرمی ... ملے ... دیتی ... ملے ...

ردیف لام غزل ...

... غزل

ما ہیں ما ... پیا ہجر بر قبا بل
جلی کتان ہم ... و الہانی
سر دو پا ہم ... ضعف ... بل
... روی ... قدرت ... دلائل
پروہ چہار ... میان عاشق
... در آغوش یار ... ۱۲۹ ... بل

خبر تو نہ قول ہوں تنہا نذر کی سر مہر لیتی
عجب ہین ہین اگر مثل ترے ہون جاموش

کمند بغل سے آزاد ہے شال سراج
جو اوسکی زلف کی زنار کا ہی حلقہ بگوش

غزل یقین

رات دن جو ہانکو ہی دیکھا مضمون کا تلاش
روز و شب لیلی کو تھا دو جشمِ مجنون کا تلاش

رشک رنگین سے گلے بیزی کو مشہد کر دیا
مرتے ہین دیکھکر اس تیغ سر خون کا تلاش

سینہ فگار تہ خوں ہیں چشمے ہین لوگ خدا کر پاد
اسطرح ہے تنا ہی مجکو جان محزون کا تلاش

بیتابی مجکو بیہ ہی ہستے سا ان ہی کی جستجو
جسطرح ہے تا ہی افیو نیکو افیون کا تلاش

شاعری لفظ و معنی سے بری ہیکن یقین
کون سمجھے یاں تو ہی الہام مضمون کا تلاش

غزل شاہ ظفر طاب ثراہ

ساقی نہ رکھا بزم ہین تو جام کی گردش
یاد آتی ہے چشم بت خودکام کی گردش

اک شب نہ مرے پاس وہ آیا ستایاں
گردوں نے نہ کی ایک مرے کام کی گردش

پہرتی ہے مری خاک بگولی ہین ہمیشہ
اتنا تو مرے ساتھ ہی ایام کی گردش

آنکھوں کے تصور ہین سمجھ صاف ہی لکھا
خامہ نے مرے جب قلم ارقام کی گردش

مے پہرتے ہی ساقی کے ظفر ٹوٹ گیا جام
قسمت سے ہین تہی رند می آشام کی گردش

ردیف ضاد غزل رنگ

درجہ حق دیا ہے کسکو خاص
تجھسے رکھتا ہی دل مرا اخلاص

مجھیر کی بو مرے دماغ نہین
الفت دل عجب ہے خالِ خاص

حال تقلید طالب دنیا
جسطرح سے بنا ہوا رقاص

آپ اتنا فحش ہو وے پناہ
مصحف رو ہے سورۂ اخلاص

بحر معنی ہین غرق ہوگا رنگ
ہاتھ آیا سخن کا سخن کا غواص

غزل الشا

کیوں نہ دل دن کو دنیا ہین کہاں کا ستم
بار دیکھا بھی ہی دنیا ہین کہیں ایسا شخص

موج دریای نہ آکت ہین نہ روتی کیونکر
جبکہ ہی غصہ ہین سو ہین ہیں الشا شخص

ردیف میم غزل سعدی کی

۴۸

جسکی صورت کیطرف دیکھے سے جاتا رہے دل
ایسا ہی بزم میں ہو جس نے نشین ایسا شخص

کیا ممکن ہے بہلا جان بچا دیکہیں تو
دیکھو جس سے کہ ہو جز کہیں ایسا شخص

کیوں خرابات نہو خانۂ اسلام بہلا
ہو جو بتخانہ میں کر غارت دین ایسا شخص

سب مکانات سے پہر کیوں نہ شہر رہے ہو تلک
دیکھ جب دل میں ہو البتہ مکین ایسا شخص

ساکن کرتے صنم خانہ جو کب رکہی ہے
ہو صنم گلشن فردوس بہ بریں ایسا شخص

یارب انشا کو سدا عیش طرب میں رکہنا
حیف ہے حور کی ہو حزین ایسا شخص

غزل سراج

جب عشق جانگداز نہیں کیمیای خاص
جسکے اثر سی رنگ ہوا ہی طلای خاص

تجہ عشق کا مریض ہے بیتاب دل مرا
دی ای طبیب وصل سی اسکو دوای خاص

مجکو نہ بوجہہ دلمیں اور عاشقوں کی مثال
سب مبتلای عام ہیں میں مبتلای خاص

جو غم نہیں رفیق مرا ہجر میں
در د فراق مجکو ہوا آشنای خاص

نہی تشنۂ وصال کو کوثر کی آرزو
دیدار کا ہی شربت اسے مدعای خاص

مجہ پر نگاہ کرم ہے اور لطف عام ہی
ہے دل پسند مجکو صنم کی ادای خاص

ای شوخ تیری حسن کا پروانہ ہی سراج
تیرے سوا نہیں ہے اسے دلربای خاص

غزل سودا

آسودہ زیر چرخ نہیں آشنای حرص
دوڑے زمانہ بہر میں پہرا وہ گدای حرص

گرسنہ کو روک ہو کہ قناعت بپا ہان
تہی ہوا کہہ درخ کی آفت قفای حرص

انسان نہو ذلیل زمانہ کے ہاتھ سے
ذلت کسی کو کوئی نہ بہو سوای حرص

اپنی سوا کسی کو نپایا حریص حیف
کی قطع رونگا رنے مجہپر قبای حرص

اوقات ہر طرح سے بخوبی بسر ہو سودا
پیر و مہان نہو وہی لشکر طلبگار ہی حرص

ردیف ضاد غزل انشا

لے ہی چکا نہ دل کو تو لے ہو وفا غرض
آ وے جو میری پاس تجہی اب سوا کیا غرض

آ کی گلی میں دیکہ کے کہنے لگا مجھے
کیا میرے پاس آنے سے تجکو بہلا غرض

۱۴۹

ولہ ایضاً

کیون فایدہ ہو کس لیے کا سیکی واسطو — سو جبب سبب حصول ہی کچھہ بد عا غرض
مطلق نہ آشنائی دنیا پہ کر گھمنڈ — ظاہر پرست ہوتی ہین سب آشنا غرض
انشا خیال محض ہے اسپر نہ بھولیو — ہر گز کسیکی ساتھہ نہ ڈالے خدا غرض

غزل سراج

عاشق ہوں گلبدن کا مجھی گل سی کیا غرض — کاکل میں یا کی مبتلا ہوں سنبل سی کیا غرض
خونی دلوں کی قتل کو ہے نگاہ بس — اس تیغ کو فسان کی تل سی کیا غرض
بس ہے غبار راہ لباس برہنگی — سلطان بیخودی کو تجمل سے کیا غرض
جام مئی الست سے بیخود ہوں اے سراج — دور شراب شیشہ مل سے کیا غرض

غزل سودا

چھوڑا ہے کفر و دین ہم عشق یار سے غرض — تسبیح سے ہے کام نہ زنار سے غرض
سینے میں دل جو ہے سو تری یاد کے لیے — جز دیدہ کیا ہے دیدہ خونبار سے غرض
طوبی کا سایہ تجکو مبارک ہو زاہدا — ہم دل کو اپنے سایۂ دیوار سے غرض
تم کان دھر سنو نہ سنو اس کی فریاد کو — سودا کو کچھ اپنی ہی گفتار سے غرض
مجکو سوائی سود لیہان فکر کچھ نہیں — دیوانہ جنون کو ہے کہسار سے غرض

غزل یقین

کب ہے زنجیر مجھے مجھ سے غرض دیوانگی غرض — نہیں پہونچی کان تک اس زلف کی
گر رہی اہل بزم سے مستکر دین تا ہو وداع — شمع کیسی نہیں ہے اپنی ہی پروا نیکی غرض
شیشہ مجھ و دستا نیا اور مری آنکھوں سے جام — کی اگر ساقی ہزارون سال میخانہ کی
دل کو ویران مت کر یہ جنون کا ہے — ای پری زاد و کبھو تو دیوانیکی غرض
بس چلی ہی یقین اور باغبان رنگ یار — کوئی نہیں کرتا ہماری باغ میں جانیکی

ردیف طا غزل مولوی عبید اللہ

چو کرے تری زلف سیہ پہ نظر ہو وہ ایکہی دم میں تو ہو دو غلط
جسے مار سیہ کا ہو زہر اثر کرے کیون نہ وہ ہوش سا قدم غلط

خاک را زندہ کند تربیت باد بہار — سنگ باشد کہ دلش زندہ نگردد بہ نسیم
بوی بر است گرہ از دل ما بکشاید — عاشقی کہ بیند صلاح قدم
در روایت کہ نگرد دیدار ای حکیم — او بہ گوید از اندیشہ و باک
هر کہ این توبہ نباشد کہ کی سیم — ای رفیقان سفری دست بدارید از من

۵۰

[illegible]

نہیں تجکو غرض کچھ تیر و کمان ہو نہیں صفت میں ہے تو نیزار و نکی جان
ترا تیر نگہ ہے اور ابرو کمان چھوکرے صف ترک عجب یہ تم بغلط
نہیں ان سینہ ہے تیر اگناہ ذرا مارے گولی دم جو لگا چرا
کہاں اسکا قصاص و دیت ہے بھلا جو ہو آپ ہی آپ عدم بغلط
دیکھ بلبل و گل کا نباہ صنم کیسے کرتے ہیں مل کے ہیجا وہ ہم
نہیں کوئی ہے دشمن سے چشم نیم جو ہو قول و قرار قسم بغلط
ذرا چشم کرم سے دیکھ ادہر ترے ہجر میں تڑپوں ہیں انہوں کا جگر
جیسے بسمل مرغ ادہر سے اودہر نگرا اس پہ تو اتنا ستم بغلط

غزل سراج

تجھ خط کے آگے نافہ مشک ختن غلط | ہے تجھ لبوں کو دیکھ عقیق یمن غلط
بلبل نے دیکھ باغ میں رخسار گلبدن | ہو جا گیا ہے صفحہ برگ سمن غلط
جیسے بچن میں وعدہ خلافی کا بول کہا | ہرگز نہ بھول بول ای شیرین سخن غلط
ڈرتا ہوں تجھ بھوون کی اشارت سے دمبدم | ہوتا نہیں ہے سیف زبان کا سخن غلط
روشن ہے ای سراج کہ فانی ہے سب جہان | مجلس غلط ہے بزم غلط انجمن غلط

غزل سودا

اب ضرر کرنے لگا دل کو بتوں کا اختلاط | سچ تو ہے ان بیوفاؤں سے کہاں کا اختلاط
اب کوئی دم کو مچادی گی خزان گر یہ بہار بلبلان | عندلیبو چھوڑ دو تم گلستان کا اختلاط
ناقصوں کی دوستی ہے دین و ایمان کو اجاڑ | پوچھ تو جا کر گلستان سے خزان کا اختلاط
خاک سے جسنے بنایا حضرت انسان کو | فیض گر چاہے تو کر اوس باغبان کا اختلاط
سودا سے مت دل لگا و مشفقو سمجھا کے | کاش جان ہے عنبر و ریحان کا اختلاط

ردیف ظاء غزل یقین

تھا بتوں کی بزم میں جانے کا حظ | ہمکو خدمت کا اونہوں کی کام فرمانے کا حظ
وصل میں بھی دردمندوں کو نہیں حسب نصیب | دیکھ بیچے شمع کو جلنے میں پروانے کا حظ

نہیں ... ہے ... نقش ... ابرو ... چشم
نہیں ... غزل ...
ردیف ...
... عالم ... ہے ...
... نظام ...

۵۱

ساقیا سحر آفرین یا نرگس جادو ...
... دلم ...
... یا قیامت ...
... باغ جان ...
... خواب پریشان ...
... یارست این ...

ردیف واو غزل حافظ

اس طرف گل لوٹتا ہے اوس طرف بلبل کا [illegible]	کیا بہار گلچین ہے [illegible] باغ مین جانیکا حظ
جی نکلتا ہے مرا اسپر کہ کب آویگا ہاتھ	یار کی پاؤن پہ سر کو رکھ کے مر جانیکا حظ
پوچھتا ہے خوب کیفیت نظارے کی یقین	اس نگاہ مست سے لیتا ہے جی جانیکا حظ

غزل حاجی

سرخ جوڑا آج کے نکلا ہے گھر سے دلبر لطیف	آن کہتا ہے یہ کس کس نے جگر سے راہ لطف
دیکھنے ہوتا ہے کیا بہتر ہے یاقوتی ہوجا[illegible]	[illegible] لون بگڑا ہے جیسے کیسر در لطف
تیری یہ پٹری سی مژدہ اور [illegible] دیکھ کر	اچھے اچھے لب اوٹھتی ہین بہادر لطف
اسکے کوچے کی لوگ راہی دل سکونت [illegible]	ساکن کو ہم صنم کہتے ہین اکثر لطف
حاجی اس ناآشنا سے [illegible]	آج کہتے ہین یار سن کے ہم سے لطف

ردیف عین غزل یقین

دن جنون کے آن پہونچے ہین بہار الوداع	فصل گل نزدیک آئی ہے گریبان الوداع
[illegible] رخصت کہ ایکسال باندہ [illegible]	باغبان کا حکم یون ہے ای گلستان الوداع
[illegible]	تو یہ بھی ہو گئی ای [illegible] بستان الوداع
[illegible]	اب خدا حافظ تمہارا ای [illegible] الوداع
ناتوانی سے [illegible]	اب یقین بوٹہ [illegible] الوداع

غزل سراج

تجہ مکھ کی تاب دیکھ ہوئی ہے [illegible] شمع	جلتی ہے سر [illegible] عشق مین [illegible] شمع
از بسکہ تجہ خیال مین ہے [illegible]	فانوس مین یہ انکھون کی ہوئی گل [illegible] شمع
[illegible] بزم عاشقان مین [illegible]	ہر شب تیرے فراق مین [illegible] شمع
اوس خط سی رخ پہ [illegible] دیکھ کر	لکھتی ہے آج دود سے خط غبار شمع
پھر سی اسکے کیا ہے عجب گرد [illegible]	دیکھی ہے اوسکی حسن کے [illegible] شمع
تیرا جمال دیکھ کے خوبان ہوے خجل	ہے نور آفتاب سی [illegible] شمع
دیکھا ہے جیسے اس گل رخسار کو سراج	انکھون مین [illegible] کی مانند شمع

مطرب خوش نوا بگو تازہ بتازہ نو بنو
بادہ دلکشا بجو تازہ بتازہ نو بنو
با صنمی چو لعبتی خوش بنشین بخلوتی
بوسہ ستان بکام ازو تازہ بتازہ نو بنو
بر ز حیات کی خوری گر نہ مدام می خوری
بادہ بخور بیاد او تازہ بتازہ نو بنو
ساقی سیم ساق من گر همہ [illegible]
[illegible] تازہ بتازہ نو بنو

ردیف [illegible]

ردیف غین غزل سرتی

اور نیڑی ہی گلی سے سفر دروغ دروغ — کہاں دماغ ہمین اسقدر دروغ دروغ

تمہیں محبت ہمین خلاف خلاف — تم اور پوچھو ہماری خبر دروغ دروغ

ہمیں دیکھو تو صبح صادق ہے — شب فراق کو کب ہے سحر دروغ دروغ

غلط کہ رہین تمسے ہم کنارِ غافل — ہم اور الفت خوب دگر دروغ دروغ

کہنے سے مت بدگمان ہو ہے تو — وہ اور اسکو کسی پر نظر دروغ دروغ

غزل سراج

ہون اس جہان مین عجب بار بیدریغ — ہے جسکا نام جگ مین ستمگار بیدریغ

گر ملے جو کسی درد مند کو — جیتا ہے جسے ملا ہے وہ دلدار بیدریغ

ہے تیڑھی سے سجن پھر کی نگاہ — تیغ جفا کا مجہہ پہ کردار بیدریغ

آشنائی میری سے بیگانہ ہو گیا — دل لیکے کیون کیا ہے پھر انکار بیدریغ

کا میری لوند تڑپی الم ہے ای صنم — منصور ہو ملک کی چڑہی دار بیدریغ

راہ پیار سے حال سراج کو پوچھ — مجہہ خوش نہین تغافل ہر بار بیدریغ

ردیف فا غزل سوز

کی آخر ہوئی آیا نہ وہ دلدار حیف — مر لئے مرتے مری بہی نہ دکہلایا دیدار حیف

ہی بندہ تنہا اگر ملنے کو کیا تا قابل — پھر تیری دل مین نہ آیا حیف میری یار حیف

دنیا سی ہم ارمان تیری وصل کا — گور مین نکلی گی یہ آواز ای یار حیف

صورت کو ہی لازم میری یار کی — یہ بہ صورت پیاری اور یہ اطوار حیف

پر صفایات کرنا اب کہان — سوز کو منہ سی ہی نشی لبہن لا کہو بار

غزل سراج

حلقہ زنجیر ہے زلف — بلا ہے جان پر تحفہ ہے زلف

خلاصی کب ہے ممکن — دل عاشق کی دامن گیر ہے زلف

حل مشکلات سورہ نور — کتاب حسن کی تفسیر ہے زلف

دیا ہے صفحۂ رخسار کو زیب — عجب یہ خوشنما تحریر ہے زلف
نصیب چشم ہے خواب پریشان — صحیح اب خواب کی تعبیر ہے زلف

مکتب عشق میں حاصل نہیں ہوتا الف حرف — گر کرے عمر تمام اپنی اسی میں بیاض
عشق کا علم ہے ایسا کہ نہیں اسکو کنار — جو کہ تحصیل کرے گا وہی پاویگا شرف
مضطرب ابرو پہ کرے اسکی نگہہ کیا ممکن — کس کا مقدور ہے اور کسکا ہے یہاں ظرف
والضحی روی صنم زلف ہے واللیل سجا — کیا راست کہے یہ دو آیتیں ہیں نون و قلم

احمد اب عشق کی آتش سے سراپا ہے گداز
آب خورشید سے جیسا کہ پگھلتا ہے برف

ردیف قاف غزل ثالث

کھولے جب چاند سے اس مکھڑے کا گھونگھٹ عاشق — کیوں نہ پھر لیوے بلائیں تری جھٹ پٹ عاشق
نہیں معلوم ابھی تھی یہ کیا شہرہ ہونیکا — کہ تمہیں دیکھتے ہی ہوگئے جھٹ پٹ عاشق
بھاگتے پھرتے ہیں کچھ اور اوٹھاتی ہیں صبا — کھا کی چھریاں تیری تا ہو لیتی ہنسا عاشق
سکھلتی تم کو غیروں سی ہم اور اپنی — گھونٹ لہو کے پیے کیوں نہ غصہ عاشق
گھری باہر نکلی آخون سے اپنے سر کے — سرخ کرتا ہے وگرنہ تیرے جو لپٹ عاشق
تھپکے کیا سوجھے ہے آنکھیں ارے بس تو نہ کہو — مارتا ہے تیرے پاؤں کی آہٹ عاشق
آئیں سب سیر کو جب باغ ارم کی پریاں — سو ہوں دیکھ کے تیرا نہ پھر کہے عاشق
دی نسیم سحری اوس سے کہو کہ تیرا — رات سے اسکو بدلتا ہیں کروٹ عاشق
اک غزل اور سنے قافیوں میں گر اشتیاق — جسکے سننے سے ہو معشوق بھی جھٹ پٹ عاشق

غزل سراج

ہے لیلی مجنون جب سے پر تو اسرار عشق — تب سے میرا دل ہوا ہے مطلع انوار عشق
پا گیا ہے چہرۂ مقصود کی لیلی کرد ہ — جو ہوا ہے مثل مجنون بلبل گلزار عشق
اوسکو آفات حرارت سے نہیں ہیں کچھ — جسکو تعویذ گلوی دل ہوا طومار عشق
منزل دل کو نہ پایا دوست کے رہتی — ایک غم کی گرد یار وا اب نہیں بہار عشق

ردیف یا غزل [illegible]

[illegible]

ہو خیال چشم خوبان روغن بادام سر — لیتنر بتیابی دل پر جو ہو بیمار عشق
اسکو ہمت بیکہ خواہی نالہ و فریاد کی — جس ہر حسن کو گلے کا ہار ہے زنار عشق
جگمگ ہے محفل کو نین سے مثل سراج — چھوٹا ہی بیخودی کے جام سے سرشار عشق

ردیف کاف غزل انشا

ایک دن رات کی صحبت میں نہیں ہے ہوشیار — ہمکو کیا فائدہ گر آپ بہت ہین نزدیک
اتنو تک ہو کے کھڑی بات ہماری سن لو — رات ہی کو جو بازار پڑی جاتی ہے تاریک
یان جو ہاتھ سے کل غیر کے کہا یا تو نی — اینر لو پھر عوض گھونٹ ہی سے سہرا یک
دور ہو وادی وحشت سے نکل اے مجنون — کس لئے سیکھے سے لی تجھکو بیابان کی تہلیک
وادی عشق میں انشا تو سنبھل کر جانا — ہان خبردار کہ یہ راہ بہت ہے باریک

غزل سودا

ہو کر لیتے ہین مجھے قتل ہم چارون ایک — غمزہ ناز و ادا عشوہ صنم چارون ایک
ستم و ظلم و تعدی و جفا عالم سے — ہو کی آپس مین گئے سوی علم ہون ایک
حکم رکھتے ہین بمیدان سخن تیری پاس — نیزہ و تیر قضا سیف و قلم چارون ایک
انوری سعدی و خاقانی و بدایع تیرا — رتبہ شعر و سخن مین ہین ہم چارون ایک
جسکے تو پاس نہو وے تو او سے عالم مین — مجلس شادی و تنہائی و غم چارون ایک
شاہ مردان تری خلقت جو ہوئی منظور — ہو نے عنصر کبھو ملکے بہم چارون ایک
کاغذ و نامہ و تحریر و کتابت سودا — ہو کر کیتے ہین بتنگ اہل کرم چارون ایک

غزل سوز

ہو نی کو ہے تاب کجا دل سے آئی اشک — نکلے ہے خون چشم سے اتنو بہاتے اشک
خون جگر کچھ آنکھو ن سی جو تھا سو بہگیا — آتا ہو لخت دل ہی مرا لب تلک فقط اشک
روشنی یار تھم کو لی آتا ہے شمع سا — اے سہرے یارون ایک تین گہلا دی اشک
نظر و نی جو کسی کے ہر سے بول کیا سکے — کس نے سنی ہر آنکھ سے کرتا صدا اشک
آنکھون ابیہ سے نہیں ہو تا مری جدا — اے سوز کیا کرین ہین جان وفا اشک

جس باغ جو شو ... ہم خانہ ولیکن
کس کا بن سمر کی ... در ہو جہین کرو
گرمی عذاب ثانی ... بدرد دل ... خدائی
... تاب سلام ... قوم ... سی
... و ... رعو نت
سرسر بای نہاد ... سر ... سی
گرسست لگو ... نظر کی ... میران
... در دو سن ... اول ... بحث

غزل حکم

مطر ہی جبکہ معطر سنگہی کا گل یک بیک / دکہا جب سونگہتی ہی مست سنبل یکبیک

ہوا کرے سبز قبادہ گل چمن مین جا کی جب / لیون نہ اوڑہ چادر خز زرد و نکہت گل یکبیک

غنچہ و گل رقص کو آئی جب اس گل کی حضور / لگ گئی گانی ترانہ ہلکے بلبل یک بیک

شیشہ و ساغر و ساقی پیتے مین جا دست کی / شوق مین آکہ سبہی کر بیلگی غل یکبیک

غیر تنہائی نہ دیکہا اور کچہ بستر پہ آہ / خواب سکہ جسم حکم شب کہی کہل یکبیک

غزل سوز

مجکو تہمت مت لگا پہر اے نواہی فلک / تہہ بہی بہونچا نہین ابتک مرا دامن تلک

ان مگر تقصیر یہ کہہ بے کا کسے شب باغ مین / رخنہ دیوار سے دیکہی تہی قاتل کی جہلک

اس گنہ پر جو تری دلمین ہو کرتو سلوک / لیگیا تہا اوس شرابی کی کمر مین ہاتہ تک

ورنہ اک بات یاد آئی کہ جہوٹا ہے نہین / جون گیا مین پاس چلکی اوٹہہ گیا دہشت تلک

دیکہکر مجکو نہایت طیش سے بولا کہ او / اپنی تئین سے پرکہہ پاؤن آگی چل سرک

لگیا اپنا سا منہ لیکر قدم پیچہی پڑا / پہر قدم پر بارے جہجک مین رہتا تہا بہکا

اس گنہ پر جو ترے دلمین ہو آئے چنچ کہن / اپنے اس سوز کو گو ہاتہہ مین کرتا

غزل اسد

آہ کو چاہیی اک عمر اثر ہونے تک / کون جیتا ہے تری زلف کے سر ہونے تک

دام ہر موج مین ہے حلقہ صد کام نہنگ / دیکہین کیا گذری ہے قطرے پہ گہر ہونے تک

عاشقی صبر طلب اور تمنا بیتاب / دل کا کیا رنگ کرون خون جگر ہونے تک

ہمنے مانا کہ تغافل نکرو گے لیکن / خاک ہو جائین گے ہم تمکو خبر ہونے تک

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج / شمع ہر رنگ مین جلتی ہے سحر ہونے تک

ردیف کاف فارسی غزل سودا

کرتی ہے مرے دلمین تری جلوہ گری رنگ / اس شیشہ مین ہر آن دکہاتی ہے پری رنگ

کس رنگ مین دیکہا نہ تری رنگ کا جلوہ / سب رنگ مین ہے تو یہ ترا سب سے بری رنگ

غزل وصال علیم الرحم

ای شیشہ گران دل کو بھی ٹوٹا جو بنا دے — پیدا کرے پھر اور ہی کچھ شیشہ گری رنگ

ہے خاک جو سبز آج خدا جانے چمن کا — دیکھیہ آتی ہے کیا جانیے لائے نسیم سحری رنگ

کس گل مین یہ جلوہ ہے کہ اب کنج قفس مین — دکھلاتی ہے میری مجھی بال و پری رنگ

کر جامہ عریانی تو خاکستری سودا — سو عزم سفر یان سے تو ہے یہ سفری رنگ

غزل جرأت

رکھتا ہی جو مزا یہ دل تنگ رنگ ڈھنگ — سو وہ تمام خلق کا ہی تنگ رنگ ڈھنگ

بد خوئی تجھسے کرتا ہی ہر دم تری طرح — سیکھا یہ تجھسی دل نے برا جنگ ناک ڈھنگ

کیا ڈھنگ زہد خشک مین ہے تیرا شیخ — رکھتا ہی اور بادہ گلرنگ ناک ڈھنگ

دل صاف تھا تو خوف صفا دیکھیے ہمین — اب کیا دکھا ہے لکا مری رنگ رنگ ڈھنگ

جلسے کیا ہی تو نے چمن کیطرف گزار — گل دیکھکر ہوا ہے بہت دنگ رنگ ڈھنگ

جو رنگ و مضمون شعر مین جرأت کی ہین سو — پاوے نہ کوئی سیکھکر دن فرہنگ رنگ ڈھنگ

غزل سودا

پھونکدی ہے عشق کی تپ نے ہماری تن مین آگ — دیکھے ہے جون شعلہ فانوس پیراہن مین آگ

رنگ گل کچھ اسطرح دیکی ہوا ای ابر بہار — آشیان میر ابھر کے گئی ہی اب گلشن مین آگ

لالہ خودرو نہین ہے خون نے فرہاد کی — جوش مین آ کر لگا دی کوہ کے دامن مین آگ

چمن ہے در موسم کی ولیکن تجھہ بغیر — گلال اٹھتا ہی چمن بھڑکی ہی اب [illegible] آگ

رنگ یاقوت تو نہ کا دیکھی ہی جو انگارے کی طرح — حسرت لب سے ترے اس لگی معدن مین آگ

گو بہار آئی کسے سودا بہلا لگتا ہی باغ — یون چمن مین گل نظر پڑتی ہی جیسے گلخن مین آگ

غزل انشا

بسکہ تھا تیری شب ہجر مین بے نور پلنگ — ہین نئے لین کروٹین ناتک کہ ہوا پھوڑ پلنگ

سیج پھولونکی تری ایسی بچھی ہو کہ بس — صدقے ہوتی ہے ترا دیکھ کے اکھیڑ پلنگ

چاندنی مین تو نہ سو کوٹھے پہ ڈرے کہ ترا — لیکے ہو جاوے پری کوئی نہ کافور پلنگ

پاند کے ترے تکیہ ری کو جہانگو ہے وہ ماہ — دیکھتا ہو او سے شاید ترا منظور پلنگ

[illegible]

غزل نویدی

خال و خط جانان فزا تو داری
در و ہم [illegible] تو داری
از جلوہ مہوشان عالم
اے جلوہ مہوشان تو داری
گہ ناز کنی و گہ کرشمہ
مقصد دل جان ما تو داری
خون شود جفای یار ای دل
چون طاقت آن جفا تو داری

آج پہ ہونگا اوتار اہی یہان ای انشا
ہاہنا ہی یہ مجھے سیر پہ سفر ربلیک

غزل شیدا

جی نکلجاوے بگاسن او گلبدن
جو ہوا ہمسے تو اک آن الگ
عاشقی زار کا تن
اندنون ہر کچھ اور
مثل گل غم سے ترے غنچہ دہن
چاک دامن سے ہے گریبان الگ
ہی کشتی کا جو مزا
ہے یہی نام خدا
یار ہو ساقی ہو اور سیر چمن
ہیوین خلوت ہین مری جان الگ
خو بروہونکی ولا
بیٹھی باتو نپہ نہجا
دل کو لے لیتے ہین کرسیکڑون فن
ان سی رہنا تو کہا مان الگ
رلیسنا عاشق کی سپتا
ہوے کسطرح ہیلا
ہے یہی والی ہو مستی کے یہہ بین
خون کرتا ہے ادہر پان الگ
دیجیے کسکو یہ دل
ماجرا ہی مشکل
مشتر ابتگے ترے بالونکی پہن
بکھری ہے زلف پریشان الگ

ردیف لام غزل سودا

گل چمن کا سیر ہین ایا یہ چہرہ نکلے ل
کیا ثنا ہے صانع قدرت کے رنگین گل گل
پیہ دہ یا کرہ ہیں ہے ہو ند پل باندہ کر
سوج چشم عاشقان تو کیے ہین گلچین ٹلے پل
کنل کا کیسے کیا ہی آج ان انکہون نے عرش
کہنچکر پہنچی ہے ہمسے ہین ابر و استقبال
مہ ہیہ تکہہ خستہ جسکو ہوا ہی شغل عشق
ہیچ ہے ہیشرق سی ابر کہ عاشق احولل
سیاہ گہری کس سے ہو سودا کی تم بن با علی
کہولو منگل کشا عقدہ مری مل با گل

غزل شہید

اے گل اندام چمن ہین تو نہیں پر سر گل
دہیر ہوتی ہین ابہی لونکے گل ہر سر گل
غنچہ وشبنم کو محبت ہے کہ سر پات نثار
اپنے سر او دہر سے آرستے ہی ذیل ہر سر گل
کان تو بہت کہی نسیم وغنچان سی ہیل
ایسا بہبودہ تو کیون کہی ہی غل ہر سر گل

مدد شکر جان عزیز جو دادی
مسترادہا
مستزاد اردو ی
ہر لحظہ پچھل ان بت عیار بر آمد
دل برد و نہان شد
ہر دم بلباس دگر ان یار بر آمد
گہ پیر و جوان شد

غزل الحسن
ی شد بکر و عیان بوعلوف
در کنعان ...
... جلیل ... بر آمد
... شد ... عالم بر آمد
ان جلوہ ...
... شد

عرق اس چہرہ گلرنگ پہ یون لہرایا | جیسے شبنم رہی بیتابی سے ڈہل بر سر گل
ہو وہ ہم آہ گلشن کی تمنا مین شہید | عندلیبون کو پڑھا چاہیے قل بر سر گل

غزل انشا

جس زمین پہ ہون ترے کشتۂ دیدار کی گل | کیون نہ پھر وان آ اُگین کس بہار کی پہول
کشتۂ تیغ جفا کا ہو جو غنچہ منظور | تو بہلا فائدہ کیا توڑنے گلزار کے پہول
خاک آغشتہ بخون چاک ہوا دار کچہہ اور | پہول درکار جو ہون تو سر دار کی پہول
شجر طور اگر دیکہے دم [illegible] کلیم | تو نچہاور کرے سب لمعۂ انوار کے پہول
کیون نہ انشا کرے تعویذ پہر ایسی خط کو | جسمین ملفوف ہون اوس طرۂ دستار کی پہول

غزل رضا

مرے دل سے نہین ملتا تیرا دل یہ | بہت ہے سخت تیرا بے وفا دل یہ
پہنسایا مجکو کیون تو نے بلا مین یہ | مری تقصیر کیا تہی کہہ بہلا دل یہ
غرض ہوتا ہے جینا سخت دشوار | نہو یارب کسیکا مبتلا دل
نہین ہے اختیار اپنی مین یارو | مرے اب ہاتہ سے جاتا رہا دل
مین اپنی جان سے راضی ہون اب | تری چتون سے ہو چکا رضا دل

غزل تابان

کیون ملا تہا ظالم [illegible] جا کے دل افسوس دل | کہینچتا ہے کیا جفا دل ہائے دل افسوس دل
مین نے ظالم کیا ہو قتل میرا دیکہنے | تجہ ستمگر سے ملا کے ہائے دل افسوس دل
کس پری رو نے چہپایا دل مرا ملتا نہین | ڈہونڈہتا ہون کیا ہوا دل ہائے دل افسوس دل
جانتا تہا مین کہ وہ ظالم ہمیشہ بے رحم ہے | کیون ہوا تہا مبتلا دل ہائے دل افسوس دل
دیکہکر اوس ماہرو کو مجہسے ہو کر بیحیا | کسطرح سے ہم گیا دل ہائے دل افسوس دل
کس سے جا پوچہون کہان ڈہونڈہون نشان پاتا نہین | کیا ہوا تابان مرا دل ہائے دل افسوس دل

غزل ہمرنگ

گلستان پہ خزان گل ہے گل افسوس گل | ارتشان ہے کیا اپنی گل ہائے گل افسوس گل

خود در عرق ... شد
خود وان ... شد
شور در دل جہان شد
... نا دان ... شد
این جا ... ہی بود ... گرد ... دیدی

گاہ شادی گاہ غم گاہی گلستاں گاہ بند ۔۔۔ ہے یونہی طرز جہاں گل ہے گل تا گل افسوس گل
دل مرا داغوں سی نہ ہا پر آہ شعلہ بار ہے ۔۔۔ جل گیا سب خانماں گل ہے گل تا گل افسوس گل
اب تو اس کنج قفس میں چھوٹ سے صیاد کو ۔۔۔ ہو گئے ہم جاں بلب گل ہے گل تا گل افسوس گل
باغ میں ہم رنگ مہر آج سا عندلیب ۔۔۔ نہیں ہے کہ گلشن میں نغماں گل ہے گل تا گل افسوس گل

غزل کمترشاہ

لیگیا وہ دلربا دل آہ دل افسوس دل ۔۔۔ یہ گیا دل وہ گیا دل آہ دل افسوس دل
میں نہ کہتا تھا پریشاں در سودای زلف ۔۔۔ ہے گرفتار بلا دل آہ دل افسوس دل
لگ گئے کس کی نظر جو ہو گیا یوں مضمحل ۔۔۔ تھا بھلا چنگا مرا دل آہ دل افسوس دل
نقد کو دل کی سمجھ کے قلب وہ اس دلبر نے آج ۔۔۔ لے درم سستا لیا دل آہ دل افسوس دل
میں نہ کہتا تھا تو مت سن اے دل کمتر نہ بل ۔۔۔ پھر خدا کی جو رضا دل آہ دل افسوس دل

غزل علیم الله

پیتم کے دیکھنے کے تماشے کو جائیں چل ۔۔۔ اپنے پیا کی عشق سے ہم آپ ہی جہاں میں چل
دو لوں جہاں کی جسمیں تجلے ہے نا بدار ۔۔۔ وہ آفتاب سن لطف میں چھپائیں چل
جلسا کیا ہے یار نے محل جلی میں آج ۔۔۔ خلوت میں اب خفی کر پیا کو بلائیں چل
پروا نہیں پیا کو کسی کے وصال سے ۔۔۔ غرض ہے اسی کے اسکو جو تسمیں جانیں چل
دم کا سرود کر کے ارادی کا تار باندھ ۔۔۔ سر صدا کا صور بنا کر سنائیں چل
ناسوت سے گذر کے لفرح سے ای علیم ۔۔۔ لاہوت کی مکانیں سدا غل مچائیں چل

غزل ولی

دل لگا یار سی دل کا چھوڑنا مشکل ۔۔۔ عشق کا زخم لگا اوسکا سلانا مشکل
حسن نے دام بلا زلف میں دو کالی ناگ ۔۔۔ جسکے تئیں ناگ ڈسا اوسکا جلانا مشکل
آتش عشق نے ہستوں کا کیا خانہ خراب ۔۔۔ آگ دریا کو لگی اوسکا بجھانا مشکل
یاد کرتے کو لیا [illegible] منکا ۔۔۔ دل او پر بوجھ پڑی منکا پھرانا مشکل
طفل نادان [illegible] سے پہلے ۔۔۔ مکتب عشق میں تعلیم دلانا مشکل

نا عاقبت آن [illegible] برآید
دارای جہان شد
روح [illegible] گون [illegible]
کس در ہمہ عالم
کافر شود ان کس که [illegible] آید
مرد و جہان شد

مستزاد ابن حسام
آن [illegible] گردد حال گدا

٦٠

[illegible]

جو عمر یادین گذری سو غنیمت سمجھو — سو گیا فتنہ نہیں پھر اوسکا جگانا مشکل

راز مخفی دلی ظاہر نہ کسو سے کرنا — ہاتھ سے بات گئی اوسکا پھر آنا مشکل

ردیف میم غزل سودا

کیا مچائی اوسنے میری دلکی کاشانہ میں دہوم — شور ہے جب سے لیئے کعبہ میں بتخانہ نے دہوم

زلف کو کھولا تو کر اس دل کے شور کا علاج — سخت دیوانی نے کی زنجیر کھنچا میں دہوم

مٹ گیا وہ شور دلکا آہ تب آئی بہار — ورنہ کیا کہ ہم بھی کرتے شہر و ویرانہ میں دہوم

اسقدر میں لاغری سے خوش ہنا ہوں دہر — جوں ہلال عید سے میری نظر آتی ہیں دہوم

تجھ نگاہ گرم کی حسرت سے دلمارہی جوش — رانکو دیکھوں ہوں میں جب سے پروانہ میں دہوم

دلکو شوں کو جہیں تیرا ب چلے ہے فوج اشک — ہو سنگی یہ جہہ ڈران اطفال دیوانے میں دہوم

کب سے اے سودا شراب اس بزم میں ہے بے پار — لوٹتے ہیں کمظرف کی پہلی ہی پیمانہ میں دہوم

غزل سودا

خانہ پرور دچمن ہیں آخر اے صیاد ہم — اتنی فرصت دے کہ ہولیں گل سے ٹک آزاد ہم

غنچہ گل بے نمک فریاد بلبل بی اثر — اس چمن سے آہ جا کر کیا کرینگی یاد ہم

ذبح تو کرتا ہے ٹک فرصت تڑپنے کی دے — عید قربان ہے تجھے دی لیک بے کیا د ہم

قیس جیسے گیا اپنے قدم کے فیض سے — خانہ زنجیر رکھتی ہیں سدا آباد ہم

لے نکلتے اسیری سے تری اے سرو قد — طوق قمری کیطرح رکھتے ہیں مادرزاد ہم

اے جنون مصرع ترا سودا کی ہے زنجیر پا — بند سے تیری نہیں ہونگے اب آزاد ہم

غزل سودا

نہ غرض کفر سے رکھتے ہیں نہ اسلام کا م — مدعا ہمکو تو ہے ساقی سے او جام کا م

دل نالان کو مرے کسکی ہے آرام سے کا م — کوئی بیچین رہا ہے اسے کا م سے کا م

یوں نہ اٹھی چلے ہر ایک جگہہ ٹکرا کر — نہ پڑا اوسکو ہے زلف سیہ فام سے کا م

کر اکیلا کہیں ملجائے ہیں تو دل کا — سیجھے من مانتا اوس شوخ گل اندام سے کا م

ہوں اسیر اوسکا جسے بعد گرفتاری صیاد — نی گرفتار سے مطلب ہے نہ دام سے کا م

مستزاد کمال

ای کار ... سودای تو خون دل ... بی پیچ گنا ہے

جو ہین آغاز تیرے کام دیکہا سو ہوا | واے وہ دن کہ تجہے اوسکی ہوا انجام سے کام

غزل سراج

صنم ہوا تو ہوا تو ہی صنم کا حسن
اسی ہوا ئین گو اب تجہے بہشت ملے

ابہی تو سب لوٹتے ہماری جان سجہتے
وہ گلبدن کا عجب ہے مزاج زنگار رنگ

نہ کہہ سراج کسی خوبرو سے چشم وفا
گر اصل ہستی نابود ہے عدم کا عدم

اگر ہزار برس ہوگی وہی کرم کا کرم
پہر ایکدم مین وہی ہیچ علم کا علم

صبح کو لطف تو پہر شام کو ستم کا ستم
صنم ہزار ہوا تو وہی صنم کا صنم

غزل سراج

صبا بول اے صبا وہ دلارام کو سلام
قاصد کو بہیج مجکو سرفراز کر کرو

تم کیون ہوے اے ہ ختک اوسکی دلفریب
ہین عشق کے طفیل کیا سیر باغ دل

صبح کو دیکہہ سکے اوٹتی ہین فاختہ
ہو یاد اب ہلال تجہہ ابرو کے خم کو دیکہہ

لاوے بجا سراج تو کیا بلکہ آفتاب
میری طرف سے دلبر گلفام کو سلام

ساقی کو دیدہ بوسہ کرون جام کو سلام
کافر نہ ہو سمجہ کری اسلام کو سلام

اس خوش ہوا بہار کے ہنگام کو سلام
ایکدم مین بیجا اوس سرو گل اندام کو سلام

کرتا ہے چاند رات کی دن شام کو سلام
ہر صبح اس سخن سے کہے صد بام کو سلام

غزل وزیری

جوں سبزہ وہ برانی گئے بیدون کی تلی ہم
روتی ہین شب و روز اسی فلک سی یار

ارمان بہت سے تہے دل کے چمن مین
جس گل پہ نظر کرتے ہین آتا ہے نظر خار

ہم وہ نہ قلم ہین کسی مالی کے لگائے
افسوس کہ اس دل کا کنول کہلنے نہ پایا

ہم پہلی ہی آغاز مین پامال ہوئی ہائے
اس گردش افلاک سے پہولی نہ پہلی ہم

غنچہ کی طرح باغ مین اے گل ہو نہ کہلے ہم
بیٹہے نہ خوشی سے کبہو سائی کے تلی ہم

گلشن مین چلین جاتے ہی کانٹو مین چلے ہم
نرگس کی نہالون مین ہی اصناف سے پلے ہم

گو بیدن کو چلی جاتے ہین مالی مین بہلے ہم
فریاد کرین کس سے قسمت کے جلی ہم

در باب ... ی کشتہ شمشیر جفا را
یا ... بنگاہی
یاد سوار ... ن جرا آورد
ا مر ... ر
ای سروران ... کہ یاد صبا را
در کوی ... ای
... کہ بر ... گلستان صبا
در باغ ... سحت
چون لالہ ... جفا را

دلبر اپنا غیب کھینچے ہیں بیدردی کی آگ سے
زلدان مصیبت میں ہیں بہلا کسکو ملا دیں

بجلی ہو جہان اگر سے ہرگز نہ نکلے ہم
رہتے ہین فرقت ہی سے دن رات ملے ہم

غزل ذکی

نہیں تاب کہ دیکھوں ترا چہرہ قسم مجھے اپنی ہی خوش نظری کی قسم
مجھے حسن کے جلوہ گری کی قسم مجھے عشق کی پردہ دری کی قسم
تری عاشق زار یہاں مجھے نہیں آتی ہے خلق یہان
کوئی دیکھا ہے مجھ سا ہی سوختہ جان مجھے تیری دیدہ وری کی قسم
ہوا قاصد یار تو چین مجھے نہیں گیا اپنا خیال ہے اور کہیں
ابھی ہوش کی اپنے خبری نہیں مجھے عالم بیخبری کی قسم
شب وصل کی ہو گئی صبح عیان کہ تڑپنے لگا دل سوختہ جان
مری دیدۂ تر ہے شعلہ فشان مجھے اس شفق سحری کی قسم
نہ کر اتنا ذکی تو جگر کو لہو کہ شوق سخن ہے نہ ذوق سبو
تری شعر سے آتی ہے خون کی بو مجھے تیرے ہی جگری کی قسم

غزل سوز

ای گل صبا کی طرح مجھے اس چمن میں ہم
شیشے کی طرح شام سے دورے کی آنکھ
فانوس بیچ شمع جلی جس طرح سوز
شعلہ اوٹھانا شمع ہماری کبھی ای سوز

پائی نہ بوے وفا کی ترے پیرہن میں ہم
خالی کریں ہیں دل کو تری انجمن میں ہم
جلتے ہیں تیری ہجر سے ظالم کفن میں ہم
شیشے کی طرح جل گئی کچھ من ہی من میں ہم

غزل انشا

دل مجھے اتر سہی مجھے قرآن کی قسم
کروبیان کی تجکو قسم اور عرش کی
طوبی کی سلسبیل کی کوثر کی جام کی
روح القدس کی تجکو قسم اور مسیح کی

دیتا ہوں تجکو تخت سلیمان کی قسم
جبریل کی قسم تجھے رضوان کی قسم
حور و قصور جنت و غلمان کی قسم
مریم کی تجکو عفت داماں کی قسم

دوستان ماریان کیالت خوبی میں
اے دوست سرکو تا کہ کمال
ختم شد بہ
عرض صاحب
دی چون شبنم کہ ہے دنیا
کو تشریح ہمین سے دو
عالم پراست از تو خالیست جا تو
بطرز دہ نیست کہ نبود زوای تو
سلطان لایزالی و معبود لم یزل
فرد قدیم و قادر و قیوم از ازل
ای آفریدگار سپہر و مہر و زحل
ہر غنچہ را ز مہد تو جز وبستہ بغل
ارغار سیکنند بزبان ثنای تو
پیغمبران گروہ ثنائی در تو اند
ایشان طلب رتبہ از افسر تو اند

تجکو محمد عربی کی قسم ہے اور
توریت کی قسم قسم انجیل کی مجھے
ملت مین جسکی تو ہے اسیکی تجھے قسم
دامن کو سیری پایا ہے سو اس تک جھک
مدت سے تیری چاہ ذقن مین غریق ہون
قیدی ہون مین ترا تجھے اوندی خدا
موسی کی ہے تجھے قسم اور کوہ طور کی
سوگند آپ ہی کی تجھے کچھ دلا ہے
نرگس کی آنکھ کی قسم اور گل کے کان کے
تجھکو قسم ہے غنچہ زنبق کے ناک کے
سوسنی کے گاہ کی قسم اور رود نیل کی
بستر مرا ہے خار مغیلان لبان قسمین
ایسی مری قسم بہی نمانی تو ہے تجھے
کوئی باغ کے جو وہ رہتا ہے اک خبیث
دیو سفید کی قسم اور کوہ قاف کی
لونا چماری کی قسم اور کلوا ہیر کے
قسمین تو ساری ہو چکین باقی رہی ہے ایک
ہان پہر تو کہیو یا ہے وہ کسطرح ہو غضب

مولا علی کی شاہ خراسان کی قسم
تجکو قسم زبور کی فرقان کی قسم
اور اپنی دین و مذہب و ایمان کی قسم
تجکو سحر کی چاک گریبان کے قسم
لیکن تجھکو یوسف کنعان کے قسم
اور اس عزیز مصر کے زندان کی قسم
نور و فروغ جلوہ لمعان کی قسم
سن تجکو اپنی ناز کی اور آن کی قسم
تجکو سر عزیز گلستان کی قسم
اور شور عندلیب غزل خوان کی قسم
فرعون کی قسم تجھے ہامان کی قسم
لیلی کی ہے تجھے صف مژگان کی قسم
جنون کے قبلہ گاہ البوطان کی قسم
تجکو اسی کی شوکت و ذیشان کی قسم
باغ ارم کی اور پرستان کی قسم
کالی بلا کے غول بیابان کی قسم
پیپل تلے کے بیٹھنے کی شیطان کی قسم
انشا تجھے ہے تجکو میری جان کی قسم

غزل تضمین

کبہو دیکھون نہ سنبل باغ کو بین تجھے اس خم زلف دوتا کی قسم
نہ نگہ کرون عارض گل کی طرف تجھے اس رخ مہر و وفا کی قسم
یون تجھے ہی چمن کی فضا مین صبا دہ تراطرح سے ہو نافہ کشا
مری دل کو تو کبہی اوسکی ہوا تجھے کوہی صنم کی ہوا کی قسم

ای بہتری کہ طلعت ہم کہ تو نازند
یارب چہ کائنات تو ای قادر تو نازند
یک آفرینش [illegible]
[illegible]

[illegible]

مسدس

[illegible]

جو ہین آیا ادھر کو وہ چشم سیہ رہین لیگیا دل کو لبیر نگہہ
رہی عقل و خرد کو نہ جی ہین جگہہ مجہے اوس ہوش ربا کی قسم

بدن اوسکا ہے رو کش برگ سمن قمر بر ہین جو اوہی وہ زینت چمن
کہلے غنچہ دل مرا گل کی پہین مجہے اوس گل سبز قبا کی قسم

تری عشق نے دلمین درد دیا تو کچہہ اُسنے مزی ہین الیسا لیا
نکرون نکرون نکرون ہین دوا ہین لیے کہائی ہے انتو دوا کی قسم

لگی مہندی جو ناتہو ہین اوسکے میان تعجب وہ سُرخی کچہہ الیسی لالہ نشان
وہ شفق جو کہ صبح کو ہو دیکہیان سو وہ کہاتی ہے اوسکی حنا کی قسم

ہین لیے دیکہا نظیر جو اوسکے تئین تو وہ شرم و حیا سی ہی سر در پیش
لیا بہچ نگاہون سے جان دل و دین ہین کہاون اب اوسکی حیا کی قسم

غزل نظیر

ردیف

دور سے آئی تہی ساقی سنکی میخانکو ہم
پی ہی بہی نہ پایا ہی ہو ساغر بہی ساقی نہین
کیون نہین لیتا ہماری تو خبر اے بیخبر
ہمکو پہنسا تہا قفس ہین کیا گلہ صیاد سے
طاق ابرو ہین صنم کے کیا خدائی رہ گئی
باغ ہین لگتا نہین صحرا سے گہبراتا ہے دل
کیا ہوئی تقصیر ہمسے تو بتادے ای نظیر

بس ترستے ہی چلے افسوس پیمانے کو ہم
دل ہین آتا ہے لگا دین آگ میخانے کو ہم
کیا ترے عاشق ہوئے تہے درد و غم کہانیکو ہم
بس ترستے ہی رہے ہین آب اور دانے کو ہم
انتو پوچہینگے اوسی کافر کے بتخانے کو ہم
اب کہان لیجا کی بیٹہین الیسی سودائی کو ہم
تا کہ شادی مرگ سمجہین لیسی مرجانے کو ہم

غزل ہوس

یہی کہتی تہی لیلی پردہ نشین ہنین کہاتی ادب سے خدا کی قسم
غم قیس سوا بہی کچہہ ہنین غم اوسی کشتہ و ناز و ادا کے قسم
رہ گیا یا جو لیلی سے مجنون کا جی کہا کیون ہو خفا میرے سر کی قسم ہی
نہ تو ہین لیے کسو سنگ بات یہی کی مجہے میری ہی شرم و حیا کی قسم

(حاشیہ)

... اسپ ... واراست
... عاشق ...
... فضل ...
... سخن ...

٦٥

شدہ عیش و نشاط انبارم
سر وارس ہیجت ہو ونازم
علم خرمی برافرازم
کان دلارام غمگسار آمد
یا فت اعظم مراد دل زخدا
بحق دوستی آل عبا

مرے گریہ سے جاویگا صبر و سکون میری آنکھونسے نکلی ہے قطرہ خون
نہین کھاتی ہے قمری نہ ہو زبون مجھے لیلی زلف دوتا کی قسم

سرِ شب سحر مین اشکونکا خون بہا اوسے دیکھے سے رنگ شفق کا اوڑا
نہین اسمین مبالغہ ایک ذرا مجھے تیرے ہی رنگ حنا کی قسم

تیری کشتہ غم کا ہے حال تبہی کبہو جو جا نا ہو تیرا اودہر
تجھے قاصد سوچ نسیم سحر مرے ہجر کی شب کی بکا کی قسم

کبھی کہتا تہا قیس غزالون سے جا کبہو ناقۂ لیلی کدھر کو گیا
کبھی کہتا تہا تو ہی بتا دے صبا تجھے لیلی کی زلف دوتا کی قسم

کبھو ساغر وصل نہین لے پیا کبھو زخم جگر کو نہین لئے سیا
غم و رنج و تعب کو عزیز کیا مجھے عشق کے جور و جفا کی قسم

مرے نکلا ہی جاتا ہے تن سے ہر دم نہین چین ہے تیری بغیر صنم
تو تو غیر دل مین اب رہ جا کے ہم تجھے دیتا ہون تیری خدا کی قسم

ترے کوچے سے اب نہین اوٹھنے کے ہم کریں رہ مین تری ہم سر کو قلم
یہی دل نے ٹہنی ہے مرے صنم مجھے غوث و قطب و اولیا کی قسم

دلتو پائی ہوس کبھی بہولونگی لب نہ تو لیتا ہون مین کبھی بر لب جو
مری بیکلی دل کی گئی نہ کبھو مجھے جانی کی اپنے وفا کی قسم

ردیف نون غزل سودا

باتین کرہر کہین وہ تری بہولی بہالین ... دل لیکے لوٹتا ہے جواب تو یہ بہولیان
ہر بات ہے لطیف و ہر اک سخن ہے رمز ... ہیران سحر کنایہ و ہر دم ٹہٹہولیان
حیرت نے اوسکو تندی نہ کرنی دی ہے کبہو ... انکہین جیسی آرسی کی ترے منہ پہ کہولیان
ایام گل یہ ہو نہ تہا اس مزہ سے چاک ... جون خوش جہونکی تن پہ مسکتی ہین چولیان
ساقی یہ جرج کر نہ تہے بن اس سبہار مین ... بڑ تی نہین تنگرگ برستی ہین گولیان
کسطرح ہوی انکہونکی کاوش سے دیکہو حین ... مژگان نکر سکین تو نگاہین جہبولیان

غم دل شاید بل بیش و صفا
خانہ تاریک بود یافت صب
کان [illegible] دل فگار آمد

قرصی کہ بحکمت مرض
عشق ترتیب دادہ اند

گل رخسار [illegible] مطلب

نسخہ
الاستفسار

[illegible] اوامر
[illegible]
[illegible] و
[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

کیا جانے تجھے سر انگشت پر حنا | جس بگیہ نے کے خوبین چاہین ڈبولیان
جون برف ہوگئی ہین خنک لب بتان ہند | اپنے بہی بلکہ گرم ہین کابل کی لولیان
شوا کے دلسی صفا نرستی نہی لف یار | شانی نے پیچ پر کے گرہ اوسکی کہولیان

غزل درد

مژگان تر ہون یا رگ تاک برید ہون | جو کچہہ کہ ہون سو ہون غرض آفت رسیدہ ہون
کہتی ہے دور آپ کو میری فروتنی | افتادہ ہون پہ سایۂ قد کشیدہ ہون
ہر شام مثل شام ہون مین تیرہ روزگار | ہر صبح مثل صبح گریبان دریدہ ہون
کرتی ہے بوی گل تو میری شامہ ننگ | پر آہ مین تو موج نسیم وزیدہ ہون
یہ چاہتا ہے اب طپش دل کہ بعد مرگ | کنج مزار مین بہی نہ مین آرمیدہ ہون
اے درد جا چکا ہے مرا کام ضبط سے | مین غمزدہ تو قطرۂ اشک چکیدہ ہون

غزل نظیر

تفرقہ ہوتا ہی ایسا ہی گل اندام کہین | می کہین شیشہ کہین ساقی کہین جام کہین
دل کی بیتابی نہین ٹہہرنے دیتی ہی مجہے | دن کہین رات کہین صبح کہین شام کہین
ایک دل دیجے کس کس کو سبہی مانگتی ہین | نیرہ بالا کہین اور زلف سیہ فام کہین
نامہ بر نامہ لکہون یا مین زبانی کہدون | خط کی پیذری پہ لکہون قاصد ناکام کہین
دل بہی اور جان کفایت سبہی کی ہی نظیر | گل کہین غنچہ کہین بلبل بدنام کہین

غزل آصف

تری تیغ جب ہم علم دیکہتے ہین | وہین سر کو اپنے قلم دیکہتے ہین
جو جلوہ صنم تجہہ مین ہم دیکہتے ہین | خدا کی خدائی مین کم دیکہتے ہین
تو جلدی سے آ ورنہ میرے مسیحا | کوئی دم مین راہ عدم دیکہتے ہین
جو چاہون لکہون مین کچہہ احوال اپنا | لو ہاتہون کو اپنے قلم دیکہتے ہین
گذرتے ہین سو خیال اپنے دلمین | کسیکا جو نقش قدم دیکہتے ہین
ملے تم ہو میرے رقیبون سے جا کر | یہین ہین کہ سو سو ستم دیکہتے ہین

سینہ فکاری قمچی رادر نادون محل نموده دیم ست مہر سوم سابیده داد و دلای خوش تمامش سینہ صاف نموده و دعا بہم خوانده و درویک اشتیاق ریختہ با تش شوق جوش دہند و بکشند طاقت گرو انند تا بقوام آید بعده در ظرف باوقت نمود ده در برده و سطور دران

بہت جہوٹے وعدے کیے تونے ہمسے
تو آوسے نہ آوسے میان ہم تو ہر شب
بتون کی گلی مین شب و روز اے صفی

بہلا ہم تو تیری قسم دیکھتے ہین
تری راہ تا صبح ہم دیکھتے ہین
تماشا خدائی کا ہم دیکھتے ہین

غزل نقی

یون وہ رخ ہے حجاب مین روشن
اسکی بینی مین وہ تلاق نہین
جام مے مین ہے عکس چہرۂ یار
اوس کے گورے بدن مین لال لہا
ساتہہ رہتا ہے فندق پاسے
سو نہی سے برنگ شمع مرا
یون سدا سوؤگے تو پہر سمجہو

ماہ پہر جون سحاب مین روشن
شمع ہے ماہتاب مین روشن
یا چراغ آفتاب مین روشن
دیکہو آتش ہے آب مین روشن
پنج شاخہ رکاب مین روشن
نام ہے شیخ و شاب مین روشن
آنکہین دیکہوگے خواب مین روشن

غزل نقی

حسرت بہری اس دلکو کہان جاکے لگاوین
ملنا ہی کیا ہمسے تو اوس شوخ نے سوقوف
سچ ہی کہ بتان ہوتے ہین بیمہر و جفاکار
ظاہر ہین اگر چشمون سے آنسو گئے پوچہے
سنتی ہین نقی کے تری فرقت مین ستمگر

وہ یار اگر آوے تو رو رو کے سناوین
پہر جینے سے کیا فائدہ تو ناتہہ اوٹہاوین
منظور نہین ہے کہ جلبتون کو جلاوین
یہ داغ جگر سینے کی کس طرح مٹاوین
اک آگ لگی سینے کی چلو اوسکو بجہاوین

غزل شاہ عالم

عاجز ہون سر تہے تاتہہ سے کیا کام کرون مین
دم دیتا ہی ای تند خو گو اب تو مجہے لو
ہی دور جہان مین مجہے اب شکوہ تجہسے
آوے جو تصرف مین بہر مے کدہ ساقی
حیران ہون تجسے سحر مین کسطرح سے پیا

کر چاک گریبان تجہے بدنام کرون مین
پہر دیکہہ تو کیا ہی تجہے اب رام کرون مین
کیون کچہہ گلہ گردش ایام کرون مین
اک دم مین خمون کو خم انعام کرون مین
شب روز کو اور صبح کو شام کرون مین

پوش نا دیدہ بر رفتہ تکلف
وقائم قدرت مسرور محکوم ساختہ
مہر صیاح ناشتا پہن سان
اندر لب قدر ہی شادی ل
نمایید عذا شور بلے کیونکر نچہ
دل کو شاد کی عمر دفع ہو ہو دکہا
دور داد اشک بر گل صبر و
شوق دیار فراق طبع فتادہ

زیسے عصیان رب
سمر وہ افشر نہ آب
حل سکتا جو نہ دیجاے
کیسے ستان حجور و داحصب
آپ جون دل خود و علاج
نیان اختر نما پار ان تنبیہہ
کہ تشفی و علاج ان مردان
صدی شفقت و علاج ان مردان

غزل سعدی علیہ الرحمتہ

محاو شد عالم کیا اوس رب نے کیونکر	اللہ کا شکر اللہ انعام کرون مین

غزل حاجی

کھلی ہی تیری آنکھونکو ای یار چمن مین	کب جا سکی کھڑی نرگس بیمار چمن مین
ہو جائیگی بیزار ہر اک پہول سی بلبل	تو جا کے پیوست زینت گلزار چمن مین
لو آج تو لاتی ہے صبا اور طرح کی	شاید کہ وہ پہونچا ہے طرحدار چمن مین
ہم وحشیونکا رہیو بیابان سلامت	اب سیر سے مطلب ہے نہ کچھ کار چمن مین
تا کیا ہے دربانونکو یہ باغ مین جاکر	آجای یہ حاجی نہ خبردار چمن مین

غزل سوز

شہد مین جیسے مگس ہم حرص مین پابند مین	وای غفلت اس سے زندان مین کیون خرسند مین
رزق کا ضامن خدا اشاہد کلام اللہ ہے	لنتے اپنی صورتون کے روز جا حتمند مین
منتظر ہو نہین دیکھتے ہین ہای ان آنکھونسی ہم کو	یہ مراد ہے یہ یہ خویش یہ فرزند مین
تو بہی رعنائی سے ٹہوکر یار کر چلتے ہین یار	سو جہتا اتنا نہین یہ خاک کے پیوند مین
جبتلک آنکھین کھلی ہین کچھ یہ دیکھینگے یار	سنا گئین جب آنکھڑیان تب سوز سب آنند مین

غزل کمترشاہ

خریدار سے کب نہان بیچتا ہون	متاع دل اپنا عیان بیچتا ہون
خریدار تم ہو تو کیا چاہتے ہو	مین دل بیچتا ہون مین جان بیچتا ہون
زلیخا سا ہو گر خریدار یوسف	تو مین سب کا سب کاروان بیچتا ہون
کہا مجھے قاتل نے سر بیچتا ہے	کہا مین لے نان مہربان بیچتا ہون
اگر لو مرے چہیڑنے کو ہے کہتا	نہین بیچتا ہون تو نان بیچتا ہون
لگا نام تیرا سکے دان مین تو کمتر	اب آگی رہا کیا عیان بیچتا ہون

غزل محکم

کر کے وعدہ جو صنم آپ لیجاتی ہین	حلق پر خنجر بیداد سے چل جاتے ہین
گردش افتادہ ہین اس گردش افلاک سے ہم	پر سہارے سی ترے آہ سنبھل جاتے ہین

[illegible]

۶۹

ہے کو و در پیش آید پیة باشد و در
ای نگار گر تو یار ایک شبی مہمان کر
لعل خواہم از لب نت پچو دوس دہ
شاعران بسیار گفتہ شعرہای پر نکہ
کس نگفتہ شعر پچوس فرح دو دی

بحر طویل

پہلوے غیر مین ہم دیکہکے تمکو جاتے | آتش رشک سے جون شمع کے جلجاتی ہین
جان و صبر و خرد و ہوش و حواس و اوسان | تیری رفتار قیامت سے نکل جاتی ہین
وہ تو سنتے نہین احوال دل اپنا محسکم | تازہ یہ لیکے ہم اک اور غزل جاتی ہین

غزل نظیر

صفائی اوسکی جہلکتی ہی گوری سینے مین | چہک کہان ہی یہ الماس کے نگینے مین
نہ سوتی ہے نہ کناری نہ گوکہرو نہ ستبر | سجی ہی شوخ کے انگیا بنت کے بینے مین
جو لپوچہا مین کہان تہی تو ہنسکی یون بولی | مین لگ رہی تہی اس انگیائی کے سینے مین
پڑا جو ہاتہہ مرا سینے پر تو تا نہ جہنک | بکار ہی اگ لگے آہ اس قمر سینے مین
جو ایسا ہی ہے تو اب ہم نہ روز آوین گے | کبہو جو آئی تو بیٹہتے مین یا مہینے مین
کبہو ستک کبہو بس بس کبہو پیا ٹک | دماغ کرتے تہے کیا کیا شراب پینے مین
جو جٹے ہے جو وہ لڑکے کو تہی یہ وہ پری کیا | تو پینے جالیا اوسکو ادہر کے زینے مین
وہ پہناکر لی تہی انگیا جو سرخ لاہی کے | سب اوسکے تن سی وہ تر ہوگئے لپسینے مین
یہ سرخ انگیا جو دیکہی ہے اوس پہ یکی نظیر | مجہے تو آگ سے کچہہ لگرہی ہی سینے مین

غزل دیگر

دیوانہ ترا عاشق زار ہون مین | فدا تجہپہ مدت سے ای یار ہون مین
فریبون مین کب تیرے آتا ہون ظالم | فریبی جو تو ہے تو عیار ہون مین
جسے لوٹی کاٹا موا لپے اجل وہ | سمجہنا تری زلف کو مار ہون مین
اگر چہ وہ گل ہے و یا چشم نرگس | ترے باغ تازہ کا اک خار ہون مین

غزل نظیر

گل نظر آیا چمن مین اک عجب شوخ حسین | گلرخ و گلگون قبا و گلعذار و گلبدن
مہر طلعت حور پیکر مشتری رو مہ جبین | سیمبر سیماب طبع و سیم ساق و سیمتن
نازنین ناز آفرین نازک بدن نازک کمر | غنچہ لب رنگین ادا شکر دہان شیرین سخن
زلف کاکل خال ابرو کی ہین یہ چارون غلام | مشک تبت مشک چین مشک ختا مشک ختن

مبتلا الیون کے جو سوتی ہیں تجھ بن ہاے | بیقرار و دل فگار و خستہ جان و بیوطن

غزل حسین

من غمزدہ جو بسر بازار کھڑا ہون | لالہ کیطرح داغ سا فگار کھڑا ہون

قاتل تو میری قتل کا اندیشہ نکر ہاے | گر قتل مجھے ہے تو میں بھی طیار کھڑا ہون

مونس ہے وصل کی شب تجکو وہ کب ہاے | میں منتظر اوسی رات کا دلدار کھڑا ہون

مجلس میں تری خالی کیے شیشے جو مستان | میں بھی تو تری چشمون کا خمار کھڑا ہون

لے کا حسین سکنے نہ پیغام تجھی ہے | عہدی کے لئے بر سر اقرار کھڑا ہون

غزل عبد اللطیف

نام اوس دلربا کا ہم حرز جان بنایا چاہین | اور اغیار رو لشی اسکے سن او ٹھایا چاہین

عشق مین دلبر کے ہمنے دل بنایا داغ داغ | تختۂ لالہ کا ہم گلشن بنایا چاہین

خاک پا اوسکی اوڑا کے لادے گر باد صبا | سرمہ کوہ طور سا انجمن بنایا چاہین

قاصد اکہہ بس صنم کو خاک پرست قدم | تیرے قدمون کے تلے دامن بچھایا چاہین

عاشق و معشوق مین پردہ نہ تھا گر لطیف | اب سنگ ظلم سے جلون لگایا چاہین

غزل عاشق

دونون رخسار ماہ پارے ہین | ابرو خال چاند تارے ہین

ہمنے دو بول کہہ کے ہارے ہین | تم ہماری ہو ہم تمہارے ہین

ہین بوندین عرق کی چہرے پر | چاند کے منہ پہ ستارے ہین

ایکباری تو خواب مین آؤ | کب سے مشتاق ہم تمہارے ہین

عین مجلس مین آنکھ لڑ جاوے | سچ بتاؤ یہ کیا اشارے ہین

زلفین کالی ہین تارے گن گن کر | جنکے چن چن کے دن گذارے ہین

جنکو کہتے ہین غول صحرائی | وہ مری آہ کے شرارے ہین

سچ مین کس کو لاؤ گے صاحب | بال کسکے لئے سنوارے ہین

دل بیتاب کو وہ بہم کیا | شرحی ابرو نہیں یہ آہ سے ہین

لذت یار و فارا

مثنوی جعفر علی در فخر

من اان ... ستم وقت روہین نم
کہ دہا ... از ... خود ...
کم ... اذن ... چپاتی بہ ...
برادرم ... از ... مودہ ...

عاشق ہونے سے اوس پری رو پہ	ہو گئے سب عدو ہمارے ہین

غزل رضا

خواہ نزدیک رکھو خواہ جلو دور نہین	دیکہنا ایک نظر تمکو ہے منظور نہین
صورت حق تو ہر آئینے مین ہے جلوہ نما	دیدہ حیرانی سے اپنی نہین مقدور نہین
کسکا دل ہے کہ کرے سیر گل و گلشن کی	ان تکالیف سے یا دور رکہو معذور نہین
ہجر کی رات تو ٹلتی ہی نہین ہے یا رب	کیا دکہا وینگی اب آخر شب یجور نہین
اب تڑپنے کی بہی طاقت نرہی ہمکو رضا	اس قدر آہ کیا عشق نے رنجور نہین

غزل رونق

تاب کی ضبط فغان آہ مجہے تاب نہین	ناصحا صبر کی واللہ مجہی تاب نہین
دل لئے یان تکڑے ہو لی نہین گئی گریہ کنان	بس ترے دید کی لے ماہ مجہے تاب نہین
صفحۂ دل سے مٹادے مری تمثال بتان	بت پرستی کی اب اللہ مجہے تاب نہین
حوصلہ تنگ ہے یان بیہدہ گوئی تاچند	بس بان بیٹہنے کو تا دہ مجہے تاب نہین
ہمنشین چاہ مین یوسف جو پہنسا ہے غضب	اوری دنیا سے کہین چاہ مجہے تاب نہین
جی ہی کہو یا غم پروانہ مین وفی روتے	آہ اے شمع سحر گاہ مجہے تاب نہین
غم ہجران سے ہوئی رونق بید لکو نجات	اگے غمخواری کی یا شاہ مجہے تاب نہین

غزل سوز

مرے دلمین ہے خواہش وصل بتان کو لضیب سکو ہوا ہی نہین
کروں کس سے مین حال دل اپنا بیان مگر درد کی ہے تو دوا ہی نہین
مری دلکی طپش کو تو غور کرو مرے واسطی فلک نہ اور کرو
کوئی یار سے ملنے کا طور کرو کہ دواسی تو ہوتی شفا ہی نہین
کبہو خندۂ گل سے یہ دل نہ کہلا کہ ہے اردنی پہ ہر دم دیدہ سدا
کروں رہ گئے عزیز وطن باغ مین کیا کہو راست کہا ہوا ہی نہین
ترے کوچے سے گل کہین باغ میں جا ترا الا دصبا نی جونا صر لیا

کشتہ گردون بشیر را از کمند
چون تشم ناوک انداز بر ما
بر تربت دیر چو شش صد بار
بیک جا بال کمس لنگ را
قطار دو صد سوی بر نستم
اگر بر زدم بیچہ دردا آل نہات
شد بیعت جو فتن ادر جہات
بزد و زدم برج مستان دوده را

حاشیہ ۷۳

[illegible]

کبھو دیکھا نہ ای بت ہوش ربا کسی گل کا حواس بجا ہی نہین
الہی اور بہی کوئی تازہ غزل اسی بحر کا قافیہ سوز بدل
غم ہجر لے کر چکا اپنا خلل یار سے وصل کا حال کہا ہی نہین

غزل غلام احمد احمد

ای صبا لا کہیو جو پہنچ ... نہین
لف ہے یاد اوم ہو یا یار شکین پیچدار
یا عجایب وہ جسکے حسن یار سے
من خوبان کی حقیقت ... اسکے
شکر اللہ کبھو ... نہین

جسکے خوشبو کو نہ پہونچے نافہ آہوی چین
اسکے بل کہانی سے پہر دل کو اب تسکین نہین
داغ کہا وہ ہے جبین پر رشک سے ماہ نہین
دلربا ون مین نہین دیکھا کوئی ایسا حسین
تا تہیہ ... آگیا ہے اک عجایب ... نہین

غزل خلیق

گلزار جون مین ... کا پاس نہین
پیچ تحفت دل بہی اپنا نثار
منہ پہرایا ہے مہر سا جسکے
شکوہ اپنا سے ... کا ہے عبث
صورت برق ... ہوئی خلیق

جون گل کا ... پاس نہین
تا ہو تو بہی انہین سے پاس نہین
بیوفائی کا کچھہ قیاس نہین
پیچ انگشت ایک راس نہین
کیون تو مضطر ہے اور حواس نہین

غزل سوز

اس سرو قد کی دوستی مین کچھہ ثمر نہین
اس سنگدل کو حال پہ آیا نہ میری رحم
یاقوت لعل یار سے بہتر نہین ہوئے
یون مجھے بیگناہ کو ناحق کری ہے قتل
... کی کیا مجال جو کوچہ مین جا سکے
تیری طرف سے دیکھو صبا گل کو ہے پیام
زنہار سوز تو واعظ کی گفتگو

شغل محبت آہ مرا بار ور نہین
اے آہ و نالہ حیف کہ تم مین اثر نہین
پر جو بہری کو اسکی پر کہہ ... نہین
ای شوخ تیرے لب مین خدا کا بہی ڈر نہین
جز مرغ روح کوئی مرا نامہ بر نہین
آؤن قفس کو توڑ کے پر بال و پر نہین
ذرہ بہی اوسکو اصل سخن سے خبر نہین

سن ... جولان ...
[illegible]
... مہر و ... تان ... جعفر

۷۳

صفحہ ۱۱

جو گوہر خدا واد اس ... بلند

رباعیات

نزا لعالم عبرت آنکہ بخشد
از ان بہ است کہ صد گنج زر بخشد
ز ابر رحمت دریا نہ ... شود دعا
کہ قطرہ ... مکر بخشد

رباعی

غزل سودا

لخت جگر آنکھوں سے ہر آن نکلتے ہیں
بہہ دل سے محبت کے ارمان نکلتے ہیں

تربت پہ تیر نگہہ کا ہے کشتون کا جہان مدفن
سبزہ کی جگہہ وان سے پیکان نکلتے ہیں

سر خاک گریبان چاک آشفتہ مجنون دامن
کیا گھر سے ترے عاشق باشان نکلتے ہیں

یہ خوبرو آیا ہے وکیا بطن سے مادر کے
لے قتل کا عاشق کے فرمان نکلتے ہیں

سودا کے دل سے الفت مشکل ہی سے جاویگی
جسمون سے یہ جی کچھہ آسان نکلتے ہیں

غزل شوریدہ

بالون کی گرہ میں یون جلتے دل و جگر ہیں
جو زندگی سے اپنی بیزار اس قدر ہیں

کھینچ نگاہ کسکی دیکھی ہے ہمنے یا رب
لب خشک ہو رہے ہیں کانٹے زبان پر ہیں

پایان رفتگان کا مت پوچھہ مجھسے قصہ
اے ہمنشین ہمین ہے حیران کہ کدھر ہیں

خورشید و ماہ کو میں پھرتے ہے دیکھتا ہون
یہ کسکی آرزو میں آزردہ در بدر ہیں

سینے کی داغ سوزان آنکھوں کی اشک جوشی
اس نخل عاشقی کے وہ گل ہیں یہ ثمر ہیں

کس شعلہ رو کی غم میں رو رہا ہے اس قدر تو
جو گرم اشک تیرے شوریدہ جوش پر ہیں

غزل مفتون

بتان جبکہ زلف دوتا باندھتے ہیں
گرہ میں دل مبتلا باندھتے ہیں

نہیں بیٹھتے بلبل سے اپنی چمن میں
ہم اب آشیانہ جدا باندھتے ہیں

میں یان خون روتا ہون ہاتھوں سے انکے
جو پاؤن پہ اونکے حنا باندھتے ہیں

جفا کھینچینگے پر نہ ماریں گے جی کو
یہ ہم تم سے شرط وفا باندھتے ہیں

گرہ دیکے سر پر جو بالون کا جوڑا
یہ نازک بدن خوش ادا باندھتے ہیں

ہر اک تار میں اسکے دلہاے عاشق
بہم جمع کر کر بلا باندھتے ہیں

میان حال مفتون دیکھا نہیں کیا
کمر اب کسکی مبتلا باندھتے ہیں

غزل ناسخ

دل میں پوشیدہ تپ عشق بتان رکھتے ہیں
آگ ہم سنگ کی مانند نہان رکھتے ہیں

گلی گشت [illegible] دارم
[illegible] دارم
[illegible]
[illegible] دارم

رباعی

مستم ز شراب عشق او مستم
دل در طلب عشق او [illegible]
گر بندہ مرا عاشق بدنام [illegible]

غزل [illegible]

[illegible] سلطان [illegible]

فردیات

شمع پروانہ نہیں کچھ بہ رومال اپنے پاس
ہم فقط تم پہ فدا کرنے کو جان رکھتے ہین

محفل یار مین کچھ بات نہ نکلی مت سے
کہنے کو شمع کے مانند زبان رکھتے ہین

ہوگیا زرد پڑی جسکی حسینوں پہ نظر
یہ عجب گل ہے کہ تاثیر خزان رکھتے ہین

ہم وہ مالک ہین جہان ملک سخن ناسخ
اگر نہین حکم روان طبع روان رکھتے ہین

غزل محبت

تو نہ شیرو تمنے دہن کیا کڑوی کڑوی لیان
ہے جون شہد و شکر کس کس مین بسی کہان

رکھتے ہین ہان وسی کا شوق از بس ہر
وہ کہان لجسپ سرخی وہ لبونکی لا لبان

صاف کہلجاتی ہے اوسدم ادن لبونکی کہت
جب نظر اجاتی ہین وہ انگہریان منوالیان

ہین شمس و قمر جو نچھپتی ہین نثار
آسمان لایا ہے بہر کر سیم و زر کی تہالیان

ملک کہات جاند سا مکہڑا کہ جون مار سیاہ
ہین تری زلفونکی یہ دستی ہین راتین کالیان

کس طرح ہم پر نہ کہلجاوے در شادی بہلا
ہین سحر علم کی محبت کے قفلیان

غزل اوباش

باغبان نخل محبت مین ثمر ہے کہ نہین
کوئی اس باغ مین الفت کا شجر ہے کہ نہین

بوئے بارک بتاتی ہین مگر اوس گل کی
نہین معلوم کہ اوس گل کے کمر ہے کہ نہین

بیٹھے کوچے مین تیرے دیکھا تو رک کر بولے
یان سے اوٹھ جائیے اب آپکا گہر ہے کہ نہین

ہجر کی شب نہ کٹی گہٹ گئے سب عمر مری
یا الہی شب ہجران کی سحر ہے کہ نہین

سچ بتا مجکو صنم تجکو خدا کی سوگند
وہ تری مہر کی انکھ سے نظر ہے کہ نہین

بال و پر توڑ کے صیاد لگا یون کہنے
کوئی بتلاؤ کہ اس مرغ کی پر ہین کہ نہین

وہ جو اوسطرف سے گذری تو لگے یون کہنے
میان اوباش کا اس وہین گذر ہے کہ نہین

غزل سودا

غیر کے پاس یہ اپنا ہی گمان ہے کہ نہین
جلوہ گر یار مرا ورنہ کہان ہے کہ نہین

پھر پرہ وہ مین مجکو ہی نظر آتا ہے
تم ہی ٹک دیکھو تو صاحب نظران ہے کہ نہین

پاس ناموس مجھے عشق کا ہے او بلبل
ورنہ یان کونسا انداز فغان ہے کہ نہین

این عذر سے تو نسیم برگ غنچہ جہانی

پرستان

دل کے ٹکڑے ٹکڑے کو لعل بیچ لیے پھرتا ہوں
آئی شمشیر تمہاری کے بھلا یہ گردن
جرم تو اوسکی جفا کا کہ وفا کی تقصیر
پوچھا اک روز میں سودائی سے کہ ای آوارہ
یک بیک ہو کے برآشفتہ لگا یہ کہنے
دیکھا میں قصر فریدون کے در پر اک شخص

کچھ علاج اسکا بھی ای شیشہ گران ہے کہ نہین
سو ہے بار بگیر ای خوش گذران ہے کہ نہین
کوئی تو بولو میان منہ میں زبان ہے کہ نہین
تیری رہنے کا سبب بھی مکان ہے کہ نہین
کچھ تجھے عقل سے بہرہ میان ہے کہ نہین
حلقہ زن ہو کے پکارا کوئی یان ہے کہ نہین

غزل خسرو

ز حال مسکین مکن تغافل درائے نینان بناے بتیان
کہ تاب ہجران ندارم ای جان نہ لیہو کاہے لگاے چھتیان
چو شمع سوزان چو ذرہ حیران ہمیشہ گریان بعشق آن مہ
نہ نیند نینان نہ انگ چینان نہ آپ آوین نہ بھیجین پتیان
شبان ہجران دراز چون زلف و روز وصلش چو عمر کوتاہ
سکھی پیا کو جو میں نہ دیکھون تو کیسی کاٹون اندھیری رتیان
یکایک از دل دو چشم جادو بصد فریبم ببرد تسکین
کسی پڑے ہے جو جا سناوی پیاری پیو کو ہماری بتیان
بحق روز وصال خسرو کہ داد ما را فریب خسرو
لبہای سا کھون تو سن ای ساجن جو کہئے ہاؤن ملول بتیان

غزل امداد

پھبکی اوس لب سے ہوئی لعل بدخشان کی
شاخ گل رقص میں ہے وجد میں آئی ہے نسیم
ہب کے پوچھے ہے جو مقصد نہ ہر آدمی تیرا
کنہہ ذات میں جب فکر کیا انسان نے
حاوثہ دہر سے امداد نہو تا مضطر

رشک سے خون جگر کہا گئی مرجانی جان
کف زنان برگ میں سن بلبل لبتانگی ہان
قبر کو جا کی کسی پیر سلیمان کسے ان
عقل اس جا پہ ہوئی صاحب عرفان کی دان
تیغ ہمت سے چرا لیجئے اوسانکی جان

نہ ہر آسمان و زمین ...
ہمیشہ چو زد گو ثبت آدمی
چلیپت ان گلی کہ در چمن بود
یاسمن شکل یاسمن نبود
بشگفد روز و بشب نبود
قابل این بنیسرین نبود
چہ بجز نیست انکہ با ...
دو دہ ...
خزان باشد کہ این معنی نہ فہمد

[illegible]

[illegible] اللہ

سب کتنی تجہ بین [illegible]   کہو دیا دل کو عبث یار کی عیاری مین

جسے دیکہا وہی خود [illegible]   آشنا کہو ا نہ دیکہا مین کہین یاری مین

کہ شنا عشق مین [illegible]   کہہ دیا سر دیا اور دل دیا دلداری مین

[illegible]   ہاتہہ کیا آیا ترے ایسی ستمگاری مین

[illegible]   آخرش مر ہی گئے عشق کی بیماری مین

غزل جہادی

[illegible]   رہا فراق مین جیتا تو شرمسار ہون مین

[illegible] آکے گل تو بہے   چمن ہے کوچہ تیرا ابر نوبہار ہون مین

پہنچا حال [illegible]   لگا دے تیر مجہے مفت کا شکار ہون مین

[illegible]   مثال ماہی کے بے آب بیقرار ہون مین

[illegible]   تو پہلے وار ہین دریا غم کے پار ہون مین

غزل جرأت

[illegible]   گو اوٹہاتے ہین قدم پر دل وہ اوٹہا سکتے نہین

[illegible]   پاس مجکو اوسکے ہمسائی بٹہا سکتی نہین

[illegible] محبت کا تو اوسکی امتحان   دل کی بیصبری سے ہم آ نا سکتی نہین

[illegible] فریاد و فغان کرتے ہین مرغ [illegible]   وضع ہر نالون کی میرے کچہہ اڑا سکتی ہین

[illegible] اور بیمار دیکہو صحبت ذرا   [illegible] ہین دل نظر مین ملا سکتی نہین

[illegible] تنگیان اب قفس   پیر گردون تک زمین پر تلملا سکتی نہین

[illegible] بیٹہا ہے وہ غمزدہ   جسکے ہاتہون سے کبہی آرام پا سکتے نہین

[illegible] پیغام آتے نہین   اب تو درد ہجر کی آفت اوٹہا سکتی نہین

[illegible] صورت دکہا جاو ہمین   ہین پر اس مین ہم ناچار آ سکتے نہین

[illegible] بیان جرأت غزل   [illegible] ہے بہتر اب کوئی مضمون لا سکتی نہین

قطعہ تاریخ رحلت حضور صلی اللہ علیہ وسلم بہ تتمہ خلفائے چہار اصحاب رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

محمد مختار ١١ [illegible] دو ستان

عازم عقبیٰ شدہ دنیا گذاشت

گفت سال رحلتش ہاتف غیب

احمد پاک آہ دنیا را گذاشت

١٣٩٢٦

[illegible]

غزل سراج

عید وصل سرو قد سی ہین مجہکو کہنا دہان
عالم بالا سی آئی ہین مبارکبادیان

کیہا تبسم کیا ادا کیا ناز کیا انداز ہے
یاد ہین اوس شوخ کو کیا طرز کی اُستادیان

صاف ہو لونسی لگا ہونگی مجہے کرتا ہی قتل
ختم ہین اوس ظالم خونریز پہ جلادیان

پانون ہین زنجیر الفت اور گلی ہین طوق غم
کیہہ دل وحشی کو میری کیونکہ ہون ازادیان

کیا چلے دام نگاہ مہربانی سے مرے
صید ہوجاوین یہان صیادکی صیادیان

گرچہ لیلی اپنی شوخی سی نہین آتی ہی باز
چہوڑتا اتبک نہین مجنون بہی وادیان

طاق پرسے دل کے گرجاتا ہی آئینہ سراج
یاد آجاتی ہین مجہے جب اونکی طرحین سادیان

غزل نظیر

لیتا ہی جان میری تو ہین سربستہ ہون
ای یار مین تو کشتہ قد الست ہون

اک دم کی زندگی کے لئے مت اوٹہا مجہی
ای بیخبر مین نقش زمین کی نشست ہون

تو ست کرشرابیے ای گلبدن سے مجہے
مین آپ ہی شیشہ دل کی شکست ہون

دو طرح ہین تجکو سمجہیو نہ زاہد ان
گر تو خدا پرست ہے مین بت پرست ہون

ان سنگدل بتونکا گلہ کیا کرون نظیر
ظالم مین تیری چشم گلابی سے مست ہون

غزل ایمان

گرنہ اٹکی ہو تیری زلف کی زنجیر مین جان
آہ جاتی رہی اک نالہ شبگیر مین جان

آب حیوان سی جہاتی مگر اوسکی پیکان
تازہ پڑتی ہی ترے تیر سی نخجیر مین جان

وہ جو گستاخ ہین کیا بات ہی اونکی پیارے
یان تو جاتی ہے نکل ایک ہی تقصیر مین جان

اوس طرف بہی تو کسی روز کمان بہیجو
نہ رہی صید حرم کی کہین نخچیر مین جان

آدمی جیسا کہ وہ اعجاز مسیحائی پر
بات کہتی ہے پڑی قالب تصویر مین جان

شعر ہوتا ہی کب ایمان کہیدکا عجیب
جب تلک معنی رنگین نہو تحریر مین جان

غزل کیفیان

کیا روی یار سی فقط اک یاسمن نہین
نسرین نہین گلاب نہین نسترن نہین

شد عازم خلد چون بفقید بی سبب
صدیق ازین جہان ہم
گشتہ جہانیان از غم
صدیق روان زسوئے عالم
رحلت آن حضرت عمر چون کرد
ضمی ز ساز بہر ای ان ماتم
بر عالم گذشت تاریخش
جابہ عدل رفت از عالم
کرد چون سوئے حضرت عثمان

مخمس الاشعار

عمر سال رحلتش از غیب
دار الفناء دار غنا
تعمیر بے ابنشاد وجودہا
کیفیت سیح مالا ان
سالہا زبون سعدی ایلی
برکت انحلال شد
تعمیر زینسال اشتعال
نزہت سے مشر باشد حلالق

خورشید فرط شوق سی ہو رہا نثار | کوئی ہین گرد یار کے ہر گز کرن نہین
لعل لب نگار سا دندان یار سا | دُر عدن نہین ہے عقیق یمن نہین
مقتول ہو جو تیغ نگہ کا تو پہر اوسے | یارو کچھ احتیاج غسل و کفن نہین
پروانہ کونسا ہی کہ جو عشق مین نہ ترسے | سوزان برنگ شمع بہر انجمن نہین
شب کو فغان تو صبح الم شام درد و غم | ہمکو فراق یار مین کیا کیا محن نہین
گریان ہے جیون نظر نہ پہرا وہ پیر عروس | اک وضع پہ یہ گردش چرخ کہن نہین

غزل بہیر

ہون نہین رات نہین صبح نہین شام نہین | وقت ملنے کا مگر داخل ایام نہین
مشکل عشق لگے ہے تم دور ہی سن لو ورنہ | تنگ ہستی ہون مگر جای بجز جام نہین
خطرہ راہ فلک بلکہ بہت دور کہیچ | عمر گذری کہ ہم نامہ و پیغام نہین
راز پوشی محبت کی نہین جاہے ضبط | سو تو بیتابی دل مین مجہے آرام نہین
بیقراری جو کوئی دیکھے ہے سو کہتا ہے | کچہ تو ہو بہیر کہ اک دم تجہے آرام نہین

غزل مرہون

مین مشتاق جلوہ دیدار کہڑا ہون | سو سی کس طرح طالب دیدار کہڑا ہون
بیٹھے نقد روان بر سر بازار کہڑا ہون | مین ناز کا خوبون کی خریدار کہڑا ہون
گر تیغ لگاتا ہے لگا جلد ای قاتل | مین ایک محبت کا گرفتار کہڑا ہون
اک دن مرے بالین پہ ای شمع رو آیا | پروانہ صفت جلنے کو طیار کہڑا ہون
محفل مین تری گو کہ نہین مجکو رسائی | حیرت زدہ لیکن پس دیوار کہڑا ہون
گر ملتا ہے مل لے تو مری جی سی کہ ہے | الحمد کہ اس جینی سے بیزار کہڑا ہون
نہ دیر سے مطلب نہ غرض کعبہ سی مرہون | مین بس نشہ عشق مین سرشار کہڑا ہون

غزل ناسخ

سب تماری لیے زنجیر لیے پہرتی ہین | ہم سر زلف گرہ گیر لیے پہرتے ہین
کون تنہا صید وفادار کہ لتا ہے صیاد | بال و پر اوسکی تیرے تیر لیے پہرتے ہین

این سنہ تاریخ وفات
امام حسین رضی اللہ عنہ
[illegible] کوی روم علیہ السلام
ست [illegible] کربلا و واقعات
[illegible]

نقش تاریخ شاہ مسکین
سر دین را [illegible]
تاریخ تولد و رحلت
امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ
سال هشتاد بود ضیغہ بزاد
در جہان داد علم و نفقہ بداد

تیری صورت سی کسیکی نہین ملتی صورت
... جہان تیری تصویر لیے پہرتے ہین

رنگ خوبان جہان دیکہتے ہی زرد ہوئے
آب زرد آنکہون کو اکسیر لیے پہرتے ہین

جو ہو مرتا ہی بہلا کسکو عداوت ہو گی
آپ کیون ہاتہ مین شمشیر لیے پہرتے ہین

سرکشی شمع کی لگتی ہین نگاہون مین
لوگ کیا بزم مین گلگیر لیے پہرتے ہین

غزل ناسخ

ہم نہان شمع سے سفتے مین ہجر یار مین
چاہیے کہل کہل کے مرنا عشق کے آزار مین

ہو ہوئے ہین غم خال وخط جانان داغ
مشک بہی تہوڑا چہڑک دے مرہم زنگار مین

کور کر آنکہین ہوئین رونا ہو کم ممکن نہین
ہوتی ہی کثر سفیدی ابر دریا بار مین

شکل شانہ عشق گیسو مین ہوا ہو چاک چاک
بار گیسو کے گلین ملا کے دل افگار مین

ہی اثر کسکی نگاہ تفرقہ انداز کا
بلبلین ہین جدا ور آہ گل بازار مین

آرہی بازار یوسف اگر اس یوسف کے کیا
منہ دکہاتی ہے لگا دے آگ جو بازار مین

ہوگئے ہین خوار ونکو ریج دنیا مین نہین
چہپا ہے سوچ وجب دیکہیے ہو فار مین

راہ خونریزی مین القاتل جو رکہا ہی قدم
چلتے چلتے پڑ گئے چہالے تری تلوار مین

قتا بہ حشر بہی مجکو بچا کر جائے گا
ہو لینے والا ہون کسیکے سایۂ دیوار مین

بستر گل ہو مبارک بلبلو آئی بہار
خوب چلکر لوٹیے اب وادی پرخار مین

ساقی کوثر کا تاشہ ہی خماری عتیر
مست ہون ناسخ مین عشق احمد مختار مین

غزل رحمت

وصل کی امید مین ہم جو یہان آئے ہیں
دیکہہ تری چال ہم دلمین بہت پچہتائے

کا تبسم کری گاہ غضب کی نگاہ
آئینہ سکہاتی ہین تجہی ایسی ہین چترائیان

وصل کی امید دے ظالم نہین ہے روا
عرض میری حق ہی ہی سن لو مری سائیان

ہم سے نہ سمجہی نہین ہو بہو ہوئے کسے
جیسی لگائی لگن ویسی سزا پائیان

ہجر مین رحمت تری رو رو تی ہی روتی ہی تسلیم
وقت ہے عشق ہجان نکلہا نیان

غزل شادان

سال عمر ... در صدو ... وفات افتاد

امام شافعی رحمة الله علیہ

امام فاضل و عالم محمد ادریس در فنون شرعی ... ولادت ... صد و پنجاہ ...

... شیخ سعدی ... رحلت ...

گہر سہرے چمن مین ہین ملواؤ تو آوے بنا / سنتے ہین اور چمن سے بھی چھلاؤ تو آوین
آپنے تو کو کہتے ہین مگر ایک طرح سے / ہر شے ہر اک انواع کی منگواؤ تو آوین
چو طرف لگا ہووے تو سب فرش مکلل / ہر سو شمع کا نور کی جلواؤ تو آوین
گرم بزم بھی عطرون سے بہت ہووے معطر / جو کشتیان پوشاک کی چنواؤ تو آوین
مسہری اسا پلنگ ہووے لب نہر پر آرا / اور سیج بھی پھولون سے جو بچھواؤ تو آوین
تیلے پہ ہو شیشہ و گلابی پہ گلاسے / وان گرمی صحبت سے گھبراؤ تو آوین
سب ہووے مہیا جو وہان عیش کا سامان / شتابی سے مع یارون کے بلواؤ تو آوین

غزل مظہر

کیون نہ ہو بام پہ وہ جلوہ نما تیسرے دن / ماہ بھی چھپکے نکلتا ہے دلا تیسرے دن
ہاتھ سے اب تو قلم رشک مسیحا کہہ دو / نسخے بدلی ہین جہان کے حکما تیسرے دن
غرق دریای محبت کے نہین ملتی لاش / ورنہ ڈوبا ہوا نکلی ہے دلا تیسرے دن
دل بیمار رہی عشق مین کیونکر سرسبز / خاک سے دانی کو ہی نشو و نما تیسرے دن
چھوڑ مت زلف کی مار کو دریا مین ہنوز / سانپکے کاٹی کو دیتے ہین بہا تیسرے دن
اب ذرا چشم کے بیمار کا کر لیجے علاج / ہوتی معلوم ہی تاثیر دوا تیسرے دن
لوگ کہتے ہین کہ مین پھول ترے گنتے کے / مہندی ہاتھون مین قاتل نہ لگا تیسرے دن
عمر ایک هفتہ نہین باغ مین اے گل تک پھول / رنگ بدلے ہے زمانے کی ہوا تیسرے دن
چار صرف اس بت پر خو کی اوپر پہیج مظہر / آپ سے اب جو ہو جای خفا تیسرے دن

غزل سودا

نہ غنچے گل کے کھلتے ہین نہ نرگس کی کہلین کلیان / چمن مین لیکی خمیازہ کسی نے انگھڑیان ملیان
کہین مہتاب نے دیکھا ہی اوس خورشید پیکر کو / پھرے ہے ڈھونڈھتا ہر شب جہان آباد کی گلیان
تبسم لبون نمایان ہی ترے آلودہ مسی لبے / ہوا ہر سیہ مین اسطرح بجلی کی اچپلیان
لب غنچہ ترا سا ہے کسی خوبان عالم مین / غلط ہی یہ زبانون پر کہ سب مصری کی ہین ڈلیان
دوانہ ہو گیا سودا تو آخر ریختہ پڑھ پڑھ / نہ مین کہتا تہا اے ظالم کہ یہ باتین نہین بھلیان

قطعہ تاریخ رحلت سلطان
سلطان ملک ...
مجلس ...
حاضر قدسی ...
روح قدسی ...
فضل حبیب ...

تمام شد
بعون عنایت حبیب ...

۸۱

دو صالح دفتر اوراق ...
نسخہ مجمع الاشعار فارسی
کہ بر ۱۹ ... تاریخ
تمام و باختتام رسید
... و کریمہ ...

غزل آتش

چھپی اگر چہ جیب نگار ہیچ جمال و طور و خرام آئینہ ون
نہ ہووین اس بت کی گر پجاری تو کیون ہو پیلے کا نام آئینہ ون
ذقن زنخدان لب و دہان و رخ و جبین و نمک تبسم
سکہاتے ہین اس پری کو کافر بہ کے سب قتل عام آئینہ ون
ادا و ناز و حجاب و غمزہ کرشمہ شوخی حیا تغافل
تمہاری چتون کے آگے آگے یہ کرتی ہین اہتمام آئینہ ون
جہپک لگاوٹ جہپک جہمکڑا ملال غصہ کرم رکاوٹ
کسیکے ہاتون یہ گرتے ہین یہ کیسا جی ہین مقام آئینہ ون
شکیب صبر و قرار و طاقت نشاط و آرام و عیش و راحت
تمہاری الفت مین کہو بیٹہا ہو یہ تو یہ کلام آئینہ ون
سریر و چتر و قشون و ملک و شکوہ و تاج و کمال راحت
مرے سلیمان کو دے خدا یا یہ جلد با احتشام آئینہ ون
نہ پوچہہ مجہہ سے تو انشاء اللہ کہ نام عشق کے کیا ہین وحشی
ذلیل و رسوا خراب و خستہ غریب بندہ غلام آئینہ ون

غزل ناسخ

نہ دور ہے گرمی بازار ترے کوچے مین
دیکہکر تجکو خود ہم او دھنہ رہن سکتا ایسا
دیدہ سوالی ترے عہد مین کعبہ ہو خراب
وہان سیکڑون ہوش بجزیرہ مین
اسبا دین کہ طرح یہ نقش کو جہاں سے
نہ دور ہو عشق سے یہ تصرف پرواز کی
آرزو ہے کہ بہرون مین تو بیان دل

جمع ہین تیری خریدار ترے کوچے مین
بنگئے صورت دیوار ترے کوچے مین
جمع ہین کافر و دیندار ترے کوچے مین
ہے مگر خانہ خمار ترے کوچے مین
نالہ ہم کرتے ہین آ یار ترے کوچے مین
ہم ہین رندان مین دل زار ترے کوچے مین
ہے جگہہ تہوڑی سی دیدار ترے کوچے مین

کہ عالم سخن ہر کوئی اشارت قاتل
ان کی گلی سے نکلتی ہے تمہاری کوچہ مین
عالم ہین کے کام ہیچ مین بیاباں
ہیں سکہاتی ہین اشعار کے کوچے مین

غزل سلطان

گل کا بستر ہتا بیت ستر جہیں
ایک آفت تہی ذات میری جہین
گہو کیسا ہے اور یہ سلام

غزل انشا

[illegible]

گرین سلطان ہفت کشور ہون | لیکن مفلس ہون سیم بر تجھ بن

غزل غالب

پہیکا جو نازو ادا اوس بت لاثانی بن
عشق بین دیتا ہون سبیلی کی کا دن
جسے نے پنبہ مہتاب دیا کانون بین
جان مردہ نکلی پہری لب جونکلی دشنام
کار شمشیر کا کرتا ہے خیال ابرو کا
پہنکر ہوو یگا خوشحال وہ شالہ کو لے

ایک ہی بات تھی یوسف کنعانی بین
دسترس ہے ہم کہان قیس ہیا بانی بین
شہرہ ہے تنک ہے مری اشک کی طغیانی بین
کیا مسیحائی ہو اس لعل بدخشانی بین
داغ اسکا ہو ازل سے مری پیشانی بین
ہم ہی ہین یادو غالب اسی عریانی بین

غزل مصحفی

یاز اپ سرو و خوبان بین گو مرد نگیان شاہین بچہین
ساتہہ فقیر کے ڈہولک ہے اب ہم دہمپان رنگیان بچہین
نالہ کسی سے رات جو گلشن رشک بزم عشرت تہا
منقار بین مرغان چمن کی صبح تلک جو نائین بچہین
شمع رہی شب جب تلک جلتی نیند نہ آئی مجھ کو ذرا
بجہا بجہین پروانون کے پر دن کی جیکہ سرہانین بچہین
ہلیے غرلج نازک تیر ہیں اوچٹ گئے اوس گل کے
بالیان جو چتون سے اوچہ کر رات سرہانین بچہین
بین نہ سمجہے کہتا تہا ازاہد میخانہ کی راہ نہ چل
آخر تجہیر ستی بین نالیہان اوبیدہ بن بچہین
آئے تخت ہو کے ملانک مرگیا جو عاشق تیرا
نوبتین کیا کیا شاہ کی حرمت ہر دم تلقین بچہین

غزل احسن

[illegible]

غزل ولی

[illegible]

اپنے شیرین سخن کو دیکھ رواج
سارا بازار قند کرتے ہیں

جس کو بیتاب دیکھتے ہیں اوسے
اپنے اوپر سپند کرتے ہیں

بند کرنے کو عاشقوں کے سدا
زلف اپنی کمند کرتے ہیں

اے ولی جو کہ ہیں بلند خیال
شعر سب ترا پسند کرتے ہیں

غزل سودا

کیوں نہ تسکین دل اے یار کروں یا نکروں
نالہ جا کر پس دیوار کروں یا نکروں

سن لے اک بات مری تو کہ رمق باقی ہے
تا لئے دل کھول کے دو چار کروں یا نکروں

نا صحا او ٹھ مرے پہلو سے کہ دم رکتا ہے
تا لئے دل کھول کے دو چار کروں یا نکروں

خواب شیرین میں وہ اور دل ہمرا مائل شور
جی دھڑکتا ہے کہ بیدار کروں یا نکروں

سخت مشکل ہے میں صیاد سے جا کر یارو
ذکر مرغان گرفتار کروں یا نکروں

حال باطن کا نمایاں ہے مرے ظاہر سے
میں زبان اپنی سے اظہار کروں یا نکروں

سو ہم گل ہی میں صیاد سے جا کر یارو
بے زبان میری بھی گفتار کروں یا نکروں

عہد تھا تجھ سے تو تجھ عمر وفا کرنے کا
اب اسلوکوں پر جفا کار کروں یا نکروں

کوچہ یار کو میں رشک چمن اے سودا
جا کے با دیدہ خونبار کروں یا نکروں

غزل سراج

اول کی تم تو بھول گئے مہربانیاں
لانے لگے ہو روز تغافل کی بانیاں

کیا ہو سکا سنہ گئے اگلی دہر کے تم
گزریں ہجر کی رات جو مجھ پر کہانیاں

دامن تلک نہیں ہے زرد دست سرخ نہیں
کیا خاک میں ملی ہیں مری جانفشانیاں

داغ فراق لالہ تو باغ خیال ہے
سمجھے مری جگر میں تمہاری نشانیاں

مجھ دل سے کوہ طور کا سرمہ کبھو ہو تم
باقی ہیں اب تلک مجھے وہی لن ترانیاں

شاید کہ مجھ سے قتل کی ہوتی ہے مصلحت
رمز میں تری نگاہ کی سب ہیں جانیاں

کب تک روا رکھو گے تغافل سراج پر
اب استاد ہیں خوب نہیں سرگرانیاں

ردیف واو غزل قادر

ہا بجا معشوق ہوا ور حسن کلام اپنا ہو
جی ہوا اور یار ہوا اور ساقی جام اپنا ہو
قتل کو نہ بہ ہو وہ بت سخن کہہ کو
جس کی تیغ ایسی ہوا اور جفا کا حرام اپنا ہو
دیکھ کر میں قدر عشا کو چمن میں کہ
خون دل پیتے ہیں جفا کا قیام اپنا ہو
سکتے ہیں سخن دریا کی ہیں ہم کہہ علی
پہر یاں صبح و مسا ہم بدام اپنا ہو
لکھیں

کیا ہو جی سخن ہر دو ساقی کی [illegible]
[illegible]

[illegible]

گرم ہو کر نہ سوئے یار کے ساتھ ... آگ لگ جائے اس زمستان کو
یاد آتی ہے صورت یوسف ... کھول کر دیکھ [illegible] قرآن کو

غزل

جو سونگھے اس گل زیبا کے پیرہن کی بو ... خوش آوے کب اسے نسرین و نسترن کی بو
دماغ کیوں نہ معطر ہو بلبل شیدا ... ہر ایک گل سے جو آتی ہے پنجتن کی بو
خط آگیا تری چہرے پہ اے گل خندان ... گئی نہ رخ سے ابتک نہ بالپن کی بو
جو بیٹھا آنکے محفل میں وہ مرا گل رو ... گئی ہو مست اسی وقت انجمن کی بو
نشانی جب تری زلفوں کی لیلتی ہے صبا ... خطا سی جاتی رہی نافۂ ختن کی بو

غزل نیاز

عشق میں تیری کوہ غم سر پہ لیا جو ہو سو ہو ... عیش و نشاط زندگی چھوڑ دیا جو ہو سو ہو
عقل کے مدرسے سے ہو عشق کے میکدہ میں آ ... جام شراب بیخودی اب تو پیا جو ہو سو ہو
لاگ کی آگ لگ گئی پنبہ طرح سا جل گیا ... رخت وجود جان و تن کچھ نہ بچا جو ہو سو ہو
ہجر کی جب مصیبتیں عرض کیں اوسکے روبرو ... ناز و ادا سے مسکرا کہنے لگا جو ہو سو ہو
دنیا کی نیک و بد سے کام ہمکو نیاز کچھ نہیں ... آپ سے جو گذر گیا پھر اوسی کیا جو ہو سو ہو

غزل درد

[illegible] گو مرے صنم یا تو مجھے بھلا دو ... یا الٰہی دل کو مری پاس سے اوٹھا دو
رسم و آئین اسیری کے مجھے یاد نہیں ... ہو گرفتار ہوں ای ہم قفسو سکھلا دو
[illegible] لینے دو جھری سے مجھے تشنہ لبی لیا ... ذبح تو کرتے ہو ٹک صبر کرو صدا دو
[illegible] اید توقع تو نہیں تجسے اب ... آتش عشق تو دامن سے بھلا بجھا دو
درد سی سوز ہے دنیا میں غزلیوں کی لٹا ... شاعری ہمکو مبارک رہے ای استاد و

غزل سوز

[illegible] جان جاتی ہے یار سنبھالو ... کلیجے میں کانٹا چبھا ہے نکالو
[illegible] بہائی مجھے زندگانی نہ بھائی ... مجھے مار ڈالو مجھے مار ڈالو

غزل نظیر

[illegible]
ہمیں تو آرزو ہے کہ [illegible]
ادا سے [illegible] اوس [illegible]
الٰہی راہ میں ایسا کوئی رقیب نہ ہو
علاج کیا کروں [illegible] جدائی کا
سوا ای وصل کے اوسکا کوئی طبیب نہ ہو
نظیر اپنا تو معشوق خوبصورت ہے
جو حسن اوسمیں ہے ایسا کوئی عجیب نہ ہو

غزل شادان

نہین تمہاری جو ایسی باتین کہان ہے ایسا دماغ ہمکو
صنم کی بالون مین پہنس رہے ہین نہین ہے اب تو فراغ ہمکو
چمک رہے ہین ستارے شب کو عجب طرح کی بہار دیکھی
پیار آتا ہے گہر ہمارے تو بہر دے ساقی ایاغ ہمکو
اگرچہ گوہر سا سامنے تہا مگر وہ ہمکو نظر نہ آیا
اندہیری راتون مین ہو لیتے تہے بنا دیا ہے چراغ ہمکو
تمہاری خاطر ہمارے پیارے ذرا تو دیکہو کیا ہی کیا ہے
بہٹکتے پہرتے تہے رات اور دن ملا ہے اب تو سراغ ہمکو
کسی کی دولت ہے عیش گہر گہر کہان ہے ایسا نہ اد شادان
سکندر سوار ہے تو کیون نہ جنگل ہو باغ ہمکو

غزل شاہ ظفر

جلا یا اپنے ضبط کر کر آہ سوزان کو
ہمیشہ کنج تنہائی مین ہم سونس سمجھتے ہین
تری اندام و رنگ و قد و زلف و خط سے تو
چمن کن کنکو دل مین سر اٹہو لیتی القال
تری دندان و لب نے کر دیا ہے عقد عالم مین
ادا کر انکہہ اد بس ناسمجھ نے دشمن کر لیا اپنا
نہین قلقل و جا دنیا ہے شیشہ دم سا
نہو جب تو ہی اے ساقی بہلا پہر کیا کری کوئی
بنایا اے ظفر خالق نے کب انسان سے

جگر کو سینے کو پہلو کو دل کو جسم کو جان کو
الم کو یاس کو حسرت کو بیتابی کو حرمان کو
سمن کو ارغوان کو سرو کو سنبل کو ریحان کو
کنارے کو چہرے کو پابک کو خنجر کو پیکان کو
گہر کو لعل کو یاقوت کو ہیرے کو مرجان کو
نگہہ کو ناز کو انداز کو ابرو کو مژگان کو
سبو کو خم کو مے کو میکدہ کو مے پرستان کو
ہوا کو ابر کو گل کو چمن کو صحن بستان کو
ملک کو دیو کو جن کو پری کو حور و غلمان کو

غزل امانت

ای مسلمان اس اشہر بر دانہ ہو اسے ... | اسی ... جسن ... ہو دل ... ہم

اوبا نے صلاوت کیا ہے اب سیج تا ملیو	لب پر زخم ہے گویا آتا تا تا ہو ہو ہو
لطف عالم کہو نہین کیا طبیعت کی سو ابچہ	ہے آگ آلگا ہوا دریا اتا تا تا ہو ہو ہو

غزل جرات

پھرتا ہون تجہہ بغیر مین ہو کے دوانہ ہو بہو	شہر بشہر وہ بدہ خانہ بخانہ کو بکو
پہولی وہ کسطرح جسے دل آہ ہوا ہو ہی اسیر	زلف بزلف خم بخم پیچ بپیچ مو بمو
ای لقب یا کشب اوس سی ہو کے آہ ہم	دست بدست لب بلب سینہ بسینہ رو برو
روتی ہین ہم جو نوحہ گر ہوئی ہین یک اختیار	بحر بحر یم بیم دجلہ بدجلہ جو بجو
اسکی تلاش مین سدا پہرتی ہین ہم ضعیف	بام ببام در بدر کوچہ بکوچہ سو بسو
دیکہا چمن مین جرات اب جلوہ عیاں ہے یار کا	شاخ بشاخ گل بگل غنچہ بغنچہ بو بو

غزل گلنور

مجہہ کو جو ہے نت ستم تازہ بتازہ نو بنو	تجہہ پہ نہین ہے وہ کرم تازہ بتازہ نو بنو
اسکی جدائی ہے گران پیاری روز و شب	کیسے نہین ہین درد و غم تازہ بتازہ نو بنو
ای صنم تو پر جفا مجہے ہو تو ہے وفا	تجکو خدا کی ہے قسم تازہ بتازہ نو بنو
بیر جفا تو جبسے ہے جسکو نہ ہے سکلے	دل پہ بسا ہی غم الم تازہ بتازہ نو بنو
یک کشور ہے غمزدہ اسکو کری تو خوش ذرا	پڑہ کے غزل تو دم بدم تازہ بتازہ نو بنو

غزل نورشاہ

حال فرقت کیا لکہوا تم آپ آکر دیکہہ لو	ڈر نہین مجکو میری بیماری ملا کر دیکہہ لو
بیقراری دل کی میری دیکہنی منظور ہے	تو میان سیماب ہو ذرا سا سنگا کر دیکہہ لو
آپکہلیجا دیگی میری انتظاری آپ پر	تا نہہ مین اپنی گل نرگس اوٹہا کر دیکہہ لو
چشم تر کو اب جو کم جانتی ہین اپ ہے	تو مقابل ابر کے مجکو سلا کر دیکہہ لو
اپ مین سوزان و گریان کسطرح گذرتی ہے رات	شمع سومی بزم مین اپنی جلا کر دیکہہ لو
سو بسو حال پریشان تم اگر دیکہو مرا	آئینہ خانی لینا اپنی زلف جا کر دیکہہ لو
اپنا بن جو نور کی ہو شکل اسمین کہان	قیس کی تصویر کا نقشہ ہٹا کر دیکہہ لو

غزل یقین

گرہ کہو اور زلیخا کی شانکو ...
جنون دل کی زنجیر و نہی دیوانہ ...
کہو نئی ترک ادب کرتا ہے سو دی ...
سلما و خدا کی ڈر سے تم اسکو ...

ابھی آتا ہے چل اک دم ہو چپنی و بچار یکو — ہانسا ک روشن کرو مست شمع پر وانیکو چھیڑو
یہ محراب نماز بیخودی ہے زاہدو سمجھو — خدا کیو اسطی ستون کے میخانیکو مت چھیڑو
مبادو مت یقین کا دل کرہ جو ہو نہ سکنے — خدا جانے کہ کیا ہو اس پری خانیکو مت چھیڑو

غزل

ہی دسا قی ہین سب یکجا اہا ہا ہا ہو ہو ہو — عجب عالم ہے مستی کا اہا ہا ہا ہو ہو ہو
بہار آئی تو ڑ انے پھر لگے زنجیر دیوانے — ہوا شور جنون برپا اہا ہا ہا ہو ہو ہو
نہ ٹپکا تہا جن آنکہوں سے کبھی اشک کا قطرہ — رواں ہے ان سی اب دریا اہا ہا ہا ہو ہو ہو
سیہ ہے گہر اس جہا مین ساقی ہو بطرب اگر ہو وے — تو کبھی کیفی کرتا اہا ہا ہا ہو ہو ہو
کیا بیداد ہے عاشق تو نے قتل الظالم — کوئی کرتا ہے کام ایسا اہا ہا ہا ہو ہو ہو

غزل مشتاق

بلبلان سب فدائی ہین باغبان رو دیجیو — السلام علیکم ہمدمو مستی ہم صفر دنیا ہر بھر دیجیو
یہ وصیت کرکے بلبل باغبان سی مر گئی — کہہ گئے مجکو غسل تختۂ چمن پر دیجیو
بعد میرے دفن کے تو قل پڑھا جائیے اگر — کہو کر صحن چمن کو صاف مٹی دیجیو
یہ قدم چالیس ہٹ کر انکے تربت پر مرے — فاتحہ کی جا پر تعریف گل کی کیجیو
یاد تہا مدت سے سودا کی نشین یہ ماجرا — آج کیون ظاہر ہوئی کچھہ بہید اسکا کیجیو

غزل غلام احمد

اے دلبر عجب تو بہی ہے ماہرو — نہ ہے تیرے مانند کوئی خوبرو
تکلم کیا کرے کوئی تیرے ساتھ — تری تو فصیح ہے سبہی گفتگو
ذ مشک ختن کی ہے بو اس طرح — جو ہے تیری زلف معنبر کی بو
نہ ثانی ہے دور جہان مین کوئی — ترا اے نہ نسبکو ان خوب رو
جدا ایک لحظہ نہ کرے صنم — ہمیشہ آیہ احمد کو رکھہ روبرو

ردیف ہای ہوز غزل صاحب

مگر تجھے قتل ہے منظور تو آپ تسلیم — تیغ موجود ہے حاضر ہے گلا تسلیم

غزل مشتاق

آداب ہے آداب ہے آداب ہے اللہ | آپ | ناف ہون کر کے بہلے آئی خدا

غزل جرأت

اک شب کہین کاکل کی حکایت جو لیا
دل چھین لیا اپنے وکہا دست حنائی
عالم ہے جو ان کا جوانی ہو بہ پوشیدہ
نظارۂ کا پایا جو تہہ دل اپنے لبون تک
جرأت کی غزل جس نے ہی سنی کہے واہ

ارادات ہے کیا رات ہے کیا رات ہے واللہ
ہے کیا بات ہے کیا بات ہے واللہ
الگات ہے کیا گات ہے واللہ
صلوات ہے صلوات ہے واللہ
کیا بات ہے کیا بات ہے واللہ

غزل سودا

لطف ہے کرم ہم پہ ستم واہ واہ
کرتے ہیں جفا چھین ہے اسکی رضا
کر لیا گشت کو بس کے عالم کو تو
انشرب کی دیکھ تازہ بنا کو کے
لگے جو کوئی ریختہ سودا کی طرح

دیکھ لیا بس تمہین ہمنے صنم واہ واہ
جسکی رضا مین سدا گذری عمر واہ واہ
ایک تو ادھر بھی کبھو لبر کرم واہ واہ
کہتے ہین بت کلن پر حرم واہ واہ
سینہ نہین ہوتا لوح و قلم واہ واہ

غزل سودا

سب خوش ہے وہ گالی اکیا سو یہ تحفہ
لب ہو بدی دل مین لئے تو زبان دیجو
ہون دل کی شفا کیونکہ تجھ عشق کی سب
دم کے نفس سے لاتے ہین بجان تجکو
ہو دل و دین طاقت دیکھا لے اور
صبح کی سچ درج پر کہنے کریں بدلان
سخن نظم کو سودا کی نہ پہیر لگا لینے

رنجش تو کہون کس سے ہے پیار سو یہ تحفہ
خاموشی مین وہ خوبی گفتار سو یہ تحفہ
آزار گذھب لینا بیمار سو یہ تحفہ
غم اپنے کی وہ صورت غمخوار سو یہ تحفہ
ہین جنگ مین فیق اپنے دو چار سو یہ تحفہ
دائم ہی ہے سودہ نادر دستار سو یہ تحفہ
آفاق مین وہ شہرہ اشعار سو یہ تحفہ

غزل سلطان

نالہ ہون اور نالہ شبگیر ہے اللہ اللہ
غم ہے اور یہ دل دلگیر ہے اللہ اللہ

[illegible]

۸۹

پیر و کفن زلف کی زنجیر ہے اللہ اللہ
ہم مرین غم مین نشہ تجکو خبر ہو
کبھی پھیری بھی تقدیر ہے اللہ اللہ
نہ تو دہی کا خدا کا نہ بت کی تقصیر ہے
مستقل ظالم سب ہے یہ تیر ہے اللہ اللہ
دل کیا ہاتھ سے اور کیا ہے کی بات ہون
خاک مین قتل کی اکسیر ہے اللہ اللہ
جو ہون مین نام سعود کا ہے جی پہ
کچھ بس کس گہری کی تصویر ہے اللہ اللہ

کیا کرون وصف تیرا مجکو سنوار احق ہے — جلوہ نور کی تاثیر ہے اللہ اللہ
جیسے دیکھا ہی ترے حسن کو ای راحت جان — جیسے سلطان جہان گیر ہے اللہ اللہ

غزل مظہر

اوس گل کا پہونچتا ہی مجہے خط صبا کی ہاتھ — بسواسطے لکھا ہی چمن بین ہو تو کاہے ہاتھ
برگ حنا اوپر لکھو احوال دل میرا — شاید کبہی تو جا لگے اوس دلربا کی ہاتھ
ازبس دہو رہا ہون دو عالم کی قید سے — دنیا لگا ہے جب سے مجہے بینوا کی ہاتھ
ڈرتا ہون میری زاری تری دیکھ سحر — سورج کی ہاتھ جوری ہے پکڑا ہے صبا کے ہاتھ
مظہر چہپا کے رکہہ دل نازک کو سینہ مین — شیشہ بچتا ہی کہے میرزا کی ہاتھ

غزل سوز

بس دل ناتوان بس چپ رہ — رہ رو دوست کہو تو جان بس چپ رہ
غل نکر غل نکر کہ تیری ا ہ ہ — پہونچی تا لامکان بس چپ رہ
انکہین جاتی رہین گے ای نادان — میرا کہنا تو مان بس چپ رہ
تیرے رونی پہ لوگ روتے ہین — بس نہ رو میری جان بس چپ رہ
پہول جہڑتے ہین تیرے رونے پر — میرے غنچہ دہان بس چپ رہ
شعر کا سیکو ہین شرارے ہین — سوز آتش زبان بس چپ رہ

غزل ولی

کیا ہی عشق نے یون دلکو آب آہستہ آہستہ — کہ جون آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ
عجب کچھ لطف رکھتا ہی شب خلوت مین وہ — سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ
مری دل کو کیا بیخود تری انکہون نے آخر — کہ جون بیہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ
کیا اب عشق نے یون آتشین دل میرا — کہ جون گلتا ہی آتش سے گلاب آہستہ آہستہ
اداو ناز سون آتا ہی وہ روشن جبین گہر سے — کہ جون مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ
ولی مجہہ دل مین آتا ہی خیال یار بیپروا — کہ جون انکہین مین آتا ہے خواب آہستہ آہستہ

غزل صاحب

کیسی تقدیر جان دل آزار ہو سبحان اللہ
بات کی بات مین بیزار ہو سبحان اللہ
اسطرح بیمہر ہو اور کہتے ہین ہو
کیا ملتین سے شمر و دلدار ہو سبحان اللہ
پیغمبر لہو ہماری رہتی ملک ابہو
کس طرح دلکو لیا نظربان پیار ہون
اپنا یون جی سے طلبگار ہو سبحان اللہ

لبلبین دیکہہ سے نہ ہمت ہین ہین چمن مین
سبحان اللہ
مستعد نہ لطف ہی اخلاص
استعداد
سبحان اللہ
ہمت
سبحان اللہ

غزل [illegible]

سحاب بادہ ہے جیسے ایاغ میں غنچہ	نہ اس طرح کا کھلا کوئی باغ میں غنچہ
ہوای باغ کی سر میں بھری ہے تیری بو	تڑ ہے خبطار کہے ہے دماغ میں غنچہ
قریب زلف ہے بالی میں لعل کی مچھلی	بجا ہے گر کہوں منقار زاغ میں غنچہ
خیال اوس رخ رنگین کا اسمیں رہتا ہے	کھلا ہے طرفہ مرے دل کے داغ میں غنچہ
خموش سر بگریبان ہے تو نہواے سمجھو	یہ اوس دہن کے ہے فکر و سراغ میں غنچہ

غزل سوز

ہم کرو سیر گلستان واہ واہ	ہم رہیں محبوس زندان واہ واہ
تم چمن میں ہم قفس میں یا نصیب	واہ واہ اے عندلیبان واہ واہ
تا سحر ہم بزم تم اس کے رہو	واہ واہ شمع شبستان واہ واہ
ہم رہیں پروانہ سان صدقے ترے	سب کریں سیر چراغان واہ واہ
سوز کو دی اپنے پہلو میں جگہ	واہ واہ گور غریبان واہ واہ

غزل غلام احمد

آپ تو خوب طرحدار ہو سبحان اللہ	کیا پری زاد ہو دلدار ہو سبحان اللہ
کیا کہوں آپکی بس زلف مسلسل مشکین	دام صیاد ہو یا مار ہو سبحان اللہ
آپکی چہرہ پر نور کی ہو کیا تعریف	آپ تو مطلع انوار ہو سبحان اللہ
آپکی ذات میں ہے نور تجلی تابان	آپ تو صاحب اسرار ہو سبحان اللہ
ہم نہ کیوں ہووے تمہیں دیکھتے ہی پست فلک	واہ کیا ابروی خمدار ہو سبحان اللہ
لب اعجاز مسیحا سے اگر فرماؤ	مردہ دل آن میں ہشیار ہو سبحان اللہ
کیجے اب تو کرم آپ بس اس احمد پر	آپ ہی تو مرے مختار ہو سبحان اللہ

غزل محسن

شوخ بہکتے ہیں کہ سر آگے دھرا ہے شیشہ	جام لبریز ہے اور مے سے بھرا ہے شیشہ
ہو ہو کر نہ لگے بہت سنبھال کے جانا	ٹوٹ کر دل سے تو نازک یہ سوا ہے شیشہ
راہ کھاتی ہے لگی شیشہ کو یکدم ٹھیس	روح مستون کی [illegible] کیا ہے شیشہ

محسن

[illegible]

غزل سراج

[illegible]

۹۱

دیکھی ہیں جو گلشن امید کی سیر
اس گلعذار غنچہ دہن کو دہن کو دیکھ
گل کی ہوای باغ تجسس کی دل بیر
گر آئے وہی بسکہ اس چمن کو دیکھ
اک پل میں بہ پہچان سی اپنا [illegible]
اس دیدہ بازشا برمن کی تن کو دیکھ
پیچان کر تو لاف غروری کا ای صبا
اس تند خوکی ابرو [illegible] کو دیکھ

غزل محمد حسین

ماہرو رکھتا ہے بس جور و جبر کا تکیہ
عاشق خستہ دل کو ہے صبر کا تکیہ

دولت حسن خداداد ہے کیا خوب
اس جگر سوز کا کافی ہے فقر کا تکیہ

گر او ٹھا لیوے وہ بہر کے کو جمال اپنے
چشم خورشید کو ہو نور بصر کا تکیہ

ہیچ یاقوت ہے ہو لعل سخن کا جو نمود
شاد کامی سے ملے عز و قدر کا تکیہ

بالش درد کہر کی نہ حقیقت جانے
جس کے مقسوم ہوا اس در کے حجر کا تکیہ

جو میسر نہ کبھی وصل صنم کا ہو تو
بس غنیمت ہے عجب لحد و قبر کا تکیہ

خوف عقبے کا نہیں درگہہ رسول اکرم
اس گنہگار کا محکم ہے حشر کا تکیہ

ردیف یای تحتانی غزل مستان

سوزش فرقت سے ہیں پیارے بدن میں آبلے
دست میں پا میں جگر اور دہن میں آبلے

تجھ نگاہ کرم کی کثرت سے ای سرو سہی
خوشۂ انگور کے نکلے چمن میں آبلے

سوز سے یار و جو تھا میں بربیاں اس طرح
ہو گئے دیکھو صدف کی پیرہن میں آبلے

اندلوں میں کیا کہوں پیدا ہوئے جا حباب
جسم دریا میں سحر اک دم فضا میں آبلے

قطرہ افشانی میں شبنم کی ہے گلشن کے بیچ
ہیں نکلتے دیکھ لو سرو اور سمن میں آبلے

الیسا نازک ہے مستان صنم نام خدا
ایک بوسے سے ہوئی چاہ ذقن میں آبلے

غزل فقیہ

کیا ذات مبارک میں صفائی نظر آئی
نقشے میں محمد کے خدائی نظر آئی

اطراف و جوانب میں سراپا سے انور کے
اس ہر رخ کبریا کی ضیائی نظر آئی

جب حال نحل وصل ہوا تب کھلے آنکھ
اس چشم کے پردے میں جدائی نظر آئی

عالم کو دکھا حضرت عالم یہ پکارے
اس نور الٰہی کی دو صفائی نظر آئی

کوچے میں ہے سمگر کے بہت لاشے پڑے ہیں
اس دہر کی اسعد و صدقائی نظر آئی

اس سود و زیان سے ہے بہشت ابر دمان دیکھو
از سید دو عالم کی ہر آئی نظر آئی

احسان فقیہ خاک قدم کس لیے جانے
[illegible] بخدا [illegible] نظر آئی

غزل فقیہ

عاشق کی [illegible] میں عقل [illegible]
[illegible]

٩٢

[illegible]

جو رہبان سے مجکو الٰہی بچا لیو | پیدا ہوئے ہین جان کی خواہان نئے نئے
دیر و حرم مین کوئی نہین تیری راہ سے | کافر نئے نئے ہین مسلمان نئے نئے
مین اس طرح جنون ترے ہاتھون تنگ ہون | لاؤن کہان سی روز گریبان نئے نئے
کس طرح ہو گذر در جانان ہے نیاز مند | دربان نئے نئے ہین نگہبان نئے نئے

غزل عاقل

تیری الفت مین ہوئی جان کی خواہان کتنے | تشنۂ خون ہین ترے گبر و مسلمان کتنے
ایک امید بھی تجھسے نہ بر آئی میری | رنگئے دل مین ترے حسرت و ارمان کتنے
نہین ملتا ترے ناقہ کا پتا ای لیلےٰ | چھان مارے ترے مجنون نے بیابان کتنے
کتنون کو کان نالے سے جہکا یا تو مین | زلف پیچان کی ترے پیچ مین پیچان کتنے
جسنے دیکھی تری لقہ دیر کہا صل علےٰ | پڑھتے صلواۃ ہین آ آکے مسلمان کتنے
ایک تھا آئینہ وہ جسکے ہین حیران کتنے | پھرتے ہین زلف پریشان کی پریشان کتنے
اونکے صحرا سے چلا شہر کی جانب ساتھین | لیکے دامن مین بھرے خار مغیلان کتنے
مصحف رو مین کھنچی جاتی ہے اسکی تصویر | ایک قرآن سے لکھے جاتے قرآن کتنے
کوئی سمجھا نہ ترے شعر کا رتبہ عاقل | ان تو ہین کہنے کو دنیا مین سخندان کتنے

غزل ولی

جسے عشق کا تیر کاری لگے | اوسے زندگی جگ مین بھاری لگے
نہ ہووے اوسے جگ مین ہرگز قرار | جسے یار جانی سے یاری لگے
چھوٹے محبت و مرگ تک | جسے عشق کی بیقراری لگے
یہ ہر دم مجھے عاشق پاک کو | پیارے تری بات پیاری لگے
اگر تو ولی سکے سخن کو سنے | رقیبون کے دل مین کٹاری لگے

غزل قادر

ہمین منظور ابی اگر تو نہ دیدار کا ہی | دل عشقون کے لینے کو نگاہ یار کافی ہے
جہانگ شمع سوزان ترا پروانہ ابی دل | تجھے دلربا اب صحبت اغیار کافی ہے

[illegible]

غزل لطیف

[illegible]

۹۳

[illegible]

قتل لو اوسنی کیا مجکو پہ تشہیر کیے | اتنی کوتاہی ہوئی صاحبو قاتل سے مرے
آگ لگجاوے نہ دنیا مین جہوڑ دی لطیف | آہ سوزان جو نکلتے ہے نہان دلسے مرے

غزل

اس قدر ہم پہ ناتوانی ہے | موے سرتک بہی سرگرانی ہے
میرے زخمو پہ مت رکہو مرہم | میرے قاتل کی یہ نشانی ہے
تلوے چہد چہد کے ہوگئے غربال | ہمنے صحرا کی خاک چہانی ہے
حال دل پوچہہ لو طبیبون سے | کیون مرا رنگ زعفرانی ہے
چاہئے زخم دل ہرے ہو جائین | پہنی پوشاک اس نے دھانی ہے

غزل شہید

کہو اوس برق وش سے آج لازم سایہ کہانا ہے | خبار سے سر ہماری ابر رحمت شامیانہ ہے
چلو نگا سر کے بل شوق شہادت دستگیر مین | جہان تلوار چلتی ہے اوسی کوچہ مین جانا ہے
نشانا جسنے تہا یاہو وہ تیر دنکا نشانا ہے | ...
چو شرماوٴ تو پیاری چہوڑ دون گا کانکی چلون کو | تمہاری عین دیدہ سر مین آنکہین چہپانا ہے
گریبان بہار کے دست جنون سے ہو کہ پار | ابہی تو دامن صحرا کی بہی بڑہ کر اودانا ہے
چو بال اسکے اولجہتے ہین تو دل اپنا الجہتا ہے | یہان کے درد شانہ مین وہان زلفونمین شانا ہے
نشان نقش پا لاکہون ہین سر سے کیجا | مگر قاتل ترا کنج شہیدان آستانا ہے

غزل بخشش

تاثیر تیرے عشق نے مجہہ پر ذری نہ کی | مین کیا کرون نصیب نے کچہہ یاوری نہ کی
دلبر سمجہہ کے دل کو دیا اسکے ہاتہہ مین | دل لیکے ہمراہی کچہہ دلبری نہ کی
لے رنگ مشتری تری خوبی کے سامنے | خورشید نے بہی ذری سی کچہہ ہمسری نہ کی
نزدیک تہا کہ پہونچے سکندر لب حیات | ہی خضر وان تلک بہلا کیون رہبری نہ کی
بخشش کے پاس گوہر دل تہا نشاط مین | قیمت کچہہ اوسکی تونے تو اے جوہری نہ کی

غزل

غزل عاصی

چمکت تھا نہاتے اسکی عرق کا قطرہ وہ اسطرح سے
ستارہ جیسے ہو جھلکتا فلک کے اوپر ٹھہرے سے
چمن میں طائر جوش مستی سے چھپاتے ہیں دیکھ گل کو
جو میری گلرو کو دیکھ لیوین تو رکھیں منقار پر کے نیچے
نگاہ خونریز ایسی آفت کہ تیغ برق ادس سے ہوئی نادم
جو فرق دشمن پہ دہیان گذرے تو اسکے ٹھہری کمر کے نیچے
چڑھا وہ کوٹھے پہ جبکہ قاتل تو سب پکاری وہاں کی خلقت
کہ تیری دہشت سے خور ہی نکلے چھپاتے منہ کو سپر کے نیچے
یہی تمنا ہے مدتوں سے جناب باری میں اپنی عاصی
کہ مدفن اپنا نجف میں ہووے علی کی دیوار در کے نیچے

غزل انشا

آئی تھی ایک حور مجھے دیکھ ہٹ گئے	ہونٹوں سے کچھ دابے ان جھٹ ملٹ گئی
ہٹ کو مری پاکے وہ جو کہتے تھے چاچیٹ	جھٹ پٹ کواڑ کی جھٹا پر جھٹ گئی
کی چھیڑ چھاڑ میں نے جو معقول سی آ کے	بے اختیار شرم کے مارے ہٹ گئے
کھنت کیا ہوا خلل انداز پہ خروس	ہے ہے خروس صبح کی چھاتی نہ پھٹ گئے
انشا کی گفتگو یہ دہوان وہاں یہ غضب	آ کر بہار جیسے گلے سو لپٹ گئے

غزل سودا

گر تجھ میں ہے وفا تو جفا کار کون ہے	دلدار تو ہوا تو دل آزار کون ہے
نالوں ہوں مدتوں سے ساقی کی گلی	پوچھا نہ یہ کبھو بس دیوار کون ہے
ہر شب شراب خوار و ہر اک دن سیاہ مست	آشفتہ زلف لٹ پٹی دستار کون ہے
سودا کو جرم عشق سے کرتی ہیں کیوں قتل	پوچھا نہ تو یہ گنہگار کون ہے

غزل سودا

ساون کے بادلوں کی طرح سی بھری ہوئی	ہیں نین وہ میں جس سے کہ جنگل ہرے ہوئے

[illegible]

غزل آصف

بہار شک چشموں میں اب تلک رہی ہے ترے | حباب بحر کوئی دم تجھے لپٹ رہے
تو اپنے شیوۂ جور و جفا سے گذرے | تری بلا سے مرا دم تجھے لپٹ رہے
قمر کو ہوتا ہے ہر ماہ میں کمال و زوال | ترے بھی حسن کا عالم یہی سے رہے
شتاب آ کہ تری دید تک بسیر ہو | یہ دم لبوں پہ اب آ کر ٹھہر رہے
عرق ہے منہ پہ ترے خوشنما صنم لیکن | ہمیشہ گل پہ یہ شبنم سے رہے
جو وصل میں ہو جدائی تو کیا کرے آصف | یہ التفات ہے باہم یہ سے رہے

غزل آبرو

تمہارا دل اگر ہم سے پھرا ہے | تو بہت ہے ہمارا بھی خدا ہے
ہماری کچھ نہیں تقصیر لیکن | کہو ہم نے تمہارا کیا کیا ہے
ہوئے ہو اس قدر بیزار ہم سے | سبھی تمکو کہیں لگے بیوفا ہے
وہ احمق ہے کہا ہے جس نے تم | ملا جس سے تمہارا دل ملا ہے
عبث لے دل کرو مت آبرو کو | مسافر ہے شکستہ ہے گدا ہے

غزل آشفتہ

سانس اگر جسم میں اٹکی ہے | شکل جب تیری یاد پڑی ہے
یہاں ہم مارے جائیں کیونکہ بھلا | کس بری طرح آنکھ لڑی ہے
پیچ میں لا کے ہم غیروں کو | زلف کس کس طرح اکڑی ہے
تجکو جانے دو ان کیونکہ خانہ خراب | دل کی بستی مری اجڑی ہے

غزل دلہم

مرتا ہے ترے عشق میں سرشار خبر لے | تک میرے دل زار کی اے یار خبر لے
اے یاد تو ہی جا کے ذرا شوخ سے کہنا | مرتا ہے کوئی جا بس دلدار خبر لے
اللہ بچائے مجھے اس آتش غم سے | یا تو ہی مہر کہا کے مرے یار خبر لے
کس طرح بہلایا ہے مرے دلکو کیکہ | مرتا ہے ترا طالب دیدار خبر لے

غزل سودا

ہوئی رخسار خوبان گل سی پوچھا چاہیے
وہ گذرتی ہے ہماری حال پر زلفوں کو دیکھ
گندہ خوبان بجا ہے یاد وہ تو شوخی اور سیر
دل کشمیر و صفاہان عیش کرتے ہیں مدام
دل کیسے ہیں ابو الخیر حزین سودا ہوا

اضطراب عاشقان بلبل سے پوچھا چاہیے
اسکی ماہیت کہیں سنبل سے پوچھا چاہیے
بیخودی کی بات کو کامل سے پوچھا چاہیے
شیشہ کی لذت کی تسکین کابل سے پوچھا چاہیے
کچھ علاج اس مرض کا کاکل سے پوچھا چاہیے

غزل قسمت

گردہ بت کافر شب بام پر آوے
مژگان تری دل مین مرے جیسے لگی ہے
مقدور ہے کسکا جو تری حکم کو ٹالے
جو بر سر بازار جہان جلوہ دکھا ہو
جون ماہ منور ہو شب تا ہمسایہ

یک ماہ دو ہم ماہ فلک کو نظر آوے
یا سفینہ دیکھا کوئی لخت جگر آوے
رستم جو نہ آوے تو وہیں اسکا سر آوے
خورشید فلک سے کہیے ادہر آوے
قسمت وہ اگر چاند سی صورت نظر آوے

غزل سراج

خبر تحیر عشق سن نہ جنون رہا نہ پری رہی
نہ تو تو رہا نہ تو مین رہا جو رہی سو بیخبری رہی
شہ بیخودی نے عطا کیا مجھے اب لباس برہنگی
نہ خرد کی بخیہ گری رہی نہ جنون کی پردہ دری رہی
چلی سمت غیب سے اک ہوا کہ چمن سرور کا جل گیا
مگر ایک شاخ نہال غم جسے دل کہیں سو ہری رہی
نظر تغافل یار کا گلہ کس زبان سے بیان کرون
کہ شراب صد قدح آرزو خم دل مین تھی سو بھری رہی
وہ عجب گھڑی تھی کہ جس گھڑی لیا درس نسخہ عشق کا
کہ کتاب عقل کی طاق مین جو دہری تھی سو دہری رہی

غزل فدا

۹۷

بیا ساقی ای شام غریبان کو وطن یاد آ گیا
غمزہ شوق تیرا دل دیکھیں اب کہ گیا
چلے صیاد کے ہاتھوں تن بر چھو گیا
یہ لگی تیری نگاہ کی برچھی
لا کہ فولاد خون ریز کفن تو سے
بیت ہجر اکی مصیبت کیونکہ بیان
یہ جان امانت تھی اٹھا لے گیا

غزل قلندر

بے نصیبی پہ اپنے دل اپنی عبث روتا ہے | جو لکھا کاتب قدرت کا وہی ہوتا ہے
سفر ملک عدم تجکو ہے آخر درپیش | خواب غفلت سے تو بیدار ہو کیا سوتا ہے
نہیں ممکن کہ مغیلان سے ثمر ہو پیدا | پہل بہی کہاتا ہے وہی جو کوئی کچھہ بوتا ہے
کر لے کچھہ کام غنیمت ہیں یہ ایام حیات | بازی و لعب میں کیوں عمر کو تو کہوتا ہے
غم کی پہندے و لنی قلندر تو نکر ڈالو ہنگ | عشق کا نام بلا ایسا ہی کچھہ ہوتا ہے

غزل رند

کل جو ہم یار کی شمشیر تلے بیٹھہ گئے | وہ بہت ٹال رہی ہم نہ ٹلے بیٹھہ گئے
ہم اوٹھے یار کے در پر سے دل سو سو بار | صید تجبر وح سکے مانند چلے بیٹھہ گئے
گلشن دہر میں دور و زعبث آئی ہم نہ | سرو کی طرح نہ پہولے نہ پہلے بیٹھہ گئے
جب ہوا مجمع اغیار سنو حضرت دل | ہم بہی کہبرا کے نہ ہارے نہ ٹلے بیٹھہ گئے
رہ تو کب خوش تہی کر قربان ہوئیں تیغ تلے | ہم مگر شوق میں اپنے نہ ٹلے بیٹھہ گئے
اشک کے سیل سے اور آہ کے شعلے سے ہرے | عقل اور ہوش لے گہر بار چلے بیٹھہ گئے
قیس و فرہاد سے اہو نہ ملے ہم کل رات | رو دئے پانتک گلے مل مل کے گلے بیٹھہ گئے

غزل سودا

نسیم ہے ترے کوچہ میں اور صبا بہی ہے | ہماری خاک سے دیکھہ کچھہ تو ناہی ہے
ترا غرور میرا عجز تا کجا ظالم | ہر ایک بات کی ظالم کچھہ انتہا بہی ہے
جلے ہی شمع سے پروانہ اوس نجہ سے | کہیں ہیے مہر جگہ میں کہیں وفا بہی ہے
زبان شکوہ سو لا زمانے میں ہیہات | کوئی کسی ستی ہمدم بہی آشنا بہی ہے
ستم روا ہے اسیروں پہ اس قدر صیاد | چمن چمن کہیں بلبل کی اب نوا بہی ہے
سمجھہ کے رکہو قدم دشت سخن میں مجنون | سر اس ایاغ میں سودا برہنہ پا بہی ہے

غزل عاشق

آنکھہ کیوں تو نے ہلا ہمسے ملائی پیارے | تجہ لئی بہی سو ہوا اب آگ لگائی پیارے

جہان مین آکر کچھ ہمنے پہل نہ پایا — اک دل ملا کہ جسمین ہین سیکڑون پھپھولے
پاہی جاون جاوکر تے ہون تو سد عشق — اس دل پہ گل ہوئی سولج ہیرو وہ ہے
بولنا ادا ہے ہر چند پڑا استا — مسند جا ہے چشم عاشق تو بھی وہ لب کہولے
پراب ہون جون آئینہ حبابی — رک رک گئے ہین چہاتی مین تب پھپھولے
ان ایسا اب کہیے سوداگی مین او سکے — لا کہکو سے چلین ہم دل کہول کر کی رولے

غزل رفعت

جب ہجر مین دکھاتے ہے — جان رفعت کی لب پہ آتی ہے
جدائی جگر جلاتی ہے — آنکھ سی اشک خون بہاتی ہے
دل تو کچھ یک ہہک نہین ملتا — پہلے یہ آنکھ گہر دباتی ہے
سم مشاطہ کی ستم ہے یہی — جیسا کرتی ہے ویسا پاتی ہے

غزل افسون

صدقے مین تیری زلف کے او ترتار کے — دستار گل اتار فدا پوشدار کے
بلبل لئے وقت قید کی رورو کے یون کہا — صیاد مان واسطے پروردگار کے
ہوگی تو صبح ذرا اتنا تو کیجیو — دیکھو تو تا نہون تا نہ کسی نوبہار کے
یہ وطن ہمارا ہی قسم لو چھٹنے ہو گیا — ہم بسنے والے ہین اسی باغ و بہار کے
افسون تو شاد ہو ہمارا کر گیا — ہم ہین غلام اوس شہ دلدل سوار کے

غزل یقین

کرتے ہین اپنی حال دکھا مبتلا مجھے — اس پیچ سے ہوئی نکالی خدا مجھے
دل لئے تو دی ہے مہری بر ہعالوشی کی — کرتی ہے بال بال سے جلتے دعا مجھے
جور و جفا مین یار بہت ہوگیا دلیر — کرتے تو کی پہ راست نہ آئی وفا مجھے
مین خاک تو ہوا پہ میری آبرو نہین — کرتی ہی خوار دیدہ جدا دل جدا مجھے
مین گور ہا ہون یار کی یاد میں یقین — آئی ہے راست سایہ گل کی ہوا مجھے

غزل نیاز

99

صنم نام صداوہ نازنین ہے

غزل جوہر

ختم ہوئی غزل مخمس ... آپ
دکھلادین نہین ... گلستان ... کی

غزل قدوسی

ابرو تیری تیغ ہوئی ...
[illegible]
دیکھا ہمین تو احمد مختار ... کے
جبرئیل کی جبین فیض ... عشق
کرسی سے عرش ... سوتی
اس ... مژگان تک ... کی

[illegible]

نہین تو مذکور ہو گئے کہہ ادہر ہمارے اودہر تمہارے
ہمارے دلبر ہے داغ حسرت تمہارے سینہ پر ہی ادا کی چمک
یہہ دونون چمکینگے مثل اختر ادہر ہمارے اودہر تمہارے
تمہین اب اپنی قسم ہے جانان ملو تو ایسا ملو تو ایسا ملو کہ ہم کو
غم جدائی نہ آوے دلبر ادہر ہمارے اودہر تمہارے
ملو کہین کیونکر ہوا حیران اگرچہ دونو طرف ہے خواہش
پھرین ہین جاسوس یہان تو گہر ادہر ہمارے اودہر تمہارے
ستم کا کیا تم جواب دوگے بھلا جو پوچھے گا تجھ سے خالق
کہ ہونگے منصف بروز محشر ادہر ہمارے اودہر تمہارے
شراب ہے یہہ سمجھ کے پینا خراب کہنا ہی اسکو عالم
نہین تنے ہین کہین نہ چوہیہ ادہر ہمارے اودہر تمہارے

غزل آصف

جس گھڑی تیرے آستانے سے گئے — ہم جہانا کہ دو جہان سے گئے
تیرے کوچہ مین نقش پا کی طرح — ایسے بیٹھے کہ پھر نہ وان سے گئے
عشق کا ہاتھون سے تیرے کیا کہیے — نام سے گذرے اور نشان سے گئے
شمع کی طرح رفتہ رفتہ سے ہم — سنیو اک دن کہ جسم و جان سے گئے
ایک دن سنئے یار سے یہ کہا — اب تو ہم طاقت و توان سے گئے
سن کے بولا کہ سنتا ہے آصف — یون نہین یہہ کہ کے لاکھون پالنے گئے

غزل رضی

قدرت یہ تری دیکھیے ہر کس شان کی خوبی — ہو سکے نہ جسے ہیچ مرجان کی سرخی
لطف زلف و سین کی لکھون بالب سے ... — ستی کی اور داسٹ کرون پایان کی سرخی
الماس نظر آتی ہین یاقوت کی مانند — پڑتی ہے کرن پھول جب کان کی سرخی
قاتل مجھے دیتے کوئی پہچان نہ لیوے — دھو ڈال ذرا گوشہ داماں کی سرخی

[illegible]

اللہ کے تئیں جونک جب نیند مین رستم | گر خواب مین دیکھے اسد اللہ کے حملے
نادوی تو عبث اپنا گریبان ہی پکڑے | لیتا ہے تو داماں علی گستم کے

غزل

کسکو دکھلاؤن آبلے دل کے | زخم تازے ہوئی ہین چھل چھل کے
اسکی بیرنگی پر فدا ہون مین | گل نباتے ہین جسنے اس گل کے
زلف ناگن نے آپ کی صاحب | دل لیا ہے ہمارا ہل ہل کے
تجھ سوا باغ کا یہ کیا احوال | پھول کھملا گئے ہین کھل کھل کے
اس خطا اپنی سے کرین توبہ | رنج کھینچے ہین تمسے مل مل کے

غزل قادر

ای شمع شبستان تری تصویر کے آگے | کیون خور نہ خجل ہو تری تنویر کے آگے
عشاق ہزارون ہین جگر کو جہ مین غلطان | اس ابروی خمدار کی شمشیر کے آگے
اس چہرۂ تابان کا بھلا کس سے بیان ہو | لب تحفۂ اصلواۃ کی تاثیر کے آگے
تجھ زلف سحر کے میان دام مین پہنسکے | بسمل ہوکئین ہر دم تری نخچیر کے آگے
کیونکر نہ چلے شوق خرامی سے وہ دلبر | اس قادر بیدل دل دلگیر کے آگے

غزل ناسخ

بہار آئی چمن مین زخم دل پکے ہوئے | پھر مری داغ جگر آتش کے پرکالی ہوئے
کسطرح چھوڑون بکایک تیری لونکا خیال | ایک مدت سے یہ کالی ناگ مین پالے ہوئے
واہ کیا تاثیر ہے رخسار آتش ناک کے | شعلۂ جوالہ تیرے کان کے بالے ہوئے
جب شب تاریک مین ہم کوی جانان کو چلے | آگے آگے جای مشعل آتشین نالے ہوئے
ہای نازک جب لکھا اوسنے ہماری قبر پر | پارہائے سنگ مرمر روئی کے گالی ہوئے
وہ پری پیکر کہا کرتا ہے اکثر غمزے سے | اے تو ناسخ بھی ہمارے چاہنے والے ہوئے

غزل لقا

پھرتے پھرتے یار پہنچین زلف پریشان کی تلے | ہے نہان صبح وطن شام غریبان کی تلے

غزل ظفر

پہلو جو اوس نے دکھایا میرا جی دیکھتا
پھر خدا ہی نظر آیا میرا جی جانتا ہے
اودھر کبھی تیری نزاکتی تو بتھائی لاؤ
مرا عشق مین پایا میرا جی جانتا ہے
مین خطا وار ہون خط کیونکر لکھواؤن صاحب
جبار کون نے سکھایا میرا جی جانتا ہے
کون کہتا ہے کہ عشق سے ہم جان سے
بیٹھے جی لوٹتے جلایا میرا جی جانتا ہے

[illegible]

یہ جو ظفر اس گل خندا کی محبت تجکو | وہ سید ہر اسنے سنتا یا سیراجی جانتا ہے

غزل بیدار

غزل بیدار

کون ہے بازار خوبی میں تری ہم سنگ ہے
سرخی انکھو نکا تیری جو کون بیمار ہو
یہاں جو دیوانہ ہوا اسیر جبل ارباب جنون
جا ہی تختہ عاشقو نکا خانمان تہ فت ہو
سخت بیزاری ہے نالم تری سنگین دلی
وہ صدا گر گر رہا ہے آسیا ہر سیدام
وہ جواہر کو شہر کو دیکھا سو نہیں یاقوت کیا
شیخ کی مسجد میں جانا کام کیا بیدار کا

حسن کی میزان میں تیری مہ و مہ پاسنگ ہے
ایک تیل اسکے تئین کہنا قدم فرسنگ ہے
ہاتھ میں پتھر لیے ہر طفل میری سنگ ہے
ہر سر کوچے میں تیرے سخت ہے پاسنگ ہے
ہا مثل آسیا کی سنگ او پر سنگ ہے
مست گندم کی لئے چہاتی پہ میری سنگ ہے
اوسکی رنگینی کرے آگی لعل بھی اک سنگ ہے
مسجد میں اپنا صنم لے عاشقو نکا سنگ ہے

غزل بادشاہ

غزل بادشاہ

کسی مست کے آنے کی آرزو ہے
سما یا ہے جیسے تو آنکھو نمین میرے
جتاؤں میں کیا اپنا حال پریشان
چلو قبر فرہاد پر شا نحضا کو
نکلا یاد جی تیرے قدموں لگے اوپر
گلستان میں جاکر ہر اک گل کو دیکھا
سنایا ہے ناحق میں تو نے ظالم
کیا چاک وحشت نے اپنا گریبان
شفق شکے گرد ونہ ہوتا ہے ظاہر
شب تجکو ہنس ہنسکے دیتی ہو گالی
اگر اپکی باری شب وصل بولا
رہے سایہ بخشش بادشہ پر

کہ ساقی لئے ساغر خلبو ہے
جدہر دیکھتا ہوں ادہر تو ہی تو ہے
عیاں زلف دلدار کے مو بمو ہے
مگر آب شمشیر سی لازم وضو ہے
یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہے
پہیری سی رنگت تیری سی بو ہے
یہ انصاف اللہ کے روبرو ہے
نہ سینے کی قابل نہ جاے رفو ہے
کسی کشتہ بیکفن کا لہو ہے
زبان کو سنبھالو یہ کیا گفتگو ہے
پہیری اور مرغ سحر کا گلو ہے
خداوند عالم نگہبان تو ہے

غزل ...

غزل ...

۱۰۲

رہی سایہ بخش بادشہ پر — خداوند عالم نگہبان تو ہی

کیا نکلے سخن عاشق دلگیر کے منہ سے
کوئی بات سنی ہو گی نہ تصویر کی منہ سے

جھلکی نگہ چشم نے مارا ہے طمانچہ
بہتا ہے لہو خنجر و شمشیر کی منہ سے

یوسف کو کیا قید جو زندان میں جو حسن
آتی ہے صدا کان میں زنجیر کی منہ سے

طفلی کے ترے حسن کا میں وصف کہوں کیا
بس منہ سے جوانوں کے ہر اک پیر کی منہ سے

دیتا ہے دعا تجھکو فغان یہ شہر مرجب
آمین کی صدا نکلی ہے تاثیر کی منہ سے

غزل ثبی

جسکو لذت ہو سخن کے دید کی
اوسکو خوشبو فتنی ہو صبح عید کی

ہمکے اوپر زلف ای دریای حسن
صبح بیچ ہے چشمہ خورشید کی

دل مرا موتی ہے تجھ بالے میں جا
کان میں کہتا ہے باتیں بھید کی

تجھ دہن کو دیکھکر بولا دلی
یہ کلی ہے غنچہ امید کے

غزل ستم

درد مندوں کو نہ پوچھو کدھر بیٹھ گئے
تیری مجلس میں غنیمت ہے جہاں ہر بیٹھ گئے

غرض دید کی یاں کام تکلف سے نہیں
خواہ ادہر بیٹھ گئے خواہ اودھر بیٹھ گئے

ہمت اوٹھنے کی کرے جب سے قفس
ایک بوسہ کے لیے بیٹھکے اٹھ بیٹھ گئے

مرتے کے ذات سے گردہی لینگے وہی
جسکے بستر پہ ہم آکھول کر بیٹھ گئے

کیا کام ہو چمن میں ستم تیرہ جہتکا
لشکروں مرغ ہوا بادہ کی بیٹھ گئے

غزل ظفر

او دل مست جہاں آنسو بہاتا ہے
بس نقش جے قندیلوں کا آب ورا تا ہے

جہاں ہو دیوا سے اپنے سر لگا دیا
دیوانہ تک آنکھیں ملاتا ہے

دل لرکر اپنے سینہ میں دلکو یوں کہا
قتل ہو جاتا ولیکن تڑپتا ہے

مت تڑپنا دیکھنا خنجر تلے ای صید دل
عشق کے مقتل میں دست و پا ہلاتا ہے

ای ظفر تجکو سمجھے جا عشرت کا ہم
اب تمہیں جا بیس ون مہندی لگاتا ہے

غزل

۱۰۳

ایسا جھگڑا مری بلا جانے
ایسے سفاک سے ڈر دیار و
خون عاشق کا جو بہا جانے
بجدابت کے دوست ہیں
ہاں کو دشمن ہی جان کیا جانے

غزل اوصاف

دکھیان ... ہی ... مرکی ... اٹھا گئے

عمر بے پایان پہ اپنی اسقدر نازان نہو — مرگ نے اونکو بہی چہوڑا جو خدائی کر گئے
آرسی مین عکس اپنا دیکہکر لائے غرور — چار دن کی زندگی مین خودنمائی کر گئے
عیب جوئی کرکے اکثر وہ ہنسا کرتے تہے یار — ہم تہے سے لینے وہ اپنی جگ ہنسائی کر گئے
رنگ باوصاف اونکا آخر شش و لوٹن گئے — جو بہلائی کر گئے اور جو برائی کر گئے

غزل عشرت

شب فراق مین دلپر قلق ابہی سے ہے — سحر ہے دور میرا رنگ فق ابہی سے ہے
ابہی لکہا ہی نہین حال دلکا ای قاصد — ہوائے شوق مین اوڑتا ورق ابہی سے ہے
ہنوز دفن ہوا ہی نہین ترا بسمل — گرز لے مین زمین کا طبق ابہی سے ہے
ارادہ سیر کا کرتا ہے جبکہ وہ گلرو — یہ نازنین کی جبین پر عرق ابہی سے ہے
کسی نے نام کے انکو کیا کہا عشرت — یہ منہ پہ آنکے پہول شفق ابہی سے ہے

غزل حیدری

باغ محفل مین ترے گل کو عجب ہو م ہے — اداہ پائی نہ کہین باد صبا گہوم رہی
سوتیا اور چنبیلی گل نسرین و گلاب — لپٹکی مست ہو ڈالی پہ سدا جہوم رہی
پانون کو قتل ہئے یار کے ہو گلشن مگر — ہیکلی نہی سو حنا ہر کف پا چوم رہی
قافیہ تنگ تہا کیا کرے پر حیدری خاک — مثل پتبے کی طرح اپنی نشین تقسیم رہی

غزل باسح

جیب مین چاک دریار نظر آتا ہے — سینے مین روزن دیوار نظر آتا ہے
دشت غربت مین جاپڑا اپنی نگہہ جاتی کو — وہی کوچہ وہی بازار نظر آتا ہے
کبہی بیستے لیسے ہین سوتے ہین اگر مسجد مین — خواب مین خانۂ خمار نظر آتا ہے
چاند ساچہرہ ہے تابان اگر اسپر ہے — زلف مین رنگ شب تار نظر آتا ہے
بہاگ جاتے ہین پیک اجل بالین — جب تجہے قاصد دل دار نظر آتا ہے
گرچہ ہون بند مین لیکن تجہے ای شیخ حرم — روضۂ احمد مختار نظر آتا ہے

غزل نقیس

غزل بلبہار

اگر [illegible]
[illegible]

شاد کی پیرو کے ستمگار کی دیکھو کا کہا | اپنا ایمان لرزتا ہی اس عیاری سے
شکر حق صبر کی دولت کہ شب ہجر کی ان | وصل حاصل ہوا طالع کی مددگاری سے
ناز و انداز لف ادا چشم مژہ او ابرو | سب کے سب دشمن قاتل ہیں مری یاری سے
سو رہیں آج لپٹ اپنے صنم سے ملہا | نیند آتی ہی شب ہجر کی بیداری سے

غزل شادان

معشوق کے آنیکی شتابی خبر آوے | اللہ کرے دل کی یہ امید بر آوے
خورشید تجلی ہوکے چھپے ابر کے اندر | محفل میں اگر آج وہ رشک قمر آوے
کر واجی نثار انکے خوشہ پروین | کانون میں کرن پھول پہنکر اگر آوے
کس کام کا وہ نخل جسے پھول پہل نہ لگے | ہر شاخ وہی خوب کہ جسمیں ثمر آوے
آتا ہیں دلدار نظر کس سے کہوں میں | ہیں منتظر آنکھیں کہ کوئی پل نظر آوے
شادان تو خوشی ابہی سے کہہ [illegible] | معشوق جو آغوش میں تیری اتر آوے

غزل نظیر

ہم تو عاشق ہیں ترے ناز اٹھانیوالے | تجھسے کم دیکھے ہیں محبوب ستانیوالے
بندکر قید محبت میں خبر میری نہ لے | دام میں جسکی پہنسی دام چہڑانیوالے
کل شب وصل ہی کیا جلد گئی تھی اے گہڑیال | آج کیا مر گئے گہڑیال بجانیوالے
کل جو رستے میں ملا جاتا تھا تو کیا | کہاں جاتے ہو طرحدار چلانیوالے
گذری مدت کہ مرے ساتھ لپٹنے ان آئے | کیا ہوئے یار وہ گلے ہمکو لگانیوالے
یوں تو اوقات گذرتی ہے مزے میں لیکن | نہ ملے چین مزیدار دکہانیوالے
ابکی ملنا نظیر یار سے کہنا کی | کیا بھلا ہم نہیں یا سو بلانیوالے

غزل رضا

ایکدن بہی مجھے ملنے کی شب یاد نہ آئی | وہ رات کبھی رات کی پہر بات آئی
اوروں کو شب وصل میسر ہوئی کیونکر | ہم ملتے رہے بات کہی بات نہ آئی
کل رات کو باتیں ہوئیں تیرے در سے | اور اس سوا دیتیں تیرے بات آئی

[illegible]

غزل ناسخ

105

[illegible]

گر تیری کمر ہے تو مجھے حیرت ہے
دہن ہی پہاں کوئی کہ [illegible]
مجھ میں سو شکاف اوپی [illegible]
مگر لب تیری [illegible]
پہری ارزو ہو اگر آرزو
یہی ارزو ہے اگر آرزو ہے
پہلے ہی ہیں جو کہتے ہیں ہم میں
جو آنکھیں ہیں روشن تو [illegible]

غزل خلیق

گریبان فصل گل کرتے ہیں سب لوگ
کیا فصل بہار کی چمن سمجھ کر
عشاق کو ... سے کہین انکو کہا
کہ جاکی گریبان کو ہم بھر آئی تھی
او سیار کے ملنی کو امید بھی تھی
کہ یار آہ کی بھول تھا تو گریبانی
جس گھر مین ہم ... تھی تو

کیا پانی پانی ترے قد نے دیا
مین ہون مخاطب نہ تو ہے مخاطب
جو ہے جہت ہے وہی شش جہت ہے
یہ کہہ تو بھی اب درد کی طرح ناسخ
لب آب جو آب جو ہے
وہین وہی تو نہ مین ہون نہ تو ہے
جو اک سو ہے سب وہی چار سو ہے
جدھر دیکھتا ہون وہی روبرو ہے

غزل وحشت

کیا بلا ہے میرے صاحب آشنائی ایکی
کس بہر دسی پر کبھی تم سے کوئی چشم وفا
جو ہر کیان سر آن دیتے ہو سر مجلس ہمین
بات کرتا ہے اور آنکھین لڑاتا غیر سے
کیا عداوت ہے مہربان ہمکو وحشت سے
مانگ ڈالی گی غرض ہمکو پہ کہانی آپ کے
خلق پر مشہور سنگی ہیوانی آپ کی
ایسی کیا صادر ہوئی ہمسے برائی آپ کی
دیکھیے ہین بس وا مشفق پارسائی آپ کی
اتنا اک ہے تو کچھ پھر ضمنی نبائی آپ کی

غزل

لے لینہ ما نگ اوسنی جو ہکبار نکالی
وہ کشتہ الفت ہون جو مرنے مین اگر
سوراج ترے کوچہ کا باشندہ دل سنبھالے
نظارہ کا گر شوق تھا اسکو تو اٹھنے
سلسلہ بچانیگے سب اپنے طرح دلون کو
ظلمات سے کیا راہ نمودار نکالی
منہ سے نہ شکایت کبھو اے یار نکالی
لاش اوسکی لٹا کر سر بازار نکالی
کیون بام پہ گھر کی سر بازار نکالی
ہین دل ہی جو اک آہ شرربار نکالی

غزل محکم

ہوئی ہے کس لیے بیزار ہمسے
تمہارے ہی رنگاوٹ کا سبب ہے
مرا ہے سچ یہ سمجھ جانے قسمت
جنون کیا تجکو کچھ سودا ہوا ہے
مگر جب کہا مین نے عشق نہ دو
تو ترک کر یون کہا چل اوٹھ یہانسی
بھلا کچھ تو کہو دلدار ہمسے
جو لڑتے ہین یہ سب اغیار ہم سے
ہوئی ہے ہم جو زلف یار ہم سے
جو لڑتا ہے سر بازار ہم سے
بھلا کچھ تو کہو دلدار ہم سے
عبث محکم نہ کر تکرار ہم سے

غزل عاجز

نکالی ... وحشت ... ہم سے
بیچارے کو ... ملا یہ سب
جو ... کیا ... ملا
ہیں ... بیچا لے ... سے
تماشا مین بیچا بیچا ... کہین
بیچاری ... تطبیق ... ہیں

عرق جب اوس پری کے چہرہ پر ٹپکے
مری انکھوں سی خونی اشک میں تیری ہجر کو ٹپکے
اگر کیفیت سخن سی انہاں تاک کو پہونچے
اگر اس زلف مشکیں سی پہونچی پاؤں
کروں فریاد در در روپا کو جب یاد کر تا

اجل پہول سی شبنم جوں لہو نا سور سی ٹپکے
لہو پہول کے اوپر خون سرخ سو سی ٹپکے
صراحی شاخ بنجادی شراب انگور سی ٹپکے
عجب کیا عطر عنبر کاسہ فغفور سی ٹپکے
دم اسرافیل کا لوہو ہو بانگ صور سی ٹپکے

غزل عاقل

اوس رنگیلی نے جو ہاتہوں میں لگائی مہندی
اشک گلگوں سی ہوا انہار تر تازہ دست
رشک عناب کہو دست حنائی کے تئیں
اوڑ گیا دیکھ یہ رنگ شفق کا ناگاہ
ہاتہہ میں سرخی سمجھے کوئی عاقل اوسکی

کوئی باغی سبج کہو منگائی مہندی
جسکی ڈالی سے سبھی ٹٹنے منگائی مہندی
ہوو لہو رایجی پہ جو قت رچائی مہندی
ایک چہچہتی ہتیلی کی دکھائی مہندی
کسی عاشق کا ہے دل سبھی اپنی مہندی

غزل شجاعت

ہوا کیوں شوخ تو مجھسے نہاں ہے
ترے نقش کف پا کے برابر
رکھے سر کیوں نہ کج کلاہ
نشانہ کیوں نہو دل زاہد دل کا
خبر لے جلد اے میرے مسیحا
شجاعت کیا پڑے اسکا مند اب

ہوا ہے تاکوئی ہیگا کہاں ہے
زمین سے فرق تا بہ آسمان ہے
دلیر و دلیر و رستم زمان ہے
نگہہ اک تیر ہے ابرو کمان ہے
یہ گستہ غنچہ نرگستان ہے
پر یوش کا مکان تو بے نشان ہے

غزل سراج

دل کے بیڑی ہوئی اک ورق باقی ہے
فرض ہے مجکو سنبے لف میں سورب کی نما
تجہ کف پا کی خجالت سے اک گلشن میں
ہلک کی اس خواب پریشاں کی یہی ہے تعبیر

سب لو آخر ہے کتاب ایک سبق باقی ہی
اس شہابی لب سنگوں کا شفق باقی ہی
پہول پر قطرہ شبنم سی عرق باقی ہی
غیر فانی ہے مگر جلوہ حق باقی ہی

غزل مشغول

سخن کیسے دے جو تھی اوستاد عنقا ہو گئی ہے | اگر اس وقت میں مقبول کر اوستاد یا جی ہے

غزل سودا

ہم ہیں وارستہ محبت کی مددگاری سے | سب آزاد ہیں ہم دل کی گرفتاری سے

شب عشاق سحر ہی ایک ہنگامہ ہیں شتاب | خواب کرو سحر رات کی بیداری سے

تجھ طلب میں یہ کہو آنکھوں میں لیے گریبان | طالب اپنا میں ہوا تیری طلبگاری سے

ہی پرستی ہے جو یہ باعث آزار خلق | تو یہ صد قوم کی بھی میکے مئے خواری سے

شکوہ ہے جور و جفا کا نہ کسی کا کچھ | جیسے گذری ہے سو میری وفاداری سے

کام دل جب نہیں ہوتے تجھ سے سارا حاصل | کام اپنا تو ہوا جاتا ہے بیکاری سے

پہنچے گر شہر تنا میں تو میری یہ سودا | رہیو بازار محبت کی خریداری سے

غزل ضیا

جب شکر لب نے لب پہ سے سنائی گالی | مجھے میٹھی لگی خوش ہو کے میں کہا گالی

کیا حلاوت تھی تری گالی میں اللہ اللہ | قند مصری سے مگر تھی یہ بنائی گالی

چھیڑ کر تیرے نہیں آپ سے ہم کہاتی گالی | عاشقوں کو ہے ترے دودھ ملائی گالی

تیرے شیرے ہو کی شکر لب تجھے دیتا ہے | وصف کیا ہی ہے کہا کی میٹھائی گالی

ہے ضیا تیری زبان پر تو نری شیر و شکر | یہ نئی طرح کی اب تو نے بنائی گالی

غزل ناسخ

نگران کبھو نہ یہ جانب ناسخ دلفریب سر ہی | تجھ چشم مستانے سے تک تیری نگہ جو گرگئی

ہیں گل چشم سا کا لہو ٹپک کیا سب رہے | دیکھی ان کا دل خون شدہ ہی چشم تر کی گہر

ہیں گل کسے جیسے بنایا تو کہا او ہی نکھر ہوا | وہاں ہستی بسر دہ ہستی ہے مجھے آہ در بدری ہی

سیری پاس جنس و ہنر تو تھی لیا دو باغ | کر مشاع نبش بہا سدا جہاں عکس بھی نہ ہی رہی

ہیں نیش الو کیجو ستم کر شک سے تو نہیں ہی | جہنمیں سے جلوہ نکلی سامنے سر طرح بکھری رہی

جو اسکی اخری تیغ سے گل ہوئی شب ہو بیا فشنگی | نہ وہ گرمہ دل شب نہ وہ نہ بازی بکھری رہی

نگہ او سنگی کی تھی تیار ہو کہ ہم نے اطرف | ہدف آئی ناوک ظلم پیر ہی بکھری رہی

[illegible]

غزل نور

ہوا جاتا ہوں شب ہجر کیسے آتے ہے — [illegible] جانی مرے لب پہ بیٹھے آ رہے
رہ کو پھر بیچ چلا میرے دل لیکن مین تو — شوق ہوں تیرے کہو جاؤ نگار تو آ سے
زمین پہ جھکین پھر تیرے سے اختیار شان — ایکدن رات کو جہان جاتے آ رہے
[illegible] وہ ترا چاند سا کھڑا ہر نور — بیٹھا گنتا ہوں فلک تیرے ستارے
نور تیا ستارہ از لب کے حوالہ [illegible] — رشک خورشید میرے یاد کے [illegible]

غزل [illegible] طور

بزم میں رونے لگے یار کی تنہائی ہے — راز دل چھپ سکا آنکھوں کی پانی ہے
[illegible] جاوی الای کہین پہنچانے ہے — دل کو شیشے سے ہوں تا کہو نکو پانی ہے
دل بیتاب شب تار مین کیا کیا دیکھا — یہ وہ ہی زلف کہ سلجھے نہ کبھو شانی سے
ہاتھ گردن مین نہ ڈالو نہ تم ہو وری — جو خفا ہو گئے تھے عمر کی بہکانی ہے
[illegible] بیجا نیت مین مر جاتا ہون — جان آ جاتی ہے تن میں تمہا ری [illegible]

غزل نظیر

اب اسکے دیکھنے کی ہو لاسے چلے گئے — کیا کیا پری جوان ہی آئے چلے گئے
آدم رہا نہ کوئی پیمبر رہا یہان — زیر زمین وہ بھی سمائے چلے گئے
دارا رہا نہ جم نہ سکندر سا بادشاہ — تخت زمین پہ آئی ہزاروں چلے گئے
عالم تھا یہ زلیخا کا یوسف کی چاہ مین — رتبے ہزار پیارے کے آئے چلے گئے
دیکھا نظیر مین نے چمن مین آپ کو — مہندی لگے وہ ہاتھ دکھائے چلے گئے

غزل انشا

[illegible] کا روپ سج دھج قہر آفت بلا ہے — جہکڑ الو ر کا کھڑا عضب جسکی سجا دت ہے
پھر جو کیسے پاؤن کی آہٹ [illegible] آتی ہے — کہہ کر پھر جسکے دل مین ایسی کو ارتہے
اچھی کہتا ہون سنا اسکے [illegible] کہیں جسکی — کہنین اوسر سے میرا آج اور جسکی جا ہے
[illegible] جا لیکن آیا ہین [illegible] — بلا کیوں جسکی ال انشا اپنے مین چپ ہے

غزل الفت

105

[illegible]

غزل مولائی

دل ہوا پاک بہ زنجیر خدا خیر کرے
دام ہے زلف گرہ گیر خدا خیر کرے

کسکی آمد ہے صبا آج جو گلشن کیطرف
کھینچی ہے بلبل دلگیر خدا خیر کرے

سر پوشاک پہن بیٹھے سو جا تخت اوپر
کسکے ہے قتل کی تدبیر خدا خیر کرے

شخص عیادت کو جو آیا تو یون کہتے ہین غریب
ہوئی مولا کی تو تقدیر خدا خیر کرے

غزل غریب

ہو بیان کس سے بھرے یار بھلائی تیری
شمع محفل جو بنی ہے تری دلربائی تیری

آفرین کیسے بیان تیری مصور کی صنعت
جسنے اسبا خوبی سے تصویر بنائی تیری

کیا کرون کس سے کہون کون کریگا انصاف
سخت مشکل ہے مری حق مین جدائی تیری

یہ جدائی جو جہان بیچ ہوئی پیدا
یا خدا اٹھا لی نہ رہتی نہ خدائی تیری

روز محشر جو خدا پوچھیگا کہ غنی سے مجھے
تو مین ہی دوست بچارو نگا دہائی تیری

اے محمد تیرا دہر چھوڑ کہان جاے غریب
بادشاہی سے تو بہتر ہے گدائی تیری

غزل فیض

کردی بلبل کے در بند جو دربانون نے
آخرش کھولدیے اسکے مہربانون نے

تاب آئی نہ مجھے پھر کے نظر جو دیکھون
کردیے بات پریزاد ونہ انسانون نے

دن کو ہے چین نہ مجھے رات کو نیند آتی ہے
تجھے گل کہا ہے مری اپنے نواخوانون نے

طعنے سب دیتے ہین اب مولس و غمخوار مرے
فیض پائی ہیان نہج سی سروانون نے

غزل وحشت

نگاہ یار سے آج بے تقصیر پھرتی ہے
کسیکی کچھ نہین چلتی ہے جب تقدیر پھرتی ہے

کبھی تو کھینچ لائیگی ادسی کو رغریبان تک
کدورت سے ہماری خاک دامنگیر پھرتی ہے

ہین اکسس لیلی کا دیوانہ ہو عاقل جو ہے مجنون
بغلمین اپنے مجنون کی لیے تصویر پھرتی ہے

مقام عشق مین شاہ و گدا کا ایک رتبہ ہے
زلیخا ہر گلی کوچمین بے توقیر پھرتی ہے

ترا دیوانہ جبسی اوٹھ گیا صحرای وحشت سے
بگولیکیطرح سر ڈھونڈتی زنجیر پھرتی ہے

غزل نظیر

کیا چمن کا ... نباہ کی گھڑی
نظر پڑی ہے اسن سرگز نباہ کی گھڑی
بسا از وفات ہمارے [illegible]
بجائے سبزہ [illegible] لالہ کی کاہ کی گھڑی
[illegible]
ادہر ہے دل ہے اور وہ سیاہ کی گھڑی
تمہاری طرہ [illegible] چمن
متاع صبر اسی داد خواہ کی گھڑی

[illegible]

بار سینے پہ اوسکی کچھ نگاہ ہی بار ہی
پہ نشاہ حسن کی ہی خیمہ گاہ کی گٹھری

وناز و ادا کا ہم جو ہے شکر
سجا ہی گر کہین گرد سپاہ کی گٹھری

لطیف ہی کی گرم سخن سے کیا خاک
اگر بہ در طبیعت نباہ کی گٹھری

غزل مصحفی

خوبی ترے عارض جو گلشن مارے
انشین رخ پہ صبا طنین سے دامن مارے

غضب ہے جو عرفی مین کہلے بال بہیرے
اور نظارہ دہیرا دیدہ روزن مارے

خوشحال او نہون کا جو ہے کوچے مین
خاک پڑے کو طلے بیٹہی مین آسن مارے

دوست کو الفت سے تری کو چہ مین
تا تہ ہیر پا تہ نہ کیون شیخ و برہمن مارے

آنکہین مین ہے رہزن خوبی کا فر
قافلہ لوٹ لیے سیکڑون رہزن مارے

ترے واسطے ای غیرت لیلی کب سے
قیس کیطرح پڑے پہرتے ہین بن بن مارے

مصحفی اب کام ترا در گذرا
کب تلک غم مین کسیکی کوئی تن من مارے

غزل

لا دی خبر یار کے آجانیکی
جان جاتی ہے چلی ہجر مین دیوانگی

وہ نہ کبہی خط نہ کتابت بہیجے
سیکڑون راہ دکہائی مجھے ترسانیکی

گریبان ہے سدا سینہ بہی بریان ہی مدام
آرزو جی مین ہی لب جی ہی گذر جانیکی

غیروتنی مین انکہوتی اپنی دیکہین
حیف صد حیف کہ پیچ و ہو مرجانیکی

صبا پہر شیدا کیجیے تدبیر سب
یا او سو لا کی ملایا مجھے لیجانے کی

زاری پہ مری رحم نہین آنکا
جبتلک چشم سے مری خون نہین برسانیکی

غزل مصحفی

ہم اکی بہی مین صنم سفر رہی ہو کو دل تنگ ہی
تری ہجر مین یا نی ظالم دہشم قبر کی ہی کفن کے

الفت سے ای دلبر چشم کی راہ ہی لیجیے جگر
رہبر رہے سدا آبادیدہ نم نشتر کی ہی جلن کے

ابھی دل کی وہ ہو تیکی غم ہجر تمہارے کو کہو تنیکے
نہ وہ حال ہوئی تہی ہر تم جگر تری دسن کو

الٰہی کل کے بسیر چمن ہو اتہا نسکی وہ اپنا
نہین کسکی کسیطر حسی ہم نہ خنجر کی رہے جسم ہو

یارین کرتا ہی رکہاوٹ کی جدا جم کرو
یار وہ ستم یار ہوا جاتا ہے
سینہ اب تختہ کہا ہون فرقت مین
رات بہ وصل کی خوشی مین
دن جدائی کا سودا ہوا جاتا ہے

غزل جرأت

دردِ غم عشق نے مارا مجھے
اب نہیں دم لینے کا یارا مجھے

بات میں کس سے کروں ای مہرباں
دہیان تو دوستا نے تمہارا ہے

ڈوب گیا پر نہ وہ ہاتھ آیا یار
بحر محبت کا کنارا مجھے

چونک پڑا سنتے ہی آواز یار
میں ہی سمجھا کہ پکارا مجھے

ہجر کے شب دیکھیے اب کیا دکھائے
دن تو گیا روتی ہے سارا مجھے

اُف نہ کروں نام کا جرأت ہو نہیں
حب ہے اگر عشق کا آزار مجھے

غزل احمد

لب اوس گل رعنا کا عقیق یمنی ہے
دندان بدخشان کے ہیری کی کنی ہے

اس گل کی عجب طرح نمایاں ہو عفت
اور اسکی سوا پلکوں میں پھر صف شکنی ہے

در پرپشت زلف و عارض کی شفق میں
کیا خوب طرحدار وہ غنچہ دہنی ہے

کہتا ہوں شب وصل میں کیا خواب ہوا ہے
ہر بات میں سب یار سے گرم سخنی ہے

کیا ناز ہے کیا خوب ہے کیا جلوہ گری ہے
رفتار کبک لقبہ یہ نازک بدنی ہے

ہے سرو ہی قامت دلجوے خراسان
تصویر ہی قدرت مولا سے بنی ہے

کیا ہو بیان اوسکی صفا و ملاحت
وہ یوسف کنعان ہے یا حور عدنی ہے

صورت دیہ سیرت نہ ہے حسن خداداد
احمد یہ سدا رحمت حب الوطنی ہے

غزل احمد

غمزہ چشم سے مارا مجھے
کر دیا واللہ دوبارا مجھے

ظلم و ستم اسکا سہوں کب تلک
اب نہیں غم کھانے کا یارا مجھے

ہجر میں اوس یار کے مرتا ہوں میں
کچھ نہیں اب جینے کا چارا مجھے

آج تلک اوس بت عیار نے
بیٹھی زبان سے نہ پکارا مجھے

دلبوے یہ دل کس کو اب احمد تہا
دونوں جہان سے تو ہی پیارا ہے مجھے

غزل مظہر

بخت خوابیدہ بیدار ہوا جاتا ہے
مہربان ہم پہ ستمگار ہوا جاتا ہے

رازِ الفت میں دلا ہو نہ کہیں [illegible]
بیٹھو احباب کی [illegible] ہوا جاتا ہے
[illegible] سے ہوا جی و دلا ہو نہ کہیں
[illegible] ہوا جاتا ہے
[illegible]
[illegible] ہوا جاتا ہے

[illegible]

جسنے کوچہ میں تری اکے کیا ہوگا مقام
سایۂ پاے میں اسکی مثل لعب ہے

ذات میں معشوق کی پائی نہیں ہرگز وفا
عاشقان با وفا سبھی جنکو سر دم جنگ ہے

دلبر نے کب تلک جور و جفا بھی لطیف
چھوڑ دے عشق بتان گر تجکو نام و ننگ ہے

غزل خلیق

بسکہ پیار سے یار نے مارا مجھے
اب تو نہیں جینے کا یارا مجھے

غلط میں اپنی گنوائی مہربان
پیار سے اک دن نہ پکارا مجھے

ہم سے خفا غیر سے ہو ہم کلام
ظلم نہیں ایسا گوارا مجھے

تجھ سے الم میں ترے کب تک رہون
یار لگا اب خدارا مجھے

کس سے کہے حال دل اپنا خلیق
تجھ سوا اب کون ہے پیارا مجھے

غزل

چمن کوچۂ جانان سے صدا آتی ہے
ناز کرتی ہوئی جو باد صبا آتی ہے

کون پھرتا ہے دھم سر و چہرا لون کو دام
ٹھنڈی ٹھنڈی ترے کوچے کی ہوا آتی ہے

اسکی ہی دست حنائی کا ہون رنجی یار
جب اک زخم سے پھر بوے حنا آتی ہے

التجا یار کی رکھتا ہون سر شام سے دل
رات کیا آتی ہے اک سر پہ بلا آتی ہے

چھوڑ جاتا ہے جو وہ مجکو اکیلا گھر میں
در و دیوار سے رونیکی صدا آتی ہے

دو کشش سے تا کمر ہوں کمر سے تا پا
کیا ہی بل کھاے ہوے زلف دوتا آتی ہے

جی میں آتا ہے یہا سے میں چھوٹ جا کر
مرض عشق کی کچھ مجکو دوا آتی ہے

صبح کس طرح سے ہوگی شب ہاے فراق
نہ تو نیند آتی ہے مجکو نہ قضا آتی ہے

غزل ناسخ

چاک اسلیے جانان ترے دیوانون نے
خیمہ خانے کیے آباد بیابانون نے

نیم بسمل جو تڑپتے مجھے دیکھا قاتل نے
شور عالم میں کیا ہے ترے بیجانون نے

بل پہ اس کاکل مشکین کے ستایا ہمین
دل دے زلف پریشان کو پریشانون نے

مجھ ان خاک کے پتلون کو نہو کیونکر بہلا
ڈھونڈا ہے عالم بالا میں بھی انسانون نے

113

ورنہ بچا یا اون کو لالا کا کی بیاری
اسیر چلنا ہم سے نہ ہی ای ساقی
ہوگی تو پھر پھر کی تو اب بیابان کو

غزل

پھر سے نہ ہم ای بیوفا دیکھا مجھے
اک نظر دیکھا تو کیا دیکھا مجھے
یری کو میں دو وا کیون ہو
بال کھو بار ہا دیکھا مجھے

کر بلبل پہ اوس نے نہیں پایا — جسنے اے گلرو قبا دیکھا تجھے
ماری غیرت کے نکلی آفتاب — یا امر سر چڑہتے صنم دیکھا تجھے
دید میں نقصان تو ہے حیرت جسمان — فایدہ اتنا ہوا دیکھا تجھے
بوی گلشن بہی نہ لائی تا قفس — میں تو اے ہوای صبا دیکھا تجھے

غزل عشرت

تا مرگ زندگی میں ہجران کے غم اوٹہا — بالین پہ میری جاناں افسوس تم نہ آئے
وہ رشک ماہ خوبان آیا نہ میری گہر تک — پہر دل لیے کیطرح سے لا لہوں کے جلائے
سمجہا نہ جہان میں کیا کیا ہنر سناپے — پیہر ہے ہم سے ہیں سو جام بلائی
غرقیکے آگے تو نے دیکہا نہ کچہ تماشا — کیا کیا نہ روپ بدلتے پری لیے سناتے
ثابت کیطرح عشرت مجلو بہی جام مے ہی — تہا از لہم پیر ایسے ستانہ ہاے ہاے

غزل قدرت العبد

اسکی بیرنگی کی خاطر سیف پہ یا لوہن ہے — جوش دل سے دلسم ہا او بہا سوز ملا
حسن کو اپنے ہوا اوروں سی کا دوش ہی ہے — ہر بلبل یان شمع کی برقیا دل فانوس ہے
ایک ہی پردہ گی گر سمجہو تو بہہ ہیولا ہے — گر صدا با نگ ہی یا نغمہ فانوس ہے
کل ہوس اسطرح سی ترغیب ہی تجہو — خوب ملک روشن سے اور سکندر بن طوس ہے
گر سلیمر ہو تو کیا عشرت سی کہی زندگی — اسطرف آواز بلبل اور دہر صدا کوس ہے
صبح سے تا شام چلتا ہوتی گلگلون کی دو — شب ہوئی تو ماہرویوں سے کنار و بوس ہے
سینے ہی عبرت یہ لوئی اک تماشا میں مجہے — جل دکہا دن تو جو تمہید انہیں جہوش ہے
لگتے اکبارگی گور غریبان کیطرف — جسطرح جان تمنا سو طرح مایوس ہے
مرقدین دو تین تہا کی کہنے مجہے — یہ سکندر ہی یہ دارا ہے یہ کیکاوس ہے
پوچہہ لو اپنے کہاں حشمت ہے ہا سے آج — کچہہ بہی انکے ساتہہ غیر از حسرت افسوس ہے
کل تو قدرت ہا ے کتنی تیغ رسا — آج دیکہو جام می اور خرقہ سالوس ہے

غزل حکیم

[illegible]

غزل حیرت

[illegible]

روئی روئی ہین تن من تو حیران
جب تلک دیکہو نہیں تیری شکل کل پڑی
باتین تیری تو ابتک عرق کچہہ آیا نہین
کیا کرون جرات ملی ہے صبا و قاتل کا گلہ

تو نظر آتا نہین آنکہون مین اک آنسو سجے
سچ بتا تو نے کیا ہے پیار کیا جاد و مجہے
کیون کیا چاہے ہو رسوا یار اسیر سو مجہے
داغ کو چہوڑ اتو چہوڑا تو نہ برباد و مجہے

غزل درد

اے چشم مرے موتیو نکا ہار نہ ٹوٹے
ہم باغ سے جب جہتہ چلے صحرا کو نکل کر
صیاد سے بلبل لئے بہار و کی قفس مین
کل رات صراحی نے لی سینہ مین بہکے
درا درد کی باتین نکرو ہم سستی جاو

سب اپنی کہہ ہما سلسل رہی اور تارنہ ٹوٹے
ہر چوب پکاری کہ مرا خار اڑ ٹوٹے
بین مد اپنا سے یہ مگر اور نہ ٹوٹے
کہنے لگی پیالہ سے پیمانہ ٹوٹے
یہ رشتہ نازک ہے میان تار نہ ٹوٹے

غزل ذوق

یہ نصیب اللہ اکبر لوٹنے کی جا ہے
رخصت زندان جنون زنجیر در کہڑ کا ہے
ہان مدد طاقت گئی ہے ضعف سے سینے میں دم
واہ ری شور محبت خوب ہے جہر کا نمک
نزع مین بہی ذوق کو تیرا ہی ہے بس انتظار

سر بوقت قتل اوس قاتل کے زیر پا ہے
مژدہ خار دشت پہر تلوا اسیر اکہلا ہے
دیکہی اوس تک خدا کیونکر مجہ پہ سجا ہو
استخوان سبہ ہما لس کس ہڑی سی کہا ہے
جانب در دیکہہ لے ہے موس جبکہ آئی ہے

غزل مستان

شمع و گل شب کو جو بکہرا دکہلایا آپ نے
آفرین بوئی سے قد بہ جاردنکی واسطے
خون میرا تیری گردن پہ رہیگا حشر تک
ہوگیا سر سبز اور سلامت جہانمین سرخرو
بات کہنے میں دہوان نکلے ہے منہ سے ہمارا

مفت میں پروانہ کو محفل میں جلایا آپ نے
عاشقون کے دل کیا کیا کہیلا آپ نے
ہاتہ سے اغیار کی گریبان تہاما آپ نے
جیسے یہ برگ حنا خدمون لگا یا آپ نے
اسقدر مستان کا دل جلایا آپ نے

غزل انشا

غزل علی

115

ہائے وہ دلی ہوئی اجڑ خدا کے بر
لیکن نہ سکے اب اوجال کر
تعریف لکھی جا ہی کیا دس
یوسف سی کی اسکی ابن دکہا
یا ہون تماشا در اے مجہ
...

ہم دل سی ہین مشتاق در ختم رسالت ۔۔۔ سر وانہین جنت کی ہے زاہد کو خبر دے
ہے کون سوا تیری شفاعت کے جہان مین ۔۔۔ آزاد کرے خط امان بروز حشر دے
بس فیض ترا عام ہے ای ساقی کوثر ۔۔۔ اک جام محبت کا عاصی کو بہر دے
چہپتا ہے اگر افسر اقبال علی تو ۔۔۔ سر اپنا محبت سے اوسی خاک در دے

غزل معین الدین

راضی ہین ہم اوسی مین جسمین ہے رضا ۔۔۔ اب چاہے جفا و جور کرے یا وفا کرے
دل سا رفیق جسکا جدا ہو گیا ہو یار ۔۔۔ وہ اپنی بیکسی پہ نہ رووے تو کیا کرے
جسنے ہماری دوست کو ہم سے جدا کیا ۔۔۔ وہ بہی مراد اپنی نپاسے خدا کرے
کہتا ہے معین الدین ایسے دوستان ۔۔۔ آسان سبہو کی مشکل مشکل کشا کرے

غزل

دیوانہ کیا بزم مین نہ آکے کسی نے ۔۔۔ بیہوش کیا چہرہ کو دکہلا کے کسی نے
دیکہا جو میرے دست کلائی نکل آئی ۔۔۔ دین گالیان لاکہون مجہے جہلا کے کسی نے
کچہہ دست درازی کا کیا خیال تو ہی ہے ۔۔۔ جہٹکا یا مرے ہاتہہ کو شرما کے کسی نے
رکہہ ہاتہہ مرے سینے پہ گلدستہ نرگس ۔۔۔ مارا مجہے دیدار سے ترسا کے کسی نے
سمجہا مجہے دیوانہ سا اوس شوخ نے کیا ۔۔۔ دل چہین لیا سفت مین بہلا کے کسی نے

غزل

نہین وہ ہم نہین کہ تجہہ سے دل مرا پہر جائے ۔۔۔ پہر و کہین تجہے لیکے مجہسے مرا خدا پہر جائے
یقین ہے کہ جا بجا کو وہ دلربا پہر جائے ۔۔۔ مثال قبلہ نما دل وہین مرا پہر جائے
پہرے زمانہ پہرے آشنا ہوا پہر جائے ۔۔۔ بتون سی ہم نہ پہرین بہی گر خدا پہر جائے
الہی وہ نہ پہرے جسکی غم مین پہرتا ہون ۔۔۔ بلا سے حلق پہ گو خنجر جفا پہر جائے
بکہیر دیوے جو بالون کو اپنے نکہرے ۔۔۔ تو کیا عجب ہے کہ آئی ہوئی گہٹا پہر جائے

غزل سلیمی

تمہاری زلف کو ابہی یاد خم ابہی ہے ۔۔۔ ذرا سی عمر مین طرز ستم ابہی ہے

[illegible]

ساتھ پیتا شراب لیلی کے … سا قیا مجکو یاد آتا ہے
… روہو کے منہ پہر آ ہے … زہر قاتل مجھے پلاتا ہے
… کو وہ ماہ رو ہنساتا ہے … چاند غیرت سے ڈوب جاتا ہے
دل مرا ہے مثال شیشے کے … کس لئے خاک مین ملاتا ہے
شمع محفل کے مجکو سمجہا ہے … شاید اس واسطے جلاتا ہے
دیدبازی کی خو نہین رکہتے … لن ترانی کسے سناتا ہے
نہین ملتے تو خوش رہو پیارے … بندہ بہی کسے ہاتھہ اوٹہاتا ہے

غزل سودا

ہم جان ہین یہ ترے چشم کے بیمار گئی … ترے خنجر مژگان کے دل افگار گئی
کوئی سکتا ہے کوئی تڑپ ہی کو کچہہ … آج دیکہے ترے کوچے کے گرفتار گئی
عشق ہی شرط ہی کیا ہے مرض الموت مجہے … یا رب الشان کے مرشکو ہین آزار گئی
شیخ مجکو نہ ڈرا اپنی بڑی پگڑی سے … ایسے ہین دیکہہ لیے گنبد دستار گئی
تری بازار مین اب کیونکہ نہ بگڑے سودا … ایک یوسف نظر آتا ہے خریدار گئی

غزل

شرمندہ قمر ہے تری لطف و سیر آگے … سنبل ہے خجل زلف کی زنجیر کے آگے
عاشق کا تو کچہہ بس نہین معشوق کے آگے … انچہے کا تو کچہہ بس چلا ہیر کے آگے
بلوا کے ہمین تیغ نگہہ سے ہی کیا قتل … جب ہاہی نہ تہا کافر بے پیر کے آگے
بس درد کی دارو نہین بن وصل کے ممکن … تدبیر تو چلتے نہین تقدیر کے آگے

غزل فدا

ہین لیے شعلہ رو جاپانہ کیجیے … جگر مین آگ بہڑکا یا نہ کیجیے
ہین کشتہ تیغ ابرو کا ہون صاحب … مجہے تلوار دکہلایا نہ کیجیے
یہ کافر سیرتی کرتی ہین انکہین … اشارہ انکو فرمایا نہ کیجیے
کہلا دے گا کوئی افسون کا بیڑا … لیا کیجیے ڈلے کہایا نہ کیجیے

۱۱۷

… صاف سے حضرت سلیمی …
… ملکو تری آتش دوزخ …
… کی سختی سے … راہ عدم …
… کی … نفش کا …
… حسن کی … یوسف …
… مصر مین … گر …
… صلواۃ …

اے ساقی کوثر ہے ترا فیض بجا عالم
جیسے سبو اور نہ محتاج کسے سوا ہے
کرتی ہیں ملک فرش سدا اپنی پر و بال
محروم نہ ہو جاوے در فیض نبی سے

اپنی محبت کی پلا جام کرم
اسباب کی اب مجھے خدا ہی کی قسم
جس راہ ہو باقی ہے تری فوج علم
کیا فکر ہیں تنہا ہی علی کوثر علم

مستزاد معراج

ہر صبح ملک ہر فلک عالم بالا
تسبیح کریں سبحان اللہ تعالیٰ
تجھ چہرۂ زرتار کی تارہ کی جھلک دیکھ
شاید کہ ہو دار ہوا جگ میں اوجالا
اے سرو سہی داغ جدائی کی جہت سے
پھولا ہے عجایب یہ ہزار اگل و لالہ
تجھ ابروے خونریز کی شمشیر کی اوجہڑ
کہتے ہیں او سہی ہک کے جو ... چھالا
ہر جاے اگر ہوش سے بیہوش ہوا ہوں
مجلس میں محبت کے ہوا نشہ دوبالا
نسبت سیتی تجھ حسن کی ہی پھول کی پنکھڑی
تجھ لب کی نزاکت ہے یہ کس جھاڑ کا پالا
دیدار کی معراج ہے تجھ آنکھوں میں معراج
انکھیوں سے پلک کے لے اس ناتہ میں مالا

دیکھ سجن کا
سجن کا لیے من کا
انکھوں میں ہلیں تار
سورج کی کرن
دیکھ عزم تماشا
تجھ دل کے چمن کا
ہے جسکے جگہ ہے
تجھ عشق کے رن
اے ساقی گل آر
تجھ جام میں کا
تو سب میں نزالا
ہے بات سجن کا
بس کیوں نہ پھر او
انسو کے رتن

مستزاد موج

اس کاکل پیچان معنبر کا تر سے یار
خوشبو ستی بالوں کے سو عطر ہوا اک بار
ہیگا دل رنجور تری زلف میں جاناں

ہے نہ کبھی ہی
جوں غنچہ نمن کھل گ
مست کبھو ستا

١١٨

مستزاد حیرات

جادو ہی نگہہ چب ہے غضب قہر ہی مکھڑا
اور قد ہے قیامت
قامت کہ تن وہ بت کافر ہے سراپا
اللہ کی قدرت
ہین بال بھی بکھری ہوے گھڑی پہ ہیولا دیکھ
جون شعلہ پہ دود
اور رنگ رخ یار ہے گویا کہ بھبھوکا
اور تشبیہ ملاحت
دل دیکے عجب ہم بھو مصیبت مین پڑے ہین
اک پیردہ نشین کو [illegible]
گھر جانیکا اوسکے نہین مقدور ہمارا
سینے [illegible] طاقت
مجلس مین تھی اس شوخ کو اغیار سے گرمی
اور شمع صفت [illegible]
تا صبح جلا رشک کی آتش سے سراپا
دل جا [illegible] غیرت
یا مجکو بلایا تھا یا آیا تھا وہ مجھ پاس
صحبت کی تھی گرمی
اب اوسکو خدا جانی دیا کس نے بہکا
جو اتنی ہی نفرت
بیتاب ہو کہ بیٹھ گیا چلنے کا جب عزم
دو ہی [illegible] سے
کھچتا وہ کیا قصد تو کیا ناز سے بولا
بل بی تری [illegible] جرأت

مستزاد انشا

گو صولت اسکندر او حشمت دارا
ای صاحب فطرت
پڑھ فاعتبروا یا اولی الابصار کا آیا
تا ہو تجھے عبرت
سنتا نہ چھٹی قبر [illegible] چڑھایا
در عالم وحشت
یون خضر لگا کہنے نہیں دور سراپا
اب دیکھ جلادت
ہو جی مین تصور کی طرح کھینچ لنگوٹا
اور باندہ کی تہمت
جا کنج خرابات مین تک گھونٹ سبزا
یون کیجیے عبادت
اے حضرت عشق اتنی مین سانس اچھی لا
یان کیجیے عنایت
مرشد مرو ہادی مری مالک مرے دانا
دیجیے مجھے نعمت
ما اتنی ہے مری خطا الف اللہ کا کہیو
سنو نیو مجھے سبقت

[illegible]

۱۱۹

مستزاد [illegible]

[illegible] الفت
[illegible] ابرو کا [illegible]
[illegible] قلندر
[illegible] اندیشہ کا لا
[illegible] فراغت
درویش [illegible]
پینک مین جو آ [illegible]
[illegible]
[illegible] گولا
[illegible] آفت

آزادون کی خاطر سے غزل یہ تو سنا دے
اب اپنی تو بولی ہین کچھہ اشعار پڑہ انشا

مستزاد کمال

تا لب تو گلے سے مرے لے یار تو لگ جا
ہے دم یہ دم آخری وقفہ نہین دم کا
کل دشت مین مجنون کے گذر ہو گیا سیدا
اک گور سے کر یاد وہ بی نہیں بہی لیلا
تا ہیچ توجہ ہر لحظہ پہر آن ہمین آ
اس دم نظر آئی مجھے اس بت کی جو دیکھا
سچ پوچھتا تہا یہ دل سننے سے جسکے کہ جس سما
اک بار گی جاتی رہی ای وائے کرین کیا
مجلس مین یہ بے ریشون کی اکہ شیخ جی صاحب
کیا چاہتے ہو ریش کو اب اپنی منڈانا
آنکلے ہو اب پہر تو کرو اور بہی تکلیف ذرا
کرتے ہو مرے آپکا دان سے جو اشارہ
کیا دور کا شکوہ ہے نصیبون کی ہے گردش
آخر کو وہی دشمن جان ہو گیا میرا
مت خاک نشینون کی طرف دیکھہ تو منعم
چاہے ابہی اک آن مین کر دے مرا مولا
رکھیو نہ کمال اب تو ہوس دونون جہان کے
لے دست طمع کھینچ کے دی با دونون کو بہیلا

مستزاد انشا

ہے نام خدا چہرے پہ کچھہ زور تماشا

قادر تو الٰہی غضب قہر مہربانی[illegible]
اللہ کی قدرت
یہ جو کہا ہین ہین ترا عاشق شیدا
او کان ملاحت
فرزند شکر خند سمجھو وہ مرا
یہ تو عشق کی صورت
الحاد تصوف مین وہ ہما قہر
اصلا نہ رہا کچھہ
پڑہ جو یقین کا یہا محبت یہی دیکھا

۱۲۰

[illegible]

لوٹا کرے اس طرح ترے غیر ہمیشہ — اک سوچ تو دل میں
ترسا کرے ہر وقت یہ بندہ بھی تمہارا — اللہ کی قدرت
دیوار چمن پھاند کے ہم پہونچے جوان تک — اک تاک کی اوجھل
ترساں ہو یہ فرمانے لگے کوٹ کے ماتھا — اے ہے ہوئی فضیحت
خورشید چھپا شام ہوئی شیخ جی صاحب — اب دیکھیے کیا ہو
چڑیوں نے کیا اکے درختوں میں بسیرا — چون چون کرو ہم ہم
اب اور ردیف اور قوافی میں غزل پڑھ — لیکن اسی ڈھب کے
تا شاعروں کے روبرو ہو بزم میں انشا — ظاہر تری شوکت

مستزاد ہمایوں

جا پھنسا طائر دل اپنا بصد شوق پہ جی — تری کاکل میں صنم
نہ آزار کسی ڈھب کا وہ سے نہ ڈری — لطف کر اور کرم
مر گئے جور کی اب تاب نہیں ہے مجھ میں — سچ یہ کہتا ہوں پہلے
البرق اب تو ذرا بہر خدا کر تو مری — جان پر سن کر نہ ستم
تری مہندی کی دھڑی پان کی سرخی نے بہا — قتل کر ڈالا ہے مجھے
کچھ تو خنجر مژگان نے کیا کیا پڑ سے — ترا ہو تو پھر یہ دم
اے زلیخا میں تری چاہ میں برباد ہوا — مجھ کو سکھ کر دن
دل ہما ہے بلبل ہوں فرقت میں تری — مجھ کو یوسف کی قسم
ہوں وہ بن مجنوں ہے دولت یہاں ہے سلطنت — من ہمایوں نے تری
تری اسپہ بھی تو بھی نہ ذرا اسکی کری — ہے سینہ پر الم

مستزاد حسین

ملنے گلے لگ کے جو وہ یار پلنگ پہ — کیا ناز و ادا سے
ہے لپٹ پھولوں کی مہکار پلنگ پہ — اور بس بند قبا سے
ترنج جو پوشاک تو اس کو بھی بدن — سچی ہے تجاوز

[illegible] ہے تری کا کل [illegible]
[illegible] کس کی حلاوت [illegible]
[illegible] شوق [illegible]
[illegible] آرزو [illegible]

۱۲۱

[illegible] ہو ہوا ہے
رنگینی ترے پھر کی ہیں [illegible]
مشتاق ہوا دل
[illegible] ہے اور پاس ہو [illegible]
[illegible] رضا سے

مستزاد انشا

[illegible] ہم یار کی [illegible]

۱۱۱ بہار

چل جا بسے ابی دور ہو اور تجہی سپرد کر ہٹ
ان انکہون مین مین حلقہ زنجیر کروں گا
چہوڑونگا نہ مین آپکی دروازے کی چوکہٹ
مر جائین تو ہو جاٹ نہ گونگا ہو وہ کیون ہم
سرخی تری انکہونکی اور ابرو کی کہاوٹ
کیا پہنچی ہے اب نام خدا وہ دشمنی آ کا
اب بوسی کے صدمی سے ہوا ہے تار کہلاوٹ
انکو ماہی رہے پالید گی اور سبہی رنگ صف
اور جامہ شبنم کی وہ چولی کی پہٹاوٹ
سب چہیڑ و مجہے دیکہو ابہی کہنے لگوں گے
جہلی مری انگڑ ہی ہو چولی دامن کہا پوہٹا
آئی عشق ادہر آ و مہارا جدن کے ساتھ
کر بیٹھے ہو تم لاکہون کرو دل کی ہی سہرپٹا
وہ سیج تجہی پہولون کی مخمل کے وہ تکیے
پردے ہی وہ تماشی کے وہ سونیکا چہپر کہٹ
پہر پاس ہو ہی انکہونمین اشک ہی اکٹا
باہم جو لپیٹ سوتی مین اچاہی رکاوٹ

اب ہے سب یہ بناوٹ
ایسا ہی بلا ہون
چلبلاہٹ کہیلین چپ
جو شخص کر دیکھے
سرسنکی کہلاوٹ
ہونٹوں نہ تمہارے
مسی کی ...
یہ گات پہر پیچ در پیچ
بازو کی اگلاوٹ
اچھا کیا تم نے
لگ جاوےگی پہر
ڈنڈوت ہے
اک آن مین جا
کمخواب کا پوشش
اور اوسکا سجاوٹ
ہے ہلدی کیون
وہ پیار کی گرواٹ

سورہ اخلاص کی جو شیرین کہی
بسم اللہ پڑہو
ایک روز کہا مینی ستم ایجاد سے کر
عشاق سے کہا اودہر
بیٹہا ہے مین تجہی کے سوئی دیدہ تر
کر رحم ای جفا جو
سوگند مری حال پریشان کی سون
بازو تو ہم ہوئین
جمعیت دل میں ہے ہر ایک شکن میں
سر زلف دراز
من بات ہماری
ہولا کر بلا سے
کیون زلف کہلی

۱۲۲

[illegible]

مستزاد

تجہہ زلف کی یہ پاس کہنی جیسے ختن مین
ہر غنچہ دل تنگ ہوا پہول چمن مین
ہو خار سی سر نوک ملک تجہ کف پا کو
جہوٹ ہے رکہی پاؤں تو بلبل کے کفن مین
اعراب خط و خال فقط جسم ہے مطلق

ای نافہ آہو
ای شوخ ستمگر
تجہ مین نہ کہیں
ہو دلبر گلرو
مصحف رخ زیبا

رشک خطاے
تجہہ مکہہ کی
از بسکہ نزاکت
اس ناز و ادا
ای آئینہ

پھر شانہ بنا کے
پھر پھر کے
مستانہ بنا کے
افسوس ہے ساقی
پیمانہ بنا کے
کس مکر و ہنر سے
فرزانہ بنا کے
مجلس کیا روشن
پروانہ بنا کے
مدت کی گو یاد دست
بیگانہ بنا کے
کر بنا تو طالب
مردانہ بنا کے

کہا کے سو طرح کا ظلم
الٰہی ظلم و ستم
تیری بن گذرا جو کچھ
بیاد کر سب کو صنم
اور کر یاد کر دے
پاپ ہو چکا درہم
قیدی کی تو جان لے

۱۲۳

حیف صد حیف ہے افسوس صد افسوس افسوس چھٹ گیا زخم جگر سے مرے پھاہا آنا بین مصرعے سب شعر مسلسل موزون یہ غزل جیسے سنی اپ سے ایا آہ		آیا پیغام اجل اب نکل جاویگا دم شک نہین اسمین ذرا تازہ تر تازہ رقم

	تخمیس [illegible] سودا	

ہ چکارہ گران اسور دلکا تھا بہن چارا یہ عشق لیلی شیرین سے ہون مین آوارا		کہ ہمیشہ کون دشت بہن اور کوہ پھرن ثابا صبا بلطف بگو آن غزال رعنا را
بکر [illegible] بچھ [illegible]	کہ سر بکوہ و بیابان تو دادۂ مارا	[illegible]
اثر نہ نالے کا اپنے ہوا اعتقاد ہے گل دلی نصیب جو تونے کیا نہ یاد ای گل		جو تونے تو پھر آوے مری مراد ای گل غرور حسن اجازت مگر نداد ای گل
	کہ پرسشی نکنی عندلیب شیدا را	
جیسے تو دیوے ساقی کی ہے ادا بہائی جو پوچھا چاہیے کہا سن تو بھی سودائی		کہ چھلے جام کی ہے خاک پہ چھڑکوائی چو با حبیب نشینی و بادہ پیمائی
	بیاد آر محبان بادہ پیما را	
فریب جو کہ دیوے اپنے خط و خال اوپر جو چاہے تو کہ گرفتار ہوں تیرے سب		گرفتہ [illegible] زبا نیکو [illegible] کیا ادھر بحسن خلق توان کرد صید اہل نظر
[illegible]	بدام و دانہ نگیرند مرغ دانا را	بدام و دانہ نگیرند مرغ دانا را
ترا سا حسن نہین جگ مین ہے کوئی ایسا جو فلک صبح مین سر لائے اپنا سو جلیب		جلے ہین [illegible] معلوم ستر عالم غیب جز این قدر نتوان گفت در جمال تو عیب
کہ خال مہر و وفا [illegible]	کہ خال مہر و وفا نیست روی زیبا را	
لیون [illegible] گرد جو اس زجوان تھے سر کو گیا سر ایک مصرع نے جو باغ باغ دی دعا		حیمن چمن مین [illegible] ہر طرف [illegible] شکر فروش کہ عمرش دراز باد چرا
تفقدی نکند طوطی [illegible]	تفقدی نکند طوطی شکر خا را	

جو کہ [illegible] سعادت [illegible]
جو دیوین [illegible]
[illegible] کان [illegible]
[illegible] صحبت احباب [illegible]
بیا داور [illegible] ان [illegible]
الہی [illegible] محبت [illegible]
[illegible] کی [illegible]
[illegible]

۱۲۳ [illegible]

اگرچہ زلف کی بس ہی ان عاشقوں کی بند — گئے گرچہ میان بیشتر سبب ابند
تری تو چشم کے بیمار ہم ہی ہیں ہمیشہ چند — غلام نرگس مست مہتا جدا انند

خراب باد و لعل تو ہوشیار انند

دلوں کے بھید کو پاتا ہے کون تو دلبار — گر بیاں کے کہی اوس سے ہمارا راز و نیاز
یہاں کوئی نہیں جس سے کہوں کیے درد و راز — ترا صبا و مرا آب دیدہ شد غماز

وگرنہ عاشق و معشوق راز دار انند

بہار دیا ہے رخسار تیرا ماہ جبین — ہے جیسکے رشک سے سنبل خمیدہ بر جبین
جو بہرے سکنے کا دل پیچ اعتبار نہیں — گذر رجو بہ باغ بنفشہ زار و ببین

کہ از لتا دل زلفت چہ سوگوار انند

بغیر دیکھے تو رہتی نہیں ہے دل کی ہوس — شکر جا گرے ابدل اِنکطرح سے مگس
ہوا تو جو بنے سے شہرہ وزانسال جہاں — نہ من براں گل عارض غزل سرایم و بس

کہ عندلیب تو از ہر طرف ہزار انند

بہار سیر تو کرتی ہے گلشنوں پہ نظر — چلے ذالیسی کہ جیسے ہوا اوس پر جو پیر
کرو بیاں کیا تھے آگے نسیم و صف سحر — شہ بیر زلف دو تا چون گذر کنے بنگر

کہ از یمین و یسارت چہ بیقرار انند

اگرچہ وعظ نصیحت میں سیکروں ہیں سخن — غرض جہان گل مقصود ہی تجھے چمن
جو چاہئے نشہ وحدت تو آ وکی مجھ سے سن — بر و بمیکدہ و چہرہ ارغوانی کن

مرو بصومعہ کانجا سیاہ کار انند

جہاں یہ تاب کہ پہونچوں میں ادب سے تمکین — سوار ہو کوئی مرکب یہ یاں نہال پون
اداہی جانئے کہ پہونچیگا فلک سبح تین — تو دستگیر شو ای خضر پی خجستہ کہ من

پیادہ میروم و ہمرہان سوار انند

بانتے ہے تو دے دیکھتے میں خویش آباد — تم تو بہین کسی غال کے آگے کچھہ بنیاد
جیتا ہے تو کہیں دونوں جہاں سے ہوں آزاد — خلاص حافظ ازان زلف تابدار مباد

۱۲۵

ستاللہ آئینے کو تیرے آگے یاد ہے
غیرت یہ کہتی ہے کہ اسی چور ہی کردن
سنگ ہے جو تیرے سوا ہی کسی اور طور سے
آئینہ اک دم بھی نہ تہا تا ترے حضور سے

بہلا ہی دیوی ہر گہہ کے زانو سے آئینہ
کیان دیکہا تو ہی جان مری مجہے آئینہ
نظرون سے گر پڑی رخ دلبر سے آئینہ
بگڑا ہے تیرے عکس کے بے روی آئینہ

ریختہ رنگین

ہین وہ تو اوڑہنی کی ہنین کل کی آدہی
برسات جسکو کہتے ہین جی جس بہار مین
گرمی کی مارے ناک مین آئی ہے میری جان
آئی لچک کمر مین میری لو گو دوڑ لو
پیاری ہی پیشواز دو کر رنگین منگا دو ن ہین

باجی مجہے منگا دی جہلا جہل کی اوڑہنی
سرمہ ہوا کی ہوتی ہے ململ کی اوڑہنی
تر کی رکہہ ہماری ہین انچل کی اوڑہنی
لیتے ہی ناک تو سر سے میری ڈہلکی اوڑہنی
ٹہرتی ہے سر پہ میری ہلکی اوڑہنی

لطاف

مسدس میر حسن دہلوی

آفتاب جہر پسی خورشید جب او بہادہی
کوئی حرم کو کوئی بتکدہ کو جاوے ہے
کہون جو دلسی کہ تو دل کدہر کو جاوے ہے

سحر ہر ایک کو ہر ایک کام مین لگا دی ہے
کوئی تلاش معیشت مین جی کہپاوے ہے
تو بہر کے آنکہو مین آنسو یہ کہہ سناوی ہے

علی الصباح کہ مردم بکار و بار روند
بلاکشان محبت بکوے یار روند

تھا سو جب چلا طرف گلشن و گلزار
ز بسکہ تیغ ستم سے ہوا ہے سینہ فگار
کہ گل شگفتہ ہوا ہے اودہر ہی بلبل

وہان گیا تو وہان بہی سنی یہی تکرار
لبون پہ جان ہے آنکہو مین اسکی دیکہنے کو چپکار
کہ ہے سرو کی ہر دم یہی پکار پکا

درین چمن کہ ہوا ہے گل لعنت و فغان مرا
کجاست سرو کہ بر دارد آشیان مرا

عبث نصیحت بیٹہا وہ اسے تو سنا

کہا نہ مانون گا تیرا تو یاں میرا کہنا